انظر کیف نصرف الآیات لعلهم یفقهون

قلائد محمد کو ربی ماں از افادات علامہ دوراں جناب مولانا محمد برکت علی صاحب لدھیانوی

فیوض برکت اللہ

(ترجمہ)

چہار باب اہل اللہ

حضرت شاہ اہل اللہ دہلوی خلف حضرت شاہ ولی اللہ قدس اسرارہم مستند

([illegible])

در مطبع احمد علی سلسلہ طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُتَأَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ اما بعد کہتا ہے ضعیف عباد اللہ الصمد خادم علماء الحرمین الشریفین والہند محمد برکت اللہ بن غلام رسول تجاوز اللہ عن سیاتہما چونکہ شہر سورت اور اُسکے اطراف کے لوگونکو عربی اور فارسی کا علم کم ہے اور اکثر کتابیں علم دین کی انہیں دو زبانوں میں ہیں۔ اور علم کی فضیلت کسی عاقل پر پوشیدہ نہیں۔ دیکھئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو باوصف آپکے تمام علمائے جہانسے زیادہ تر عالم ہونے کے حکم الٰہی ہوا کہ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ط اور کہہ اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم۔ پس معلوم ہوا کہ علم سے بڑھکر کوئی اور چیز اگر ہوتی تو آپ کو اُسکی یاد کی مانگنے کا حکم ہوتا۔ اسی سبب سے بندیکو خیال ہوا کہ رسالہ متبرکہ **چہار باب اہل اللہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علی مؤلفہ کا ترجمہ اردو زبان میں کردوں کیونکہ یہ رسالہ جامع ہے مقاصد ضروریکا۔ اور اس میں عقائد اور مسائل فقہ و طرق ذکر و شغل اور توجہ الی اللہ تعالٰی کے موجود ہیں۔ اور بندے کے شاگردوں میں سے **حاجی اسمٰعیل اشرف صاحب** راندیری زیادہ تر باعث اس کارِ خیر کے ہوئے کہ اس میں بزرگونکے کلام کا فیض عموماً پہنچیگا۔ اللہ تعالٰی انکو اس کوشش کی جزائے خیر دے۔ اور میری اور انکی اولاد اور مومنین کو اس سے فائدہ مند کرے۔ یا اللہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور اُنکے اولیائے اُمت کی برکت سے خصوصاً سیدنا و شیخنا سید محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالٰی عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کی حرمت سے اس ترجمے کو قبول فرما اور مترجم کی مغفرت کا سبب گردان اور مومنین کو اُسکے مطالعے سے کامیاب کر۔ وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین

باب پہلا اہل سنت و جماعت کی عقیدوں کے بیان میں

عقیدہ ۱ - جاننا چاہیے کہ عالم یعنی ماسوی اللہ تعالیٰ اپنے سب اجزا میں نو پیدا ہے یعنی پہلے کچھ نہ تھا بعد اسکے یہ سب آسمان و زمین انس و جن ملائکہ اور درندے پرندے وغیرہ پیدا ہوئے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر نو پیدا کا ایک پیدا کرنیوالا ضرور ہے اور پیدا کرنیوالا عالم کا اللہ تعالیٰ ہے کہ وہ بیچون و بیچگون و بیمانند ہے - نہ وہ جسم ہے نہ جوہر اور نہ عرض نہ معدود ہے نہ محدود و نہ جز ہے نہ کل نہ زمان میں ہے نہ مکان میں نہ اسکا کوئی ضد ہے اور نہ ند نہ اُسکا کوئی مددگار ہے اور نہ قوت دینے والا نہ اُسکا کوئی مثل ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ پاک و پاکیزہ ہے جمیع صفات نقص و زوال سے اور متصف ہے تمام صفات کمال سے۔

فائدہ جوہر وہ چیز ہے جو اپنے وجود میں محتاج کسی محل کی نہو جیسے انسان و بہایم وغیرہ۔ عرض وہ چیز ہے جو اپنے وجود میں محتاج کسی محل کی ہو جیسے سیاہی سپیدی سرخی وغیرہ کہ یہ چیزیں بدون کسی محل و مکان کے اکیلی نہیں پائی جاتیں جسم وہ چیز ہے کہ جسکے لئے لمبا و چوڑا گہرا ہو جیسے آدمی کا جثہ یا لکڑی وغیرہ ضد مخالف کو کہتے ہیں ند مثل کو کہتے ہیں عقیدہ ۲ صفات اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کے نہ عین اُس کی ذات کے ہیں نہ غیر۔ اللہ سبحانہ ازلی ہے بغیر ابتدا کے یعنے اُسکا شروع نہیں اَبدی ہے بغیر انتہا کے یعنے اُس ذات پاک کے لئے نہایت و اختتام نہیں وہ زندہ ہے ہرگز نہ مریگا سنتا ہے نہ مخلوق کے سے کانوں سے۔ دیکھتا ہے نہ مخلوق کی سی آنکھوں سے۔ بولتا ہے نہ مخلوق کی سی زبان سے۔ سب چیزوں کو جانتا ہے اور سب چیز پر قادر ہے۔ جو کچھ کرتا ہے وہ کرتا ہے جسکو دیتا ہے وہ دیتا ہے روزی کا دینے والا ہر چیز کا پیدا کرنیوالا وہی ہے اُسکا سا کوئی نہ آسمان میں ہے نہ زمین میں عقیدہ ۳ کلام پاک اُس پروردگار کا قدیم ہے اُس کی ذات میں قایم ہے پیدایش و ایجاد کو اُس میں دخل نہیں اور نہ وہ آواز و حرف کے قبیل سے ہے۔ قرآن مجید کہ کلام اللہ جلشانہ کا ہے وہ بھی قایم اُسکی ذات میں ہے یہ الفاظ اور خطوط جو ہماری زبان اور ہاتھ سے نکلتے ہیں اسپر دلالت کرتے ہیں عقیدہ ۴

افعال بندونکے کیا اچھے کیا بُرے سب کا پیدا کرنے والا اللہ سبحانہ ہے۔ کاسب یعنی کمانے
والے بندے ہیں نیک کام سے خدائے تعالیٰ راضی ہے بد سے ناخوش ہیں۔ نیک کام
کی جزا اور بُرے کام کی سزا ہماری قدرت کسب کے ساتھ متعلق ہے عقیدہ ۵ انبیا صلوات اللہ
وسلامہ علیہم بندے خدا کے ہیں اللہ سبحانہ نے اُنکو اپنے احکام پہنچانے کے لیئے
بندوں کی طرف بہیجا ہے تاکہ اُسکے اوامر و نواہی کو بے کم و کاست پہنچائیں اور اُنکو معجزات
عنایت کیئے تاکہ اُنکی نبوت پر دلیل ہوں۔ سب انبیا سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور آخر
سب کے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور درمیان ان دو پیغمبروں کے
بہت سے پیغمبر ہیں کہ بعض کا مرتبہ زیادہ ہے بعض سے اور سب سے بڑھکر درجہ ہمارے سردار
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عقیدہ ۶ فرشتے بندے اللہ تعالیٰ کے ہیں اُنکو جو کچھ حکم پروردگار
کی طرف سے ہوتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں کسی کام میں اُس کی نافرمانی نہیں کرتے وہ مجرد ہیں
نورانی یعنی اُنکے لیئے جثہ مثل انسان و بہایم وغیرہ کے نہیں نہ وہ مرد ہیں نہ عورت عقیدہ ۷
جتنی کتابیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر بہیجیں سب حق ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ پر
اور انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور صحیفے حضرت ابراہیم اور بعض اور پیغمبروں پر
اور قرآن مجید حضرت محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہم اجمعین اور جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف
سب اگلی کتابوں کے احکام کا ناسخ ہے عقیدہ ۸ روز قیامت حق ہے اور اُس کی جتنی کہ
علامتیں اور نشانیاں احادیث صحیحہ میں وارد ہیں سب حق ہیں مثل اُترنے حضرت عیسیٰ علیٰ
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان سے اور نکلنے دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کے
اور طلوع ہونا آفتاب کا مغرب سے عقیدہ ۹ بعد حشر کے سب مومنونکو اللہ تعالیٰ کا دیدار
نصیب ہوگا یعنے اُسکے جمال باکمال کو اپنی آنکھوں سے ایسے طور پر دیکھینگے کہ وہ
پروردگار نہ کسی جہت شرق و غرب وغیرہ میں ہوگا نہ کسی جگہ و مکان میں۔ جیسا اب وہ
پاک ہے ان چیزوں سے ویسا ہی اُسوقت بھی ہوگا عقیدہ ۱۰ بعد موت کے سب
کافروں کو اور بعضے مومن گنہگار کو قبر میں عذاب ہوتا ہے اور نیک مومن کو لذت
اور راحت ہوتی ہے عقیدہ ۱۱ بعد دفن کے دو فرشتے قبر میں ہر مردے کے پاس

آتے ہین ایک کا نام منکر بفتح کاف ہے اور دوسرے کا نام نکیر یہ دونون مردے
سے سوال کرتے ہین کہ کون خدا ہے اور کون رسول اور کیا قرآن ہے پس مسلمان
جواب صحیح دیتا ہے تو اسپر نعمت و راحت ہوتی ہے اور کافر جواب مین کہتا ہے کہ مین نہین
جانتا جیسا لوگ کہا کرتے تھے ویسا ہی مین بھی کہا کرتا تھا پس اسپر عذاب ہوتا ہے۔ اور
مومن گنہگار کو اللہ تعالی بسبب اسکے گناہون کے چاہے عذاب کرے یا بخشدے ہر حال
آخرکار اسکو بھی آرام ملیگا عقیدہ ۱۲ بعد حشر کے نامۂ اعمال ہر شخص کو دکھایا جاویگا اور سب
کو پل صراط پر سے گذرنا ہوگا۔ وہ پل جہنم پر ہے باریک زیادہ بال سے اور تیز زیادہ تلوار سے
نیک لوگ اسپر سے مثل چمکتی بجلی اور تیز ہوا اور دوڑتے گھوڑے کے گذر جاوینگے اور بعض مسلمان
گنہگار اسپر سے گرتے پڑتے گذرینگے اور بعض گنہگار پل کے جہنم مین گرینگے پھر شفاعت
سے نکالے جائینگے۔ اور کفار سب کے سب پل سے جہنم مین گرینگے۔ نعوذ باللہ تعالی
منہا۔ عقیدہ ۱۳ بندون کے اعمال تولنے کے لئے قیامت مین ترازو کا قایم ہونا اور
برے اور بھلے اقوال و افعال کی پرسش اور حوض کوثر جسکے ساقی حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہونگے یہ سب چیزین حق اور راست ہین عقیدہ ۱۴ دوزخ برون کی سزا کے
لئے اور جنت نیکونکی جزا کے لئے اللہ تعالی نے پیدا کی ہے بالفعل موجود ہے جنت
مین حورین اور محلات وغیرہ اور ہزارون طرح کی نعمتین اور دوزخ مین بچھو سانپ
وغیرہ اور ہزارون مصیبتین موجود ہین۔ نہ ان دونون مکانون کو فنا ہے اور نہ ان کے
اندر کے لوگونکو موت عقیدہ ۱۵ اللہ سبحانہ شرک کو ہرگز نہ بخشے گا اور سوا اسکے جس
گناہ کو چاہے گا بخشیگا اور جسے نہ چاہیگا نہ بخشے گا خواہ وہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا عقیدہ ۱۶
گناہ کتنا ہی بڑا ہو مگر شرک نہو تو اسکے سبب سے آدمی ایمان سے نہین نکلتا یعنی کافر
نہین ہوتا عقیدہ ۱۷ اصل ایمان یعنی دل کی تصدیق اور سچ جاننا توحید کا نہ بڑھتا ہے
نہ گھٹتا ہے کمی زیادتی اعمال مین ہے عقیدہ ۱۸ گناہ کبیرہ اکثر اقوال کے موافق بارہ
ہین۔ پہلا شرک ہے یعنی اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے ساتھ غیر کو شریک سمجھنا عبادت کے
استحقاق مین یا قدیم اور ازلی ہونے مین یا غیب دانی مین بغیر وحی و الہام کے یا ذات

ہیں یا مارنے جلانے میں یا پیدا کرنے میں اور سوا اسکے جو صفات مخصوصہ جناب باریتعالیٰ ہیں اُن میں کسی کو شریک سمجھنا یہ سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچائے دوسرا کسی کو بے سبب شرعی قتل کرنا۔ تیسرا۔ نیک عورت پر زنا کی تہمت لگانا چوتھا زنا کرنا پانچواں جسوقت بادشاہ مسلمان مومنوں کو ساتھ لیکے کفار سے لڑتا ہو اُسوقت لڑائی سے بھاگنا چھٹا جادو کرنا ساتواں یتیم کا مال کھانا آٹھواں ماں باپ کو ایذا دینا نواں حرم میں گناہ کرنا یعنی خانہ کعبہ کے حرم میں جسکی حد کتب حدیث و فقہ میں مبیّن ہے اُس میں گناہ کرنا۔ اگرچہ صغیرہ ہو کیونکہ وہ بھی اُس مقام میں ہونے سے کبیرہ ہے دسواں سود کھانا گیارہواں چوری کرنا بارہواں شراب پینا اور جوا کھیلنا۔ عقیدہ[۱۹] اللہ سبحانہ پر یہ امر لازم نہیں کہ جو چیز بندے کے حق میں بہتر ہو وہ کرے۔ اگر یہ لازم ہوتا تو کسیکو فسق و فجور میں مبتلا نہ کرتا سب کا دل نیک کام کی طرف پھیرتا عقیدہ[۲۰] دوزخ میں کفار ہمیشہ رہینگے اور بعض مسلمان گنہگار بقدر اپنے اعمال کے جلیں گے اور آخر کار بہشت میں جائینگے عقیدہ[۲۱] انبیا و اولیا و صلحا دوزخی مسلمانوں کے حق میں شفاعت کرینگے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُنکی شفاعت قبول فرمائیگا۔ عقیدہ[۲۲] افضل الناس بعد سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور بعد اُنکے حضرت عمر فاروق اُنکے بعد حضرت عثمانؓ اُنکے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ اور خلافت بھی اسی ترتیب سے ہے عقیدہ[۲۳] خلافت راشدہ بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس برس تک رہی بعد اُسکے بادشاہی ہوئی عقیدہ[۲۴] دس آدمی یقیناً بہشتی ہیں جنکے حق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی اور وہ چاروں خلیفہ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور سعدؓ بن ابی وقاص اور سعیدؓ بن زید اور ابو عبیدہ بن الجراح ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ایسا ہی سیدتنا فاطمہ زہرا اور حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کو بہشتی سمجھنا چاہیے علی ہذا القیاس اور جس جسکے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونیکی بشارت دی ہے جیسے اہلِ بدر اور اہلِ بیعت رضوان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان سب کو بہشتی جاننا

چاہیئے عقیدہ[۲۵] صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں سوائے کلمۃ الخیر کے زبان نکھولنا چاہئے
اسلئے کہ محبت انکی عین محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور بغض انکا بغض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لہذا انکے درمیاں جو کچھ جھگڑا ہوا ہو اُسکو نہ سنے نہ
دیکھے بلکہ سب سے محبت اور اعتقاد نیک رکھے اور اُنکے معاملات حسن ظن کے ساتھ
اللہ تعالیٰ پر حوالہ کرے۔ آپ خود اُنکے باب میں کچھ حکم نہ لگاوے۔ اور سخت ترحماقت
اُن فرقوں کی ہے جنہوں نے اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے
اور لعنت کرنے کو اپنا مذہب قرار دیا ہے اور پھر امیدوار اجر عظیم کے رہتے ہیں۔ اور ایسی
بزرگوں کی عداوت کو موجب حصول سعادت سمجھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ تعالیٰ من ذالک
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَہَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ
عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یعنی وہ ایک جماعت تھی گذر گئی انکا ہوا جو کما گئے اور تمہارا ہے جو تم
کماؤ اور تم سے پوچھ نہیں اُنکے کام کی عقیدہ[۲۶] کرامات اولیا اور خرق عادات اصفیا جیسے
لپیٹنا اور پھیلانا زمین وزمان کا یا مُردے کا زندہ کرنا حق ہے۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قسم کے خوارق بہت ظہور میں آئے لیکن کوئی ولی نبی کے
درجے کو نہیں پہنچا۔ ولی وہ ہوتا ہے جو تابع شریعت کا ہو اور خلاف شرع سے طبعاً متنفر
ہو عقیدہ[۲۷] کوئی عاقل بالغ اگرچہ ولی ہوجائے لیکن اُس درجے کو نہیں پہنچا کہ احکام
شرعیہ سے اُسکا ذمہ پاک ہو بغیر اُنکے ادا کرنے کے اگر استطاعت کام کی رکھتا ہو۔
عقیدہ[۲۸] ہر نیک و بد کے پیچھے اقتدا نماز میں کرنا چاہیئے۔ علی ہذا ہر نیک و بد کے جنازے
کی نماز پڑھنا چاہیئے عقیدہ[۲۹] نصوص قطعیہ کو رد کرنا اور حرام کو حلال سمجھنا اور گناہ کو ہلکا جاننا
اگرچہ صغیرہ ہو اور شریعت کے ساتھ تمسخر کرنا اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر الٰہی
سے نڈر ہونا اور کاہنوں یعنے سیانوں کو اخبار غیبیہ میں سچا جاننا ان سب باتوں کو کفر و
ضلالت سمجھنا چاہیئے عقیدہ[۳۰] مُردوں کو زندوں کے اعمال کا ثواب پہنچتا ہے۔
یعنی اگر کوئی صدقہ دے یا مُردے کے لئے دعا کرے یا تسبیح و تہلیل کرے یا
قرآن شریف مُردوں کے لئے پڑھے تو ان چیزوں کا ثواب اُنکو پہنچتا ہے عقیدہ[۳۱]

اللہ سبحانہ دعا کرنیوالے کی دعا قبول فرماتا ہے اور محتاجوں کی حاجت بر لاتا ہے۔

باب دوسرا مسائل ضروریہ فقہ کے بیان میں ہے

جاننا چاہئے کہ بنا اسلام کی پانچ چیزوں پر ہے **پہلے** گواہی دینا اس بات کی کہ کوئی معبود برحق سوائے اللہ سبحانہ کے نہیں ہے اسی کو پوجنا چاہئے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اسکے رسول بھیجے ہوئے ہیں **دوسرے** پانچ وقت نماز پڑھنا **تیسرے** ماہ رمضان کے روزے رکھنا **چوتھے** مال کی زکوٰۃ دینا **پانچویں** بیت اللہ کا حج کرنا اُس شخص کے لئے جسے طاقت زاد و راحلہ کی ہو۔ یعنے اگر اُس شخص کے پاس آنے جانے کا خرچ و کرایہ موجود ہو اُسپر حج فرض ہے۔ اور اسکے شروط کی تفصیل آگے آئیگی۔ چونکہ نماز بدون طہارت کے درست نہیں لہذا مسائل طہارت شروع کئے جاتے ہیں **مسئلہ فرائض وضو کے**۔ دہونا مُنہ کا پیشانی کے سرے سے ٹھوڑی کے نیچے تک طول میں اور کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک عرض میں اور دہونا دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت **چوتھائی** سر کا مسح کرنا۔ اور دہونا دونو پانوں کا ٹخنوں سمیت اور جس کی ڈاڑہی اسقدر گھنی ہو کہ بالوں کے نیچے کی کھال نظر نہ آئے اُسکو اسقدر ریش کا دہونا فرض ہے جو چہرے سے متعلق ہو **مسئلہ سنتیں وضو کی**۔ پہلے بسم اللہ پڑہنا بعد اسکے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دہونا اور مسواک کرنا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ ریش اور ہاتھ پانوں کی انگلیوں کا خلال کرنا اور ہر عضو کو تین بار دہونا اور تمام سر کا مسح کرنا ایک بار اور کانوں کا مسح کرنا اور قرآن شریف میں جس ترتیب سے وضو کے اعضا مذکور ہیں اُس ترتیب کا لحاظ رکھنا یعنے پہلے چہرا اُسکے بعد ہاتھ دہونا اُسکے بعد سر کا مسح کرنا پھر پانوں دہونا اور شروع وضو میں نیت کرنا اور اعضا کو پے در پے دہونا یعنے پچھلے عضو کو اگلے عضو کے بعد ایسا جلد دہو لے کہ ہوائے معتدل اور گرمی معتدل میں پہلا عضو خشک ہونے نہ پائے یہ سب امور تسمیہ سے لیکے پے در پے دہونے تک جو مذکور ہوئے وضو کی سنتیں ہیں **مسئلہ وضو کے**

مستحبات۔ اعضا وضو کے جتنے دہوئے جاتے ہیں اُنکو داہنی طرف سے شروع کرنا اور گردن کا مسح کرنا اب سمجھو اس بات کو کہ گردن کے مسح کے دو طریق ہیں ایک یہ کہ جسوقت مسح سر کا بطریق سنت کرنے لگے یعنے پیشانی کی طرف سے ہاتھ گردن کی طرف کھینچ لیجاے اسیوقت گردن کو بہی مسح میں داخل کرلے یعنی دونوں ہاتھوں کو گردن کے آخر تک کھینچ لائے یہی طریقہ مسح گردن کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی دوسرا طریق مسح گردن کا وہ ہے جو مروج ہے یعنی بعد فراغت مسح سر کے اور کانوں کے ہاتھوں کی پیٹھ سے مسح گردن کا کرنا یہ درمختار میں مذکور ہے اور شوکانی نے بہی حدیث ضعیف سے مسح گردن کا بعد مسح سر اور کانونکے ثابت کیا ہے **فائدہ** مستحب وہ عمل ہے جسکو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کیا اور کبھی ترک فرمایا اور وہ عمل جسکو سلف صالحین نے دوست رکھا اور پسند کیا۔ اور حکم مستحب کا یہ ہے کہ کرنیوالے کو ثواب نہ کرنیوالے کو کچھ گناہ نہیں پس تارک مستحب پر طعن کرنا خالی گناہ سے نہیں تلک حدود اللہ فلا تعتدوھا یعنے دستور اللہ سبحانہ کے باندہے ہوئے ہیں پس اسنے آگے نہ بڑہو **نواقض وضو** یعنے وہ چیزیں جنسے وضو ٹوٹتا ہے **ایک** تو پیشاب پاٰئخانے کے راستے سے نجاست یا اور چیز کا نکلنا جیسے گو۔ موت۔ ریاح وغیرہ۔ **دوسرے** قے منہ بہر کے آنا اس میں خواہ کہانا نکلے یا صفرا یا خون جما ہوا یا پانی لیکن بلغم کی قے سے وضو نہیں ٹوٹتا **تیسرے** سونا تکیہ لگاکے ایسے طور پر کہ اگر تکیہ الگ کیا جاے تو وہ شخص گر پڑے **چوتھے** دیوانگی۔ **پانچویں** بیہوشی **فائدہ** وہ بیماریاں جنسے عقل میں خلل پیدا ہوتا ہے یا عقل جاتی رہتی ہے اُن میں سے ایک عتہ بفتح اول وسکون ثانی بمعنی آفت ہے۔ یہ موجب اختلال عقل اس طرح ہے کہ شخص مختلط الکلام اور فاسد التدبیر ہوجاتا ہے لیکن نہ وہ کسیکو مارتا ہی نہ گالیاں دیتا ہے سو ایسے بیمار کو معتوہ کہتے ہیں اسکا وضو عتہ سے نہیں ٹوٹتا دوسری بیماری جنون ہی یعنی دیوانگی اور وہ بالکلیہ عقل کا زوال ہے اس سے وضو جاتا رہتا ہی تیسری اغما ہے یعنی بیہوشی یہ ایک بیماری ہے جس سے قوت ضعیف ہوجاتی ہے

اور عقل زائل نہیں ہوتی لیکن عقل کو دبا لیتی ہے اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے **چوتھے** غشی ہے
وہ یہ کہ بسبب زیادتی بھوک وغیرہ یا صدمۂ قلب و دماغ کے باعث سے زیادہ تر ضعیف ہو کے
قوت محرکہ اور مدرکہ بیکار ہو جائے اس بیماری سے بھی وضو ٹوٹتا ہے **پانچویں** سکر ہے یعنی نشا
اور یہ ایک سرور ہے جو بعض مسکرات کے استعمال سے عقل پر غالب ہو جاتا ہے جس سے
آدمی عقل کے موافق کام نہیں کر سکتا اس سے بھی وضو ٹوٹتا ہے **چھٹے** قہقہہ نماز میں کہ وہ نماز
اور وضو دونوں کو توڑتا ہے اگر ہنسنے والا بالغ جاگتا ہو **فائدہ** قہقہہ وہ ہنسی ہے جسکو پاس کے لوگ
سنیں اور جسکو آپ سنے اور کوئی نہ سُنے اُسے ضحک کہتے ہیں اور وہ ہنسی جس میں مطلق آواز
نہو بلکہ فقط دانت کھلجائیں اُسکو تبسم کہتے ہیں قہقہے سے اُس نماز میں جس میں رکوع وسجود
ہوں دونوں ٹوٹتے ہیں یعنی وضو اور نماز اور نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا
بلکہ نماز وسجدہ باطل ہوتا ہے اگر ہنسنے والا بالغ جاگتا ہو پس وضو لڑکے اور سوتے کا قہقہے سے
نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز اُنکی باطل ہوتی ہے۔ اور ضحک سے نماز باطل ہوتی ہے نہ وضو اور تبسم سے
نہ وضو جاتا ہے نہ نماز **ساتویں** مباشرت فاحشہ یعنے مرد اپنا ذکر بحالت استادگی عورت
شرمگاہ سے بغیر پردے کے مس کرائے **آٹھویں** بدن سے خون پیپ یا زرد پانی کا نکلنا
نویں مستی نشے کی۔ یہ سب چیزیں وضو کی توڑنیوالی ہیں اور انکے سوا اور بھی بعض
چیزیں ہیں جو کتب مبسوطہ میں مذکور ہیں **غسل کے فرائض** کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور
سارے بدن پر پانی بہانا **سنتیں غسل کی** پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک اور فرج یعنی
شرمگاہ کا دھونا اگرچہ اُسپر نجاست نہو۔ اور جو کچھ نجاست ظاہر بدن پر پائی جائے اُسکا
دھونا۔ اُسکے بعد وضو کرنا اور اگر پانی جمع ہونے کے مقام پر نہانا ہو تو پاؤں بعد غسل کرنے
کے دھوئے اور اگر چوکی یا پتھر وغیرہ پر نہانا ہو تو وضو کے اعضا کے ساتھ پاؤں بھی دھو
ڈالے بعد وضو کے تمام بدن پر تین بار پانی ڈالنا۔ عورت کو بالوں کی جڑیں تر کرنا ضرور
ہے چوٹی کھولنا لازم نہیں **موجبات غسل** یعنے وہ چیزیں جنسے غسل واجب ہوتا ہے
ایک نکلنا منی کا جَست گی سے یعنے جسوقت اپنے مقام سے جدا ہو تو لذت کے ساتھ
کود کے جدا ہوئی ہو ایسی منی کا شرمگاہ سے نکلنا غسل کو واجب کرتا ہے **دوسرے**

ذکر کا حشفہ یعنی سپاری کا داخل ہونا عورت کی قبل یا دُبر میں یا مرد کی دُبر میں یہ بھی دونوں پر غسل کا موجب ہے یعنی کرنیوالے
اور کرانیوالے پر بشرطیکہ دونوں مکلف یعنی عاقل بالغ و مسلمان ہوں **تیسرے** جس وقت خون حیض یا نفاس کا آنا اپنی
عادت پر بند ہو جائے اُس وقت غسل واجب ہے لیکن مذی کا نکلنا زن و شوہر کے کھیلتے
وقت اور ایسا ہی ودی کا نکلنا موجب غسل نہیں۔ علی ہذا القیاس جب خواب میں اپنے کو جماع
کرتا دیکھے اور بعد جاگنے کے منی وغیرہ کا اثر کپڑے پر نہ پائے تو بھی غسل واجب نہیں **فائدہ**
مذی وہ چیز ہے جو عورت کے ساتھ بوس و کنار کے وقت ذکر سے نکلتی ہے اور ودی
پیشاب کے بعد بعض وقت سفید مثل پانی کے نکلتی ہے **مسئلہ** جمعہ کی نماز کے لیے
عیدین کے لئے احرام کے وقت اور عرفے کے دن غسل سنت ہے **مسئلہ** میت
کا نہلانا واجب ہے اور جو کافر جنابت کی حالت میں اسلام لائے تو اُسپر بھی غسل واجب
ہے اور اگر مجنب نہو تو غسل مستحب ہے **مسئلہ** تیمم قائمقام وضو اور غسل کے ہے جب
پانی بقدر ایک میل کے دور ہو یا مصلی بیمار ہو استعمال پانی کا اُسکو ضرر کرے یا استعمال
سے بیماری کا ڈر ہو یا پانی پر پہاڑ کھانے والا جانور مثل شیر وغیرہ کے ہو یا پانی پر دشمن ہو
یا پانی نمازی کے پاس ہو مگر وضو میں خرچ کرنے سے پیاس سے مرنے کا خوف ہو یا
کنواں نزدیک ہو لیکن ڈول رسی پاس نہو ان سب صورتوں میں تیمم درست ہے
اور جیسے ایک وضو سے دو چار فرض نمازوں کا ادا کرنا درست ہے ویسے ہی ایک تیمم
سے بھی درست ہے **فائدہ** تیمم کی حقیقت یہ ہے کہ پاک زمین پر یا ریت پر یا جو چیز
جنس زمین سے ایسی ہو کہ نہ جلے اور نہ پگھلے مثل پتھر وغیرہ کے اُس پر بہ نیت تیمم کے
دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پنجے سمیت مارے بعد اسکے اُنکو جھاڑے پھر اُنکے
چہرے کو وضو کی حد تک ملے پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں کو شیائے مذکورہ پر مارے
اور جھاڑے پھر اُنسے دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے **فائدہ** نیت قصدِ دل کو کہتے
ہیں یعنے جب دل سے وضو یا تیمم یا نماز کا قصد کیا تو نیت حاصل ہوئی۔ زبان سے
نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ یا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ یا نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ کہنا کچھ ضرور نہیں۔
مسئلہ جو چیز وضو کو توڑتی ہے وہ تیمم کو بھی توڑتی ہے۔ اور تیمم پانی پر قدرت

پانے سے ٹوٹتا ہے **مسئلہ** موزے چمڑے کے ہوں یا مانند چمڑے کے کسی
ایسی چیز کے ہوں کہ اُسپر سے پانی کا اثر نیچے تک نہ پہونچے اور اُنکو پہن کے عادت کے
موافق تین میل مسافت چل سکے ایسے موزوں پر مسح کرنا درست ہے اگر انکو ایسی طہارت
پر پہنا ہو جو حدث کے وقت پوری پائی جاوے گو پہننے وقت کامل نہو مثلاً پانوں دہوکے
موزے پہنے پہر باقی اعضاء دہوئے تو یہ طہارت لبس کے وقت پوری نہ تھی البتہ حدث
کے وقت پوری ہے اور یہی شرط ہے مسح موزوں پر درست ہے مقیم کے لئے ایک
دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات وضو ٹوٹنے کے وقت سے یعنی وضو کرکے موزے
پہنے پہر جسوقت وضو ٹوٹے اُسوقت سے مدت مذکورہ کا شمار ہوگا اور مسح موزے کا
قایم مقام پانوں دہونے کے ہے وضو ٹوٹنے میں نہ غسل کی حاجت میں مثل جنابت
یا حیض یا نفاس کے ان صورتوں میں مسح درست نہیں پانوں کا دہونا ضرور ہے۔
مسئلہ مسح موزہ کا طریق یہ ہے کہ پنجہ ہاتہ کا تر کرکے اُس میں سے تین انگلیاں پانوں
کی انگلیوں سے کہینچتا ہوا پنڈلی تک لائے اس طور سے کہ تین خط موزوں پر پڑیں۔
موزہ کا پانوں کی تین چہوٹی انگلیوں کے برابر پہٹنا جواز مسح کا مانع ہے **مسئلہ** جس چیز سے
وضو ٹوٹتا ہے اُس سے مسح بہی ٹوٹتا ہے اور موزے سے اکثر قدم کا نکلنا اور مدت کا گذرنا مسح کو
توڑتا ہے **مسئلہ** پٹی جو زخم پر بندہی ہو اور دہونا اسکو ضرر کرے تو اُسپر مسح کرنا جائز ہے اور پٹی
کے مسح کے لئے نہ کوئی مدت مقرر ہے اور نہ طہارت پر باندہنا شرط ہے **مسائل حیض
و نفاس و استحاضہ** وہ خون جو عورت کی فرج سے آتا ہے اُسکی تین قسمیں ہیں حیض و
نفاس و استحاضہ **حیض** وہ خون ہے جو رحم سے یعنے بچہ دان سے آئے بلا سبب ولادت
کے **نفاس** وہ خون ہے جو رحم سے بعد بچہ جننے کے آئے **استحاضہ** وہ خون ہے
جو رگ پہٹ جانے کے سبب سے آوے **مسئلہ** کمتر مدت حیض کی تین روز و شب ہیں
اور اکثر مدت اُس کی دس دن رات۔ اور نفاس کی کمتر مدت کی کچہ حد نہیں کسی کو ایک
گہڑی نفاس آتا ہے کسی کو دس دن اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہیں اور کمتر مدت
طہر یعنے پاک رہنے کی درمیان دو حیض یا درمیان نفاس و حیض کے پندرہ دن

ہیں مع راتوں کے اور اکثر مدت کی کچھ حد مقرر نہیں اگرچہ تمام عمر کو گھیرے مسئلہ طہر
متخلل بھی حیض ہے یعنی وہ زمانہ پاکی کا جو درمیان ایام حیض کے ہو۔ مثلاً حیض کے دنوں میں
اول چار دن خون نظر آیا پھر خشکی رہی پھر اخیر میں خون نظر آیا تو مابین کے خشکی کے ایام بھی
حیض میں شمار کئے جائینگے مسئلہ حیض و نفاس کے دنوں میں روزہ رکھنا اور نماز
پڑھنا اور مسجد میں جانا اور طواف خانہ کعبہ کرنا اور وطی کرنا اور قرآن شریف پڑھنا اور اسکو
چھونا یہ سب چیزیں منع ہیں لیکن قرآن شریف کو معہ اسکے جزدان کے چھونا درست
ہے چولی کے ساتھ چھونا درست نہیں ایسا ہی قرآن شریف بقصد دعا یا ثنا کے پڑھنا اور
ذکر اللہ کرنا جائز ہے اگر وضو کے ساتھ کرے تو بہتر ہے مسئلہ اگر حیض اکثر مدت کے بعد
بند ہوا یعنے دس روز گذرنے کے بعد بند ہوا تو جماع کرنا اس عورت سے غسل کے
پہلے جائز ہے اور نہانے کے بعد جماع کرے تو بہتر ہے پس نہانے سے پہلے اس
عورت کے ساتھ وطی کرنا مکروہ تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اگر حیض کمتر مدت کے بعد بند ہوا تو دیکھیں گے
کہ عادت سے پہلے بند ہوا یعنی اسکو عادت مثلاً آٹھ دن کی تھی اور حیض سات دن میں بند
ہوا تو ایسی عورت سے جماع کرنا حلال نہیں جبتک کہ اس کی عادت کے دن پورے نہوں
ہاں وہ عورت غسل کرے اور نماز روزہ ادا کرے احتیاطاً۔ اور اگر عادت کے موافق
بند ہوا یعنے جتنے دن اسے ہر ماہ میں آتا تھا اتنے ہی دن آکے بند ہوا تو اس سے
جماع کرنا حلال نہیں جب تک کہ دو چیزوں میں سے ایک نہ پائی جائے یا تو غسل کر چکی
ہو یا حیض بند ہونے کے بعد اتنا زمانہ گذرا ہو کہ اس میں نہا کے کپڑے پہن کے
نماز کا تحریمہ باندھ سکے مسئلہ حائضہ اور نفسا کو روزے کی قضا کرنا لازم ہے نماز
معاف ہے مسئلہ بحالت استحاضہ روزہ و نماز وغیرہ عورت ادا کرے کیونکہ یہ خون
مثل نکسیر کے ہے ایسے خون کی آمد میں نماز پڑھنا چاہئے البتہ ایسی عورت کا وضو نماز
کا وقت گذر جانے سے ٹوٹتا ہے جیسا کہ اور نواقض سے ٹوٹتا ہے مسئلہ بدن ناپاک
ہو یا کپڑا پانی سے پاک ہوجاتا ہے اور جو چیز مثل پانی کے پتلی ہو اور ناپاکی اس سے
دور ہوسکے جیسے گلاب و سرکہ یہانتک کہ منہ کی رال اور تھوک سے بھی جو انگلی اور پستان

کو ناپاک ہے تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتے ہیں ہاں دودہ یا تیل سے پاکی نہیں حاصل
ہوتی **مسئلہ** موزا یا جوتا جو جسم دار نجاست سے نجس ہو گیا ہو ایسے طور پر رگڑنے سے کہ
اس نجاست کا اثر دور ہو جاوے پاک ہو جاتا ہے **فائدہ** جسم دار وہ نجاست ہے جو سوکھنے
کے بعد نظر آوے اگرچہ اور چیز سے ملکے بعد خشک ہونے کے نظر پڑے جیسے پیشاب
کہ اوسپر مٹی لگ گئی ہو وہ بھی رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے خواہ زمین پر رگڑے یا ناخن یا
لکڑی یا پتھر سے الحاصل ایسے طور پر رگڑے کہ نجاست کا اثر یعنے رنگ و بو و مزہ جاتا رہے
مسئلہ پاک ہوتے ہی زمین ناپاک خشک ہونے اور نجاست کا اثر جانے سے نماز کے
حق میں نہ تیمم کے لئے ایسے ہی وہ اینٹیں جو مکان میں بچھی ہوں علی ہذا وہ جھاڑ اور گھانس
جو زمین میں جمی ہو یہ سب خشک ہونے سے پاک ہوتے ہیں **مسئلہ** پاک ہو جاتا ہے ناپاک تیل صابون
بناؤ لینے سے اسی طرح وہ کیچڑ اور گارا جو ناپاک ہو گیا ہو برتن اور کوزہ وغیرہ بنا کے پکانے سے
پاک ہو جاتا ہے اگر بعد پکانے کے اثر نجاست کا اوس میں ظاہر نہو **مسئلہ** نجاست غلیظہ
اگر گاڑہی جسم دار ہو۔ جیسے گو آدمی اور مرغی کا اور خون رواں تمام حیوانات کا سوا شہید
کے تو بقدر ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشے کے معاف ہے لیکن نماز اسکے ساتھ
مکروہ تحریمی ہوتی ہے پس دہونا اسکا واجب ہے اور معافی کے معنی یہ ہیں کہ نماز بدون
اسکے دہوے ہوئے صحیح ہے مگر ساتھ کراہت کے اور اگر ساڑھے چار ماشے سے
کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے پس دہونا اسکا مسنون ہے نہ واجب اور اگر ساڑھے
چار ماشے سے زائد ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے پس اسکا دہونا فرض ہے اور اگر
نجاست غلیظہ پتلی ہو مثلاً آدمی کے پیشاب کے تو بقدر چوڑائی قعر کف دست کے معاف ہے
یعنی سابق اور قعر کف دست انگلیوں کے جوڑونکے اندر کی مقدار ہے اس کی پہچان کا یہ طریقہ
ہے کہ پانی سے چلو بھر کے ہاتھ کو چوڑا کرے جسقدر ہتھیلی کی جگہ میں پانی باقی رہے وہی
مقدار قعر کف کی ہے **مسئلہ** نجاست خفیفہ تمام بدن اور تمام کپڑے کی چوتھائی سے کم
معاف ہے اور پوری چوتھائی ہو تو دہونا اسکا ضرور ہے جیسے پیشاب حلال جانوروں کا
شیخین کے نزدیک مثل بکری گائے اونٹ وغیرہ کے اور گھوڑے کا پیشاب بھی نجاست خفیفہ ہے

اور امام محمدؒ کے نزدیک پیشاب حلال جانور اور گھوڑے کا پاک ہے اسی طرح لید اور گوبر اور اڑتے جانور کی جسکا گوشت حرام ہے نجاست خفیفہ ہے اور خون مچھلی کا اور رال گدہے اور خچر کی معاف ہے بلکہ مذہب صحیح کے موافق یہ چیزیں پاک ہیں اور معاف ہیں وہ چھینٹیں آدمی کے پیشاب کی جو سوئی کے سر یا ناکے کے برابر ہوں یہ معافی بسبب ضرورت کے ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے **فائدہ** نجاست غلیظہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس میں دو نص متعارض نہوں) اور اس سے اجتناب میں حرج نہو اور صاحبین کے نزدیک عدم تعارض کے ساتھ اختلاف مجتہدین معاصرین اور انسے سابقین کا بھی اُس میں نہو اور نجاست خفیفہ عند الامام وہ ہے جسمیں دو نص متعارض ہوں اور صاحبین کے نزدیک تعارض کیساتھ اختلاف سابق بھی ہو **مسئلہ** جو نجاست جسم دار ہو اُس سے پاکی حاصل ہوتی ہے اُسکا جسم دور کرنے سے اور جو ایسی پتلی ہو کہ نظر نہ آئے مثل پیشاب کہ اُس سے پاکی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے نکلجانے سے بگمان غالب اگرچہ ایک ہی بار میں گمان حاصل ہو اور وسواس والے کو تین بار دہونے سے پاکی کا حکم دیا جائیگا **فائدہ** پہلے جو فرق درمیان غلیظہ اور خفیفہ کے قدر مثقال اور چوتھائی سے کم کا لکھا ہے وہ حکم کپڑے اور بدن کا ہی لیکن پانی یا اور کسی پتلی چیز میں تھوڑی سی نجاست پڑنے سے وہ کل ناپاک ہو جاتی ہے اگرچہ خفیفہ ہو مگر حرام پرندے کی بیٹ اگر کنوئیں میں پڑے تو اُس سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا **مسئلہ** ناپاک ہوتا ہے دودہ اور شہد اور شیرۂ خرما اور تیل تین بار جوش دینے سے اس طور پر کہ بقدر پانچویں حصے شے مذکورہ ناپاک کے پانی اُس میں ملائے اور آگ پر رکھے یہانتک کہ وہ پانی جلجائے پھر دوسری بار اُسیقدر پانی ملائے اور جلائے پھر تیسری بار اسی طرح کرے **مسئلہ** کنوئیں میں جب وہ نجاست گرے جو جاندار نہیں اگرچہ خفیفہ ہو یا ایک ہی قطرۂ پیشاب یا خون کا ہو یا مرے کنوئیں میں وہ جاندار رواں خون والا جو آبی یعنی پانی کا نہیں اور وہ مردہ پھولے یا اُسکے بال جھڑ جائیں یا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو ان سب صورتوں میں بعد نکالنے شئے ناپاک کے تمام کنوئیں کا پانی نکالا جائے لیکن درصورت دشواری نکالنے

تمام پانی کے دو سو سے تین سو ڈول تک پانی نکالا جائے اور اگر مردہ کنوئیں میں نہ پھولا ہو
نہ پھٹا ہو اُسکے بال جھڑے ہوں تو دیکھیں گے کہ آدمی یا مثل اُسکے ہے تو تمام پانی نکالا
جائیگا اور درصورت مشقت کے دو سو سے تین سو ڈول تک نکالے جائینگے اور بکری کا
بچہ اور بھیڑ کا بچہ اور آدمی کا حمل ان سب کا حکم مثل آدمی کے ہے اور کبوتر اور بلی اور
مرغی اور مانند اُنکے میں وجوبًا چالیس ڈول نکالے جائیں اور ساٹھ ڈول مستحب ہیں اور
جو چڑیا یا چوہا مثل اُنکے ہو تو بیس ڈول نکالنا واجب اور تیس مستحب ہیں **فائدہ**
ٹانکے جو سورت وغیرہ میں کھود کے بارش کا پانی اُس میں جمع کرتے ہیں اُنکا حکم بھی کنوئیں
کا سا ہے دُرِ مختار میں ہے وَعَنِ الْفَوَائِدِ اَنَّ الْجُبَّ الْمَطْمُوْرَ اَكْثَرُهٗ فِي الْاَرْضِ
كَالْبِئْرِ وَعَلَيْهِ فَالصِّهْرِيْجُ وَالزِّيْرُ الْكَبِيْرُ يَنْزَحُ مِنْهُ كَالْبِئْرِ فَاغْتَنِمْ هٰذَا التَّحْرِيْرَ
یعنی مصنف نے فوائد سے نقل کیا کہ مٹھور جسکا زیادہ حصہ زمین کے اندر مدفون ہو مثل بیر کے
ہے پس اس بنا پر بڑے حوض اور بڑے مٹکے سے بھی پانی مثل بیر کے کھینچا جائیگا پس
غنیمت سمجھو اس تحریر کو **فائدہ** ڈول مذکور سے مراد درمیانی ڈول ہے جو اُس کنوئیں
پر رہتا ہو اور اگر نہ رہتا ہو تو ایسا ڈول جس میں ایک صاع پانی سمائے (جسکا سورتی
وزن نو سیر کا تخمیناً ہوتا ہے) بنا کے پانی کھینچیں اور جو ڈول صاع سے کم یا زیادہ
ہو تو اُسکا حساب صاع پر کرلیا جائے **مسئلہ** جو جاندار کہ کبوتر سے جسم میں کم اور چوہے
سے زائد ہو تو اُسکا حکم کنوئیں میں گرنے کے بارے میں چھوٹے جانور یعنی چوہے کا دیا جائیگا
مسئلہ دو چوہے مانند ایک کے ہیں یعنی بیس ڈول سے تیس تک اس میں نکالے جائینگے۔
مسئلہ دو بلیاں مثل بکری کے ہیں یعنی تمام کنوئیں کا پانی اُنکے گرنے اور مرنے سے نکالا جائیگا۔
مسئلہ بلی چوہے کے ساتھ کنوئیں میں گرے تو درصورت مرنے کے چالیس ڈول نکالے
جائینگے **فائدہ** جسوقت کنوئیں میں نجاست کا گرنا معلوم ہوگا اُسیوقت سے پانی کی ناپاکی کا
حکم دیا جائیگا موافق قول صاحبین کے مثلاً جمعہ کے روز دس بجے کنوئیں میں مردہ نظر آیا تو
اُسیوقت سے پانی ناپاک سمجھا جائیگا اس سے پہلے جو کچھ وضو یا غسل کیا ہوگا وہ سب
درست رہیگا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ **مسئلہ** دو چار مینگنیاں

اونٹ کی یا بکری کی کنوئیں میں گر پڑیں تو وہ معاف ہیں اس میں کچھ ڈول نکالنا لازم نہیں جیسا دودہ کے برتن میں دوہتے وقت کچھ مینگنیاں گریں اور فوراً انکو نکال ڈالیں تو معاف ہی

مسائل جھوٹھے کے مسئلہ پس خوردہ یعنے جھوٹا آدمی کا اور ایسا ہی اُس جانور کا جسکا گوشت حلال ہے اور جھوٹھا گھوڑے کا اور اُس جانور کا جس میں خون رواں نہیں جب کہ ان سب کے مُنہہ نجس نہوں بذات خود پاک ہے اور غیر کا بھی پاک کرنیوالا ہی نجاست حکمی اور حقیقی سے مسئلہ جھوٹھا سوٗر اور کتے اور پہاڑ کھانیوالے جانوروں کا ناپاک ہے اور شراب پینے والے کا جھوٹھا شراب پینے کے بعد متصل ناپاک ہے اور اگر شراب خوار کی مونچھیں اسقدر لمبی ہوں کہ اُنکی تمامی تک زبان نہ پہونچے تو ایسے شرابخوار کا جھوٹھا ناپاک ہے اگرچہ کچھہ دیر کے بعد پانی پیا ہو اسلئے کہ پانی پیتے وقت پہلے مونچھ انہیں پڑیگے اُسکو نجس کردیگی ایسا ہی بلّی کا جھوٹا چوہا کھانیکے بعد متصل نجس مغلظہ ہے۔ ہاں اگر بلّی چوہا کھاکے اپنے مُنہہ کو بہانتک چاٹے کہ اُسکے پاک ہوجانے کا گمان ہو تو اُس صورت میں اُسکا جھوٹھا پاک ہے مسئلہ جھوٹا باہر پہرنے والی مرغی اور اونٹ اور گاے نجاست خوار کا اور اُس پرندے کا جو درندہ ہے جیسے شکرا باز شاہین جنکی چونچ کی پاکی معلوم نہو اور جھوٹا گھروں میں رہنے والے جانوروں کا پاک ہے بسبب ضرورت کے لیکن مکروہ تنزیہی ہے اگر سوا اسکے اور پانی ملے اور اگر پانی انکے جھوٹے کے سوا نہ ملے تو مکروہ بھی نہیں ہے مسئلہ گدہے اور خچر کا جھوٹا اپنی ذات سے پاک ہے لیکن اُسکے پاک کرنے میں شک ہے پس اگر پانی سوا انکے جھوٹے کے نہ ملے تو پہلے وضو کرے پھر تیمم کرے مسئلہ ہر چیز کے پسینے کا حکم مثل اُسکے جھوٹے کے ہے

مسائل نماز کے۔

نماز پنجگانہ فرض عین ہے ہر ایک مسلمان عاقل بالغ پر اور دس برس کی عمر والے لڑکے کو نماز کے ترک پر ہاتھ سے مارنا واجب ہے اسلئے کہ حدیث شریف میں اُسکے مارنیکا حکم آیا ہے اور نماز کا منکر کافر ہوجاتا ہے اور اُسے قصداً سستی سے چھوڑنے والا فاسق ہے اُسے قید کرنا چاہئے یہانتک کہ نماز پڑہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایک وقت کی نماز ترک کرنیوالے کو قتل کرنا چاہے اور پورے طور سے عین وقت

پر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز کا ادا کرنیوالا پکّا مسلمان گنا جائیگا **مسئلہ** وقت نماز فجر کا صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے سے ذرا پہلے ختم ہوتا ہے **فائدہ** صبح کی دو قسمیں ہیں۔ صادق اور کاذب **صبح کاذب** ایک لمبی سفیدی ہے بھیڑیے کی دُم کی طرح جو مشرق کی طرف سے ظاہر ہوکے تھوڑی دیر میں مٹ جاتی ہے اور وہاں سیاہی ہو جاتی ہے اسی سبب سے اسے کاذب یعنی اچھوتے کے کہتے ہیں اور اسوقت تک نماز عشا کا وقت اور روزہ دار کے لئے سحری کا وقت باقی رہتا ہے فجر کی نماز اسوقت درست نہیں **صبح صادق** وہ سفیدی ہے جو اُفق یعنی آسمان کے کنارے میں مشرق کی طرف پھیلتی اور چوڑی ہوکے دمبدم بڑھتی جاتی ہے اور **ظہر کا وقت** آفتاب کے ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور تمام ہوتا ہے اُسوقت کہ جب ہر چیز کا سایہ دو چند ہو جاے سوا سایہ اصلی کے موافق روایت مشہورہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ کے اور نزدیک صاحبین اور آئمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ظہر کا وقت تمام ہوتا ہے جب کہ ہر چیز کا سایہ اُسکے برابر ہوجاے سوا سایۂ اصلی کے۔ اور امام صاحب سے بھی ایک روایت اسی کے موافق ہے **فائدہ** زوال کے وقت جسقدر سایہ ہر چیز کا ہو اُسے سایۂ اصلی کہتے ہیں۔ پس مصلی کے لئے بہتر یہ ہے کہ سوا سایۂ اصلی کے ایک سایہ ہونے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کرے تاکہ بالاتفاق نماز ادا ہو ورنہ اکثروں کے نزدیک قضا ہوگی۔ اور **اول وقت عصر کا** ظہر کے وقت کے بعد دونوں قولوں کے موافق شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے اور ابتدا **وقت مغرب کی** غروب آفتاب سے ہوتی ہے اور غروب شفق تک اُسکا وقت رہتا ہے اور **شفق** صاحبینؒ اور آئمہ ثلاثہ کے نزدیک وہ سُرخی ہے جو بعد غروب آفتاب کے مغرب کی طرف رہتی ہے اور اسیطرف امام صاحب نے بھی رجوع کیا ہے اور **وقت عشا** کا غروب شفق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع صبح صادق تک رہتا ہے اور وتر کا وقت بھی یہی ہے لیکن عشا کے فرض سے پہلے وتر کا ادا کرنا درست نہیں **مسئلہ** تین وقتوں میں نماز کا ادا کرنا

مکروہ تحریمی ہے خواہ وہ کیسی ہی نماز ہو نفل ہو یا واجب یا قضا یا جنازے کی یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ سہو۔ ایک طلوع آفتاب کے وقت لیکن عوام کو اسوقت بھی فجر کی نماز سے روکنا نہ چاہئے اسواسطے کہ وہ بالکل چھوڑ دینگے اور جوادا کہ بعض مجتہدینؒ کے نزدیک جائز ہو گو اس مفتی کے مذہب میں نہو وہ عمل کے بالکل چھوڑ دینے سے بہتر ہے دوسرے ٹھیک دوپہر کے وقت لیکن جمعہ کے نفل اسوقت بھی بقول امام ابو یوسفؒ مکروہ نہیں اور اسی پر فتویٰ ہے تیسرے غروب آفتاب کے وقت مگر اُس روز کی عصر کی نماز مکروہ نہیں **مسئلہ** نو وقتوں میں نماز نفل اور نذر اور طواف کی مکروہ ہے ایک بعد طلوع صبح صادق سوا سنت فجر کے دوسرے بعد ادائے فرض صبح طلوع آفتاب تک تیسرے بعد نماز عصر کے چوتھے بعد غروب کے پہلے نماز مغرب کے پانچویں جمعے کے خطبے کے وقت چھٹے وقت اقامت کے مگر فجر کی سنتیں اگر خوف جماعت کے فوت ہونیکا نہو تو جماعت جانیکے سوا علیحدہ کسی مقام میں ادا کرے ساتویں عیدین کے خطبے کے وقت آٹھویں کسوف کے خطبے کے وقت نویں استسقا کے خطبے کے وقت **مسئلہ** سوا فرض وقت کے تنگ وقت میں نماز مکروہ ہے اور ایسے ہی پیشاب یا پائخانہ دبا کے نماز پڑہنا مکروہ ہے **مسئلہ** دو فرض نمازونکو ایک وقت میں جمع کرنا بعذر سفر یا بارش ہمارے مذہب حنفی میں درست نہیں ہاں امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک درست ہے۔ انہیں کے قول پر بسبب ضرورت کے علماے حرمین نے مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ تک کے سفر میں جمع کرنے دو نمازوں یعنے ظہر و عصر کا اور مغرب و عشا کا فتویٰ دیا ہے پس ریلوے کے مسافرونکو چاہئے کہ نماز اپنے وقت پر ادا کرتے رہیں گو گاڑی ہی میں کیوں نہو اور اگر ضرورت شدیدہ ہو کہ فوت نماز کا خوف ہو تو جمع کرلیا کریں اسلئے کہ وہ ادا جو بعض کے نزدیک جائز ہو عمل کے بالکل چھوڑ دینے سے بہتر ہے اکثر لوگ اس مسئلے سے غافل ہیں اور نمازیں ریلوے پر چھوڑ دیتے ہیں اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

مسائل اذان کو فرائض پنجگانہ کے لئے انکے وقتوں میں اذان اور اقامت کہنا مردونکے واسطے سنت مؤکدہ ہے اور

جائز ہے اذان اُس لڑکے کی جو بلوغ کے قریب ہو اور اندھے اور ولدالزنا اور دہقانی
کی اور اذان کے ثواب کا مستحق جب ہوگا کہ اذان کا طریقہ مسنونہ جانتا ہو اور نماز کے
وقتوں کو پہچانتا ہو مسئلہ مکروہ ہے مسافروں کو اذان اور اقامت کا اکبار گی چھوڑ دینا اور
ایسا ہی صرف اقامت کو چھوڑنا بھی مکروہ ہے ہاں اگر فقط اذان کو چھوڑے تو کراہت
نہیں ہے مسئلہ جو شخص کہ اپنے گھر میں شہر کے اندر اکیلا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہو
اور وہاں مسجد ہو تو اُسکے لئے اذان و اقامت کا ترک کرنا مکروہ نہیں محلّے کی اذان و
اقامت اسکو کافی ہے مسئلہ جو شخص مسجد میں بعد ہو جانے جماعت کے نماز پڑھے تو اُسکو
اقامت کہنا سنت نہیں لیکن اگر وہ مسجد بر سرراہ ہو تو اُس میں اعادۂ اذان و اقامت کا
مضائقہ نہیں مسئلہ اذان کے سننے والے کو اس کی اجابت واجب ہے اجابت کے
معنی یہ ہیں کہ جو کچھ موذن کہے سو سامع بھی کہے لیکن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی جواب
میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے
مسئلہ بعد تمام ہونے اذان کے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھکے یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ
مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ مسئلہ جو کوئی اذان کیوقت
مسجد میں موجود ہو تو اُسپر اجابت واجب نہیں مسئلہ حالت حیض و نفاس میں اور کھانا کھاتے
وقت اور نماز جنازہ اور علم سکھانے اور سیکھنے اور پائخانے میں ہونے اور جماع کیوقت
ان سب حالتوں میں اذان کا جواب نہ دے ہاں اگر قرآن شریف پڑھتا ہو تو اُسے موقوف
کر کے جواب دے مسئلہ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے مثل اذان کے جواب دے
لیکن وقت کہنے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے مسئلہ نماز کی چند شرطیں
ہیں پاکی بدن کی دونوں قسم کے حدث یعنی حدث اصغر و اکبر سے یعنی مصلی بے وضو اور بے غسل
نہو۔ ایسا ہی پاکی بدن کی نجاست غلیظہ و خفیفہ کے اس مقدار سے جو مانع نماز کی ہو یعنی ایک
درہم سے زائد غلیظہ میں اور ربع یعنی چوتھائی خفیفہ میں اسی طرح پاکی کپڑے کی اور پاکی مکان کی
یعنی نمازی کے دونوں قدم اور سجدے کی جگہ پاک ہونا چاہیئے اسی طرح ستر عورت یعنی چھپانا اپنی

شرمگاہ کا اس کی حد مرد کے لئے ناف کے نیچے تک ہے اور لونڈی کی شرمگاہ کا حکم مثل مرد کے ہے
پیٹ اور پیٹھ کے ساتھ اور پہلو لونڈی کا پیٹ اور پیٹھ کے تابع ہے اسکو بھی چھپائے اور آزاد
عورت کا تمام بدن شرمگاہ ہے سوا چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدم کے اور
جوان عورت کو مردوں کے درمیان چہرا کھولنے سے منع کیا جائے اسلئے کہ فتنے کا ڈر ہے
اسی طرح نماز کی نیت کرنا بھی شرط ہے اگر وہ تحریمہ سے پہلے ہو تو جائز ہے جبتک نیت اور تحریمہ کے
درمیان کوئی عمل غیر مناسب قاطع اسکا نہ پایا جائے مثل کھانے پینے کے اور بعد تحریمہ کے نیت
کا اعتبار نہیں اور فرض نماز میں نیت کے وقت تعین کرنا ضرور ہے مثلاً ظہر کی فرض نماز یا عصر
کی اور مقتدی کو اقتدا کی نیت ضرور ہے یعنے یوں ارادہ کرے کہ امام کے پیچھے نماز
پڑھتا ہوں اسیطرح توجہ قبلہ کی طرف شرط ہے **فرائض نماز کے** - **پہلا** فرض تحریمہ ہے
قیام کی حالت میں مثل اللہ اکبر کہنے کے پس جو شخص امام کو رکوع میں پائے اسکو چاہیے کہ
سیدھا کھڑا ہو کے تحریمہ کہکے رکوع میں شامل ہو اگر جھکا ہوا رکوع کے نزدیک تحریمہ کہیگا تو
نماز درست نہوگی اور گونگے پر تحریمہ کہنا فرض نہیں **دوسرا** کھڑا ہونا ایسا سیدھا کھڑا ہو کہ اگر
دونوں ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہونچیں یہ قیام فرض ہے نماز فرض اور نماز نذر اور
سنت فجر میں اُس شخص پر جسکو قیام اور سجدے پر قدرت ہو پس اگر کوئی کھڑے ہونے
کی طاقت رکھتا ہو اور سجدہ نہ کرسکتا ہو تو وہ بیٹھکر اشارے سے مستحباً نماز پڑھے **تیسرا**
قرآن کا پڑھنا جسکو اسپر قدرت ہو **چوتھا** رکوع **پانچواں** سجدہ کرنا اپنی پیشانی اور دونوں
قدموں سے اور ایک انگلی کا لگانا دونوں پاؤں سے شرط ہے سجدے کے درست ہونیکی
چھٹا اخیر کا قاعدہ بقدر پڑھنے اَلتَّحِیَّات کے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک **ساتواں** نمازی
کا باہر آنا نماز سے کسی کام کے ساتھ **واجبات نماز کے** - **ایک** پڑھنا سورۂ فاتحہ یعنے
الحمد کا آخر تک **دوسرے** اُسکے ساتھ ملانا چھوٹی سورت کا مثل انا اعطینا کے
یا جو اُسکے برابر ہو یعنے تین آیتیں چھوٹی ہوں یا ایک بڑی اسکا ملانا فرض کی پہلی دو
رکعتوں میں اور نفل اور وتر کی سب رکعتوں میں چاہیے **تیسرے** معین کرنا قرأت
کا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں **چوتھے** مقدم کرنا سورۂ الحمد کو اور سورتوں پر -

پانچواں ۵ مکرر نہ پڑہنا سورۂ فاتحہ کا سورت کے ملانے سے پیشتر پہلی دو رکعتوں میں **چھٹے** ۶ لحاظ رکھنا ترتیب کا اُن افعال میں جو ہر رکعت میں مکرر ہوتے ہیں مثل سجدے کے۔ **ساتویں** ۷ لحاظ رکھنا ترتیب کا درمیان قرأت اور رکوع کے **آٹھویں** تعدیل ارکان یعنی رکوع اور سجدہ میں اعضا کو قرار دینا بقدر سبحان اللہ کہنے کے ایسا ہی تعدیل ارکان واجب ہے سر اُٹھانے میں رکوع اور سجدے سے یعنے قومے اور جلسے میں۔ پس جو کوئی رکوع اور سجدے کے درمیان قومے کو اور علیٰ ہذا دو سجدوں کے بیچ کے جلسے کو ترک کریگا تو نماز اُس کی مکروہ تحریمی ہوگی موافق تحقیق کمال الدین محقق کے **نویں** ۹ قعدہ پہلا اگرچہ نفل میں ہو **دسویں** پہلے قعدہ میں التحیات کو عبدہٗ و رسولہٗ سے زیادہ نہ پڑہنا **گیارہویں** ۱۱ دونوں قعدوں میں التحیات کو ورسولہٗ تک پڑہنا **بارہویں** ۱۲ السّلام کا لفظ دو بار کہنا **تیرہویں** ۱۳ وتر میں قنوت پڑہنا۔ ایسا ہی تکبیر قنوت کی واجب ہے اور قنوت مطلق دعا ہے خصوصیت کسی دعاے خاص کے وجوب میں نہیں **چودہویں** ۱۴ دونوں عیدوں میں چھ تکبیریں کہنا تین پہلی رکعت میں سواے تکبیر تحریمہ کے اور تین دوسری رکعت میں بعد قرات کے رکوع سے پہلے سوا تکبیر رکوع کے **پندرہویں** امام پکار کے قرات کرے فجر مغرب عشا وغیرہ جن نمازوں میں کہ پکار کے پڑہنا آیا ہے اور آہستہ پڑہیں سب یعنے امام ہو خواہ اکیلا ظہر وعصر وغیرہ میں **فائدہ** اگر نماز میں فرض ترک کریگا تو نماز فاسد ہوجاویگی اُسکا دوبارہ پڑہنا فرض ہے اور واجب کے ترک سے فاسد نہوگی بلکہ سجدۂ سہو واجب ہوگا اگر واجب کو بھولکر چھوڑا ہو اور اگر عمداً چھوڑا یا درصورت بھولنے کے سجدۂ سہو نہ کیا تو دونوں صورتوں میں نماز کا دوہرانا یعنے دوسری بار پڑہنا واجب ہے اگر دوبارہ نہ پڑہیگا تو گنہگار ہوگا اسیطرح جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی ہو اُسکا اعادہ واجب ہے جیسے پیشاب یا پاخانہ خوب روک کے نماز پڑہے تو اُسکا اعادہ واجب ہے۔ **سُنن نماز کے** سنت موکدہ وہ کام ہے جسکو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ہمیشہ کیا اور کبھی اُسکو ترک کیا اگرچہ ترک حکمی ہو یعنے اُسکے تارک پر انکار نہ کیا ہو گو خود ترک نکیا ہو تو یہ عدم انکار ترک حکمی ہے اور سنت کا حکم یہ ہے کہ ثواب دیا جائیگا اُسکے کرنے پر اور ملامت ہوگی اُسکے ترک پر سنت موکدہ کے ترک سے نہ تو نماز فاسد ہوتی ہے نہ

سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن برائی کا موجب ہے یعنی اگر کسی نے سستی کی راہ سے
سنت کو چھوڑا اور اُسے حقیر نہ سمجھا تو بُرا کیا اور اگر سنت کو حقیر سمجھ کے چھوڑے گا تو کافر
ہو گا اور فقہا نے لکھا ہے کہ ترک سنت کی برائی کراہت تحریمی سے کمتر ہے اور درمختار
میں وضو کی نیت کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وَیَاثِمُ بِتَرْکِھَا یعنے وضو کر نیوالا نیت کے نہ
کرنے سے گنہگار ہو گا پس معلوم ہوا کہ سنت کے تارک کے گنہگار ہونے میں اختلاف
ہے پس نہر الفائق میں اس اختلاف کو یوں دفع کیا ہے کہ اگر سنت مؤکدہ کے ترک کی
عادت کر لے تو گنہگار ہے ورنہ نہیں لیکن بلاشبہ قابل ملامت ہے اور سنت ہے دونوں ہاتھ
اٹھانا تکبیر تحریمہ کے لئے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تکبیر کے وقت کھلی رکھنا اور سنت
ہے تکبیر کے وقت اپنے سر کو جھکانا اور سنت ہے امام کو چلّا کے تکبیر کہنا تاکہ مقتدیوں کو
نماز کے شروع اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونے سے آگاہی ہو۔ اور
سنت ہے ثنا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھنا اور سنت ہے اعوذ اور بسم اللہ اور آمین
چپکے سے کہنا۔ اور سنت ہے دہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا مردوں
کے لئے۔ اور سنت ہے تکبیر رکوع کی اور رکوع میں تین بار تسبیح کہنا۔ اور سنت ہے
رکوع میں پکڑنا اپنے دونوں زانو کا دونوں ہاتھوں سے انگلیاں پھیلا کے مردوں
کے لئے اور عورتوں کے لئے انگلیوں کا کشادہ رکھنا نہ چاہیئے اور نہ پکڑنا زانو کا بلکہ ہاتھ
گھٹنوں پر رکھدیں اور سنت ہے رکوع سے اُٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا
امام اور تنہا کو اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مقتدی ہے اور سنت ہے سجدے کی تکبیر کہنا اور
اُسمیں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا اور دونوں ہاتھ اور زانو سجدے میں زمین
پر رکھنا اور قعدے میں دہنے پاؤں کو کھڑا کرنا مردوں کے لئے اور بائیں پاؤں کو بچھانا اور
مسنون ہے درود پڑھنا رسول کریم علیہ وآلہ الصّلوٰۃ والتسلیم پر قعدہ اخیرہ میں اور
دعاے خیر کرنا اپنے حق میں اور اپنے ماں باپ کے حق میں اور سب مسلمان مرد و زن
کے حق میں **آداب نماز** کے ادب وہ فعل ہے کہ اُسکے کرنے سے ثواب ہوتا ہے
اور ترک اُسکا نہ برائی کا موجب ہے اور نہ عتاب کا باعث جیسے چھوڑنا سنت زائدہ کا

کہ مکروہ نہیں ہے سنت زائدہ وہ ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور عادت
کے کیا ہو جیسے آپ کی سیرت لباس اور نشست و برخاست میں یا نماز چاشت کی اور اسکے
مقابل سنت ہدی یعنی سنت مؤکدہ ہے جیسے اذان اور جماعت - ادب یہ ہے کہ مصلیؔ
اپنے قیام میں سجدے کی جگہ نظر رکھے اور وقت جمائی لینے کے مُنہ بند کرلے اور بقدر
طاقت کھانسی روکے اور دونوں ہاتھ آستین سے باہر نکالے اور جب موذن اقامت میں
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے تو نماز کے لئے کھڑا ہو اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہنے کے وقت اگر نماز شروع
کرے تو جائز ہے اور بعد تمام ہونے اقامت کے شروع کرے تو زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ اس سے
نمازیوں پر اشتباہ نہ رہیگا اور موذن بھی امام کے ساتھ شروع کرسکیگا **مسئلہ** جماعت سے
فرض نماز کا ادا کرنا مردوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے اور بعض فقہا کے نزدیک واجب
اور تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے اور وتر میں رمضان کے جماعت مستحب ہے **مسئلہ**
احق بامامت وہ شخص ہے جسکو علم فقہ کا زیادہ ہو اُسکے بعد وہ جسے علم قرأت زیادہ ہو اُسکے بعد وہ
جسکا تقوی زیادہ ہو اُسکے بعد وہ جسکی عمر زیادہ ہو یعنے اسکا اسلام مقدم ہو **مسئلہ** امامت اندھے
اور ولدالزنا اور غلام اور دہقانی ناخواندہ اور فاسق اور مبتدع کی مکروہ ہے ہاں اگر اندھے اور
ولدالزنا اور غلام اور دہقانی کو بہ نسبت اور مقتدیوں کے علم زیادہ ہو تو ان لوگوں کی امامت مکروہ
نہیں ہے اور مکروہ ہے زیادہ دراز کرنا نماز کا یعنے سنت سے زیادہ قرأت اور اذکار کا پڑھنا
خواہ مقتدی راضی ہوں یا نہوں اور فقط عورتوں کی جماعت مکروہ ہے **مسئلہ** اقتدا
مرد کی عورت کے پیچھے ایسا ہی بالغ کی نابالغ کے پیچھے درست نہیں البتہ نفل نماز
میں اقتدا بالغ کی نابالغ کے پیچھے مختلف فیہ ہے ہدایہ میں لکھا ہے کہ تراویح اور
سنتوں میں لڑکے کے پیچھے اقتدا کرنا مشایخ بلخ نے جائز رکھا ہے **مسئلہ** اقتدا
ایسے شخص کی جو معذور ہو بوجہ مرض ریاح کے یعنے اُس کی ریح اکثر نکلا کرتی ہو یا ایسا
شخص جس کی نکسیر جاری ہو یا وہ معذور ہو پیپ کے نکلنے سے تو ان سب کے پیچھے
اقتدا درست نہیں علی ہذا القیاس اقتدا قرآن پڑھنے والے کے پیچھے اُس اُمّی کے
جسکو قرآن پڑھنے کی قدرت نہو جائز نہیں ایسے ہی اقتدا اُس کی جو کپڑے پہنے ہونگے

اسیطرح سے رکوع اور سجدہ کرنیوالے کی اقتدا اشارے سے نماز پڑھنے والیکے پیچھے درست
نہیں اسیطرح فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اسی
طرح اقتدا ایک وقت کے فرض پڑھنے والے کی دوسرے وقت کے فرض پڑھنے والی
کے پیچھے درست نہیں مثلاً ظہر کا ادا کرنیوالا عصر پڑھنے والے امام کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا
مسئلہ وضو کرنیوالا تیمم کرنیوالے کی اقتدا کرے۔ اسیطرح اعضا کا دہونیوالا موزوں پر
مسح کرنیوالے کی اقتدا کرے علی ہذا پٹی پر مسح کرنیوالے کے پیچھے بہی اقتدا جائز ہے اور
اقتدا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والی کی بیٹھکر نماز پڑھنے والے کے پیچھے اور نفل ادا کرنیوالے
کی فرض پڑھنے والیکے پیچھے درست ہے **مسئلہ** اگر نماز تمام ہونے کے بعد معلوم
ہوکہ امام بے وضو تہا تو نماز کا دوہرانا لازم ہے **مفسدات نماز** کے نماز کو
چند چیزیں فاسد کرتی ہیں **ایک** بات کرنا خواہ عمداً ہو یا بہولکر **دوسرے** دعا ایسی
کرنا کہ آدمیونکی باتوں سے مشابہ ہو یعنی ایسی چیز خداے تعالے اسکے بلنگے جس کا
بندونسے مانگنا محال نہو جیسے کہے خدایا تیل یا نمک دے یا کہے فلانی عورت سے
میری شادی کرادے **تیسرے** آہین یعنی آہ کہنا **چوتھے** تاوّہ یعنی آہ کہنا۔
پانچویں رونا حروف آمیز آواز سے **چھٹے** اُف کرنا یا تُف کرنا یہ چاروں پہلی چیزیں اگر
دنیا کی مصیبت سے ہوں تو مفسد ہیں۔ اور اگر جنت و دوزخ سے ذکر سے آہ و نالہ
وغیرہ ہو تو مفسد نہیں اسیطرح اگر بیمار اپنے تئیں آہ و نالے سے نہ روک سکے تو اسکی
بھی نماز ان چیزوں سے فاسد نہیں ہوتی **ساتویں** تنخنخ یعنی کھنکھارنا بے ضرورت
دو حرفوں سے یعنی اُح اُح کرنا بلا عذر مفسد ہے **آٹھویں** چھینکنے والے کے
جواب میں مصلی کا یرحمک اللہ کہنا نماز کو فاسد کرتا ہے **نویں** آیت میں لقمہ دینا غیر امام
کو یعنے امام اگر قرأت میں کچھ خطا کرے اور مقتدی اُسے لقمہ دے تو اس سے نماز
فاسد نہیں ہوتی البتہ اگر لقمہ کسی غیر کو دے خواہ وہ باہر نماز کے ہو یا نماز میں تو اس
سے لقمہ دینے والیکی نماز فاسد ہوتی ہے **دسویں** سلام کسیکو کرنا جواب سلام کا دینا
گیارہویں کھانا اسیطرح پینا تھوڑا ہو یا بہت دانستہ ہو یا بہولکر۔ مگر جب کہ اُسکے دانتوں

میں کوئی کھانے کی چیز لگی ہو اور وہ مقدار میں چنے سے کم ہو تو اسکے نگلجانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ اگر اسکو چبائیگا تو فاسد ہوگی بارہویں[۱۲] قرآن شریف دیکھ کے قرأت کرنا امام اعظم کے نزدیک نماز کو فاسد کرتا ہے اور صاحبین کے نزدیک ساتھ کراہت کے جائز ہے تیرہویں[۱۳] کسی کے سوال کا جواب کلمہ لا الہ الا اللہ یا تسبیح یا تکبیر سے دینا مفسد نماز ہے **مکروہات نماز کے** مصلی کا اپنے کپڑے یا بدن یا کنکروں سے کھیلنا انگلیاں چٹکانا۔ ہاتھ کوکھے پر رکھنا۔ داہنے بائیں التفات کرنا یعنے چہرا سارا یا تھوڑا سا پھیر کے نماز میں دیکھنا۔ کتوں کی سی بیٹھک بیٹھنا۔ جس کی تفسیر طحاوی نے یوں بیان کی ہے کہ دونوں کولھوں پر بیٹھے اور رانوں کو کھڑا کر کے دونوں گھٹنوں کو چھاتی سے لگالے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے۔ سجدے میں دونوں ہاتھ بچھانا۔ چار زانو یعنی پالتی مار کے بدون عذر کے نماز میں بیٹھنا۔ البتہ نماز کے باہر یہ نشست مکروہ نہیں۔ سلام کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارے سے دینا۔ سر کے بالوں کا جوڑا بنا کے سر پر رکھنا۔ اپنے کپڑے کو اوپر اٹھانا اگرچہ مٹی میں بھرنے کے خیال سے ہو۔ چادر کے کنارے کو بے ضرورت بدن سے لپیٹنا اور انگر کھے کے بند نماز میں باندھنا۔ آنکھوں کا نماز میں بند کرنا۔ مگر خشوع کے سبب سے ہو تو مضائقہ نہیں جمائی لینا جس کپڑے میں جاندار کی تصویر ہو اسکا پہننا۔ نمازی کے سر کے مقابل چھت میں یا سامنے یا داہنے یا بائیں یا سجدے کی جگہ میں جاندار کی تصویر کا ہونا۔ شمار کرنا آیات و تسبیحات کا انگلیوں سے۔ امام کا محراب میں تنہا کھڑے رہنا۔ البتہ اگر اسکے قدم باہر ہوں اور سجدہ محراب میں کرے تو مضائقہ نہیں **مسائل وتر اور نوافل کے** جاننا چاہئے کہ ہر سنت نفل ہے۔ اور اسکے برعکس نہیں ہو سکتا یعنے ہر نفل سنت نہیں ہوتی اور وتر واجب ہے اسکا طریقہ حنفی مذہب میں یہ ہے کہ تین رکعتیں اس طور سے پڑھے کہ دو رکعت پڑھکے بیٹھے اور تشہد پڑھکے تیسری رکعت کے لئے اٹھے اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھ کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور دعاے قنوت جو مشہور ہے پڑھے اور جس شخص کو دعاے قنوت نہ یاد ہو وہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھے یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ تین بار کہے۔

یا تین بار یا رَبِّ کہدے بعد اسکے تکبیر کہکے رکوع کرے پھر سجدے کے بعد تشہد پڑھکے
سلام پھیرے مسئلہ مسبوق یعنے جس شخص کی ایک یا دو رکعتیں وتر کی امام کے ساتھ فوت
ہوئی ہوں تو وہ فقط امام کے ساتھ قنوت پڑہے یعنی امام کے ساتھ تیسری رکعت میں قنوت
پڑھ لے بعد اسکے باقی نماز ادا کرنے میں قنوت نہ پڑہے مسئلہ جب کوئی حادثہ شہر میں واقع
ہو تو اسوقت میں امام کو چاہیے کہ جہری نمازوں میں قنوت پڑہتا رہے یعنی مغرب وعشا و
فجر میں فائدہ پانچ باتوں میں امام کی متابعت کیجائے یعنی اگر امام انکو کرے تو مقتدی
بھی کرے اور اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نکرے۔ اول قنوت پڑہنا دوسرے قعدہ
اولے تیسرے تکبیر عید چوتھے سجدہ تلاوت پانچویں سجدہ سہو۔ کہ اگر امام ان چیزوں کو
کرے تو مقتدی بھی کرے اور اگر سہوا اُس سے رہجائیں تو مقتدی بھی چھوڑ دے اور امام
کی متابعت کرے اور چار چیزیں ایسی ہیں کہ اُن میں امام کی متابعت نہ کیجاے یعنے اگر امام انکو
کرے تو مقتدی نکرے اول زیادہ کرنا تکبیر عید کا مثلاً اگر امام چوتھی بار تکبیر کہے تو مقتدی نکہے
دوسرے زیادتی تکبیر جنازہ کی یعنی اگر امام چار تکبیر سے زیادہ نماز جنازہ میں کہے تو مقتدی اس
کی متابعت نکرے تیسرے زیادتی کسی رکن کی مثلاً امام نے دو بار رکوع کیا تو اُس میں بھی
متابعت نکرے چوتھے امام کا کھڑا ہو جانا پانچویں رکعت کے لئے اس میں بھی اقتدا نکرے
پس اگر امام چوتھی رکعت پر بیٹھ کے تشہد پڑھ کے اُٹھے تو مقتدی بیٹھا انتظار کرے اگر
امام بیٹھ کے سلام پھیرے تو اُسکے ساتھ سلام پھیرے اور اگر امام نے پانچویں رکعت کا
سجدہ کیا تو مقتدی اکیلا سلام پھیر لے اور اگر چوتھی رکعت پر امام نہ بیٹھا ہو بغیر قعدہ اخیرہ کے
اُٹھا ہو تو مقتدی انتظار کرے پس اگر امام پانچویں رکعت کے سجدے سے پہلے بیٹھے تو متابعت
امام کی کرے یعنی اُسکے ساتھ سلام پھیرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا تو سب کی نماز
فاسد ہو گئی مقتدی کو اکیلے تشہد اور سلام سے کچھ فائدہ نہوگا اور آٹھ چیزیں وہ ہیں جن میں امام
کی متابعت واجب نہیں ہے بلکہ ان چیزوں کو کرنا چاہیے خواہ امام کرے یا نکرے ہاتھ
اُٹھانا تحریمہ کے لئے۔ ثنا پڑہنا یعنے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ الخ پڑہے جب تک کہ
امام سورۂ فاتحہ میں ہو نماز سریہ میں اور مغرب وعشا و فجر میں امام کے قرأت شروع کرنیکی

بعد ثنا نہ پڑھے تکبیرات انتقال سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا یعنی اگر امام نے سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا چھوڑ دیا تو مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے۔ تسبیح یعنے رکوع اور سجدے
میں تسبیحات پڑھتا رہے جب تک امام ان میں ہو۔ تشہد یعنے اگر امام قعدے میں تشہد
نہ پڑھے تو بھی مقتدی کو پڑھنا چاہیے۔ سلام یعنے نماز کے آخر میں امام نے سلام نہ پھیرا
بلکہ مسجد سے چلا گیا یا بول اُٹھا تو مقتدی سلام پھیرے۔ تکبیر تشریق۔ یعنے عرفہ کی صبح
کے فرض پڑھنے کے بعد تکبیر کہنا۔ اگر امام نہ کہے تو بھی مقتدی کہے مسئلہ صبح کے فرض
سے پہلے اور ظہر و مغرب و عشا کے بعد دو دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور ظہر سے پہلے اور جمعہ
کے پہلے اور پیچھے چار چار مسئلہ نماز وتر اور سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت قرآن
فرض ہے اور نفل نماز بیٹھکر ادا کرنا بلاعذر جائز ہے رمضان شریف میں بعد عشا کے وتر سے
پہلے بیس رکعت تراویح دس سلام کے ساتھ ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے مردوں اور عورتوں
کے حق میں اور جماعت کے ساتھ اسکا ادا کرنا سنت کفایہ ہے اور تمام رمضان میں ایکبار
ختم قرآن سنت ہے لوگوں کی سستی سے اسکا چھوڑنا نچاہیئے مسئلہ تراویح میں امام و
مقتدی ہر دوگانے میں ثنا یعنے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھیں اور قاعدہ میں امام تشہد کے ساتھ
درود و دعا پڑھے لیکن جب دیکھے کہ لوگ تھکتے ہیں تو بعد تشہد کے فقط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ پر اکتفا کرے اور دعاؤں کو چھوڑ دے مسئلہ تراویح میں چند امور جو خلاف شرع
ہیں اُنسے بچے۔ ایک تو قرأت میں جلدی کرنا دوسرے اعوذ اور بسم اللہ کا ترک کرنا تیسرے
رکوع اور سجدے میں اطمینان اور تسبیح کو چھوڑنا چوتھے ترویحہ کے بعد استراحت کا ترک
کرنا مسئلہ تراویح بلاعذر بیٹھ کے پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اسی طرح مقتدی کا بیٹھے رہنا اور
امام کے رکوع کے وقت نماز شروع کرنا مکروہ ہے مسئلہ رمضان میں وتر جماعت سے
پڑھی جائے اور سوا رمضان کے اور دنوں میں وتر و نفل کا جماعت سے پڑھنا مکروہ
ہے اگر چار مقتدی امام کے پیچھے ہوں۔ ہاں اگر ایک یا دو ہوں تو کراہیت نہیں۔ یہ
کراہیت جماعت نفل میں اُس صورت میں ہے کہ جب امام اور مقتدی سب نفل پڑھتے ہوں
اور اگر امام فرض پڑھتا اور مقتدی اُسکے پیچھے نفل کی نیت سے اقتدا کریں تو کچھ کراہت

نہیں اگرچہ دس ہی ہوں

مسائل فرض نماز کی جماعت حاصل کرنیکے

مسئلہ اگر ایک شخص نے تنہا فرض نماز ادا کرنی شروع کی پھر اُسی جگہ اُسی فرض کی جماعت شروع ہوئی تو اُسکو چاہیے کہ اپنے فرض کو توڑے ایک سلام کے ساتھ کھڑا ہوکر اور امام کی اقتدا کرے تا جماعت کا ثواب حاصل ہو۔ لیکن اگر ایک رکعت اپنے فرض کی پڑھ چکا ہو اور وہ نماز ظہر یا عصر یا عشا کی ہو تو دوسری رکعت ملا کے سلام پھیر کے جماعت میں ملے۔ اور اگر تین رکعتیں ظہر یا عصر یا عشا کی پڑھ چکا ہو تو اکیلا اُس نماز کو پورا کرے ظہر و عشا میں نفل کی نیت سے امام کی اقتدا کرے تاکہ جماعت کا ثواب حاصل ہو مسئلہ اگر سنتیں ظہر کی شروع کر چکا اور جماعت شروع ہوئی تو دو رکعت پر سلام پھیر کے اقتدا کرے مسئلہ فجر کے فرض کی جماعت شروع ہو تو جس نمازی نے سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ در صورت خوف فوت جماعت کے سنتوں کو چھوڑ دے اور اگر ایک رکعت جماعت کے ساتھ ملنے کی امید یا قعدہ ملنے کی امید ہو تو سنتوں کو نہ چھوڑے بلکہ علیحدہ مکان میں پڑھکے جماعت میں شریک ہو اور فرض کی جماعت کے برابر کھڑے ہو کے سنتیں پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر وہاں مکان علیحدہ نہو تو کسی ستون کی آڑ میں سنتیں پڑھے مسئلہ نمازیں جو قضا ہو گئی ہوں اون میں اور وقتیہ نمازوں میں ترتیب کا لحاظ رکھنا لازم ہے یعنے پہلے قضا نماز کو پڑھے بعد اسکے وقتیہ کو ادا کرے مگر جب وقت وقتیہ نماز کا تنگ ہو ایسا کہ قضا کے پڑھنے سے وقتیہ کے فوت کا ڈر ہو تو ترتیب ساقط ہے۔ یعنے پہلے وقتیہ کو ادا کرے۔ علی ہذا القیاس جب قضا کو بھول گیا اور وقتیہ پڑھ لی تو بھی ترتیب ذمے سے ساقط ہو گئی۔ اسی طرح جب قضا نمازیں چھہ کو پہونچیں تو بھی ترتیب لازم نہیں فائدہ قضا کہتے ہیں ایک فرض یا واجب کے وقت گذرنے کے بعد ادا کرنے کو اور ادا کے معنی یہ ہیں کہ فرض یا واجب کو اُسکے وقت پر کرے پس وتر اگر قضا ہو گئی ہو تو اُس میں اور فجر میں بھی ترتیب لازم ہے مسئلہ جاننا چاہیے کہ اگر کوئی واجب نماز کے واجبات میں سے سہواً چھوٹ جائے تو نمازی پر سجدۂ سہو واجب ہے اُسکا طریقہ یہ ہے کہ قاعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھ کے ایک سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر قعدہ میں تشہد اور درود اور دعا پڑھکے دو سلام پھیرے مسئلہ اگر پہلا قعدہ فرض میں بھول

گیا اور تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہونے لگا ہنوز پورا کھڑا نہیں ہوا تھا کہ اسکو یاد آیا کہ میرے ذمے قعدہ ہے پس یہ نمازی اگر بیٹھنے کے نزدیک ہے تو بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کے تیسری رکعت کے لئے اُٹھے اور جو کھڑے ہونیکے نزدیک ہو تو کھڑا ہو جائے اور نماز تمام کرکے سجدہ سہو بطریق مذکور کرے مسئلہ اگر قعدہ اخیرہ کو بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت زائدہ کا سجدہ نکیا ہو بیٹھ جاوے اور نماز تمام کرکے سجدہ سہو کرے اور اگر رکعت زائد کا سجدہ کر چکا تو ایک رکعت اور ملا کے سلام پھیرے۔ یہ نماز نفل ہو جائیگی فرض کا اعادہ کرے مسئلہ جو نمازی ایسا بیمار ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا یا اگر کھڑا ہو تو بیماری کے بڑھ جانیکا خوف ہے تو اُسے چاہیے کہ بیٹھ کے نماز گذارے مسئلہ اگر بیٹھ کے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر اشارہ سے ادا کرے۔ خواہ چت لیٹے یا کروٹ سے۔ اور اشارہ سر سے کرے نہ آنکھوں سے اور نہ بھووں سے۔ اور چت لیٹنے کی صورت میں پائوں قبلہ رخ کرے اور گھٹنے کھڑے رکھے اور ذرا سر اونچا کر لے تاکہ چہرہ قبلہ رخ ہو جائے۔ اور کروٹ کی صورت میں منہہ قبلہ کی طرف کرے اور جب اشارہ کے لئے سر نہ ہلا سکے تو نماز موقوف رکھے **مسائل سجود تلاوت**

کے قرآن شریف میں چودہ آیتیں سجدے کی ہیں جو اکثر ونکو معلوم ہیں جو کوئی اُن میں سے ایک آیت پڑھے یا سنے تو دونوں پر سجدہ واجب ہوگا علی التراخی یعنے فوراً سجدہ کرنا واجب نہیں۔ اسیطرح اگر امام نے آیت سجدے کی پڑھی تو مقتدی پر امام کے ساتھ سجدہ کرنا واجب ہے گو اُسے نسنا ہو اور اس سجدے کا طریقہ یہ ہے کہ ساتھ طہارت اور ستر عورت اور قبلہ رخ ہونے کے ایک تکبیر یعنی اللّٰہ اکبر کہلا کے کہے اور سجدہ کرے اور اُس میں تسبیح سجود کی پڑھے بعد اسکے تکبیر کے ساتھ سر اُٹھا لے اور تکبیر و سکے وقت کھڑا ہونا مستحب ہے مسئلہ اگر نماز میں آیت سجدہ کی پڑھے تو نماز ہی میں سجدہ کرے نہ باہر نماز کے مسئلہ سجدہ تلاوت ادا ہوتا ہے رکوع کرنے سے سوا رکوع نماز کے اور اسیطرح ادا ہوتا ہے سجدہ کرنے سے سوا نماز کے سجدے کے اور اسی طرح ادا ہوتا ہے سجدہ تلاوت نماز کے رکوع سے بشرطیکہ فوراً آیت سجدہ پڑھکے رکوع کرے یا ایک یا دو یا تین آیتیں پڑھکے رکوع کرے نہ زیادہ۔ اور دوسری شرط رکوع نماز سے سجدے کے ادا ہونے کی

یہ ہے کہ رکوع کے وقت نیت سجدۂ تلاوت کی کرلے یعنی یوں نیت کرے کہ میں سجدۂ تلاوت
بھی اسی رکوع میں ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح سجدۂ تلاوت ادا ہوجاتا ہے سجدۂ نماز سے بشرطیکہ
فوراً سجدہ کرے یعنے سجدہ کی آیت پڑھ کے نماز کا رکوع کرکے سجدہ نماز کا کرے تو اسی
کے ضمن میں سجدۂ تلاوت بھی ادا ہوجاتا ہے بالاتفاق گو نیت نکرے الحاصل رکوع میں
سجدۂ تلاوت کے ادا ہونے کی شرط نیت ہے پس اگر امام نے رکوع میں ادا ہونیکی نیت
کی اور مقتدی نے نہ کی تو مقتدی کا سجدہ نہ ادا ہوگا بلکہ اُسکے ذمے باقی رہا اُسکو چاہئے
کہ امام کے سلام کے بعد سجدہ کرکے قعدہ کرے **مسئلہ** اگر ایک آیت سجدے کی کئی بار
ایک مجلس میں پڑھے تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا **مسئلہ** کوئی سورت نماز میں پڑھتے وقت
اُس کی آیت سجدہ کو چھوڑنا مکروہ ہے اسی طرح نماز سے باہر بھی یہ فعل مکروہ ہے **مسئلہ** اگر
آیت سجدہ کو پڑھے اور ماسوا کو چھوڑ دے تو اندیشہ نہیں ہے **مسئلہ** ایک شخص نے خارج
نماز آیت سجدے کی پڑھی اور پھر اُسی کو نماز میں بھی پڑھا تو سجدۂ تلاوت نماز کا دونوں کے
لیے کافی ہے **مسائل سفر کے** جب اپنے وطن اصلی یا وطن اقامت سے ایسے
مقام کا قصد کرکے نکلے جو تین روز کی مسافت پر درمیانہ چال سے ہو تو وہ بعد تجاوز
کرنے آبادی کے اپنے نکلنے کے مقام سے قصر کرے یعنے جو فرض چار رکعت والا
ہو اُسکو دو پڑھے **فائدہ** تین روز کی مسافت سے مُراد پورے تین روز نہیں بلکہ ہر روز
صبح صادق سے زوال تک اور وہ بھی عادت کے موافق آرام لیتے ہوئے اور درمیانہ
چال سے اونٹ کی چال یا پیادہ پا مراد ہے نہ گھوڑے کی پس اگر ایسی ہلکی تین منزلوں
کو دو دن یا ایک دن میں طے کرے تو بھی قصر کرے جیسا بالفعل ہندوستان
میں ریلوے کا سفر ہے کہ پانسو میل دو دن میں قطع ہوتے ہیں اس میں بھی قصر کو
نہ چھوڑے **مسئلہ** جو شخص بے قصد پھرے مہینا بھر کی راہ خواہ برس دن کی تو وہ کبھی قصر
نہ کرے۔ مثلاً دو دن کی مسافت کا پہلے قصد کیا پھر وہاں سے ایک دن کا قصد کیا اسی
طرح قصد کرتا چلا گیا تو یہ شخص قصر نہ کرے **مسئلہ** مسافر مقیم نہوگا جب تک پندرہ روز رہنے
کا ایک جگہ میں قصد نہ کرے۔ پس اگر کسی مقام میں پہونچکے اس نے ارادہ کیا کہ دو دن

روز کے بعد یہاں سے چلونگا پھر بعد دس روز کے کچھ کام پیش آیا اور دس روز کی اقامت کا خیال ہوا۔ علیٰ ہذا القیاس مہینوں اسیطرح سے گذرے اور کبھی پندرہ روز کے رہنے کا قصد نہو تو یہ ہمیشہ قصر کرتا رہے **مسئلہ** درست ہے اقتدا مقیم کی پیچھے مسافر کے اور جب مقیم اپنی باقی دو رکعتوں کے پورا کرنے کے لئے اُٹھے تو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے بلکہ بقدر الحمد کے چپ کھڑا رہے اور رکوع و سجدہ کرے۔ اور اس باقی میں اگر سہو ہو تو سجدۂ سہو بھی نکرے **مسئلہ** امام مسافر کو مستحب ہے کہ بعد سلام کے کہدے کہ اپنی نماز پورا کرلو کہ میں مسافر ہوں اور اگر پہلے سے امام مسافر اپنا حال بتادے تو بہتر ہے **مسئلہ** مسافر جب مقیم کے پیچھے اقتدا کرے تو پوری چار پڑھے **مسئلہ** مسافر سیر کی حالت میں اگر امن و قرار میں ہو تو سنتیں بجالاتا رہے اور اگر خوف و فرار میں ہو تو چھوڑ دے لیکن سنتیں فجر کی نہ چھوڑے **مسائل جمعے کے** ظہر کے بدلے جمعے کے روز نماز جمعہ واجب ہے لیکن اسکے وجوب کے لئے حنفی مذہب میں چند شرطیں ہیں۔ آزادی[۱] اقامت[۲] یعنی سفر میں نہونا۔ تندرستی[۳]۔ اور وقت ظہر[۴]۔ مذکر[۵] ہونا۔ سلامتی[۶] آنکھوں کی اور پاؤں کی۔ وجود[۷] شہر یا گرد شہر کا۔ اور سلطان[۸] یا نائب سلطان کا ہونا۔ خطبہ[۹]۔ مسجد میں[۱۰] اذن عام ہونا جماعت[۱۱] یعنی تین سے کم مقتدی نہوں عقل[۱۲] بلوغ[۱۳] ان شرطوں کو بعض شعرا نے فارسی میں نظم کیا ہے **قطعہ**

شرط وجوب عقل و اقامت بلوغ دان ٭ بے عذر تیست و مردی و آزادی اسے جوان
سلطان و وقت و خطبہ جماعت ہم اذن و شہر ٭ این جملہ بر زبان کن و مگذار رائگان

حاصل یہ کہ بارہ شرطیں ہیں ان میں سے چھ پہلے شعر کی وجوب جمعہ کی ہیں اور چھ پچھلے شعر کی ادا کی ہیں اور فرق ادا کی شرطوں اور وجوب کی شرطوں میں یہ ہے کہ جب تک ادا کی شرطیں نہ پائی جائینگی جمعہ درست نہوگا۔ اور وجوب کی شرطیں نہونیسے جمعہ درست ہے گو اسکے ذمے واجب نہیں **مسئلہ** جمعہ ایک شہر میں دو جگہ یا کئی جگہ پڑھنا درست ہے **مسئلہ** مسنون ہیں جمعہ کے پہلے دو خطبے ہلکے ایسے طور پر کہ دو خطبوں کے درمیان ایک تھوڑا سا جلسہ بقدر تین آیت کے کرے اور امام طحاوی نے لکھا ہے کہ اس

جلسے میں کوئی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوئی۔ **مسائل عیدین کے**

دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے اُس شخص پر کہ جسپر جمعہ واجب ہو اور جو شروط جمعہ کے ہیں وہی عیدین کے بھی ہیں مگر خطبہ کہ وہ واجب نہیں بلکہ بعد نماز کے سنت ہے طریقہ اس نماز کا یہ ہے کہ پہلی رکعت کے تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کے ثنا یعنے سُبحانک اللّٰھم پڑھے اور تین تکبیریں کہے ان تکبیروں کے کہنے میں نہ باندھے بلکہ کھلے رکھے بعد تیسری تکبیر کے ہاتھ باندھ کے قرأت پڑھے اور رکعت پوری کرکے دوسری رکعت کی بھی قرأت تمام کرکے تین تکبیریں بدستور سابق کہکے چوتھی تکبیر رکوع کی کہے اور نماز پوری کرے بعد اسکے دو خطبے پڑھے اور خطبہ میں احکام صدقہ فطر کے بیان کرے اور اگر عید قربان ہو تو قربانی کے احکام بیان کرے **مسئلہ** نماز عید اور نماز جنازہ جب ایکوقت میں پڑھنے کی ضرورت ہو تو نماز عید کو مقدم کرے اسی طرح نماز کسوف پر بھی نماز عید مقدم کیجائے۔ **مسئلہ** نماز جنازہ مقدم کیجائے عید کے خطبے اور مغرب کی سنتوں پر **مسئلہ** عید الفطر کے دن مستحب ہو نماز سے پہلے کوئی شیرینی کھانا اور غسل کرکے عمدہ پوشاک پہننا اور خوشبو لگانا اور گھر سے نکلنے کے قبل فطرہ ادا کرنا **مسئلہ** عید کی نماز کے لئے عید گاہ میں جانا سنت ہے اگرچہ جامع مسجد بہت بڑی موجود ہو **مسئلہ** راہ میں تکبیر کہتے ہوے جانا مستحب ہے یعنی عید کی نماز کو جائے تو راستے میں تکبیر کہتا جائے **مسئلہ** عید کی نماز کے پہلے اور پیچھے عیدگاہ میں نفل نہ پڑھے لیکن عوام کو نہ روکے کہ انکو رغبت نیکیوں میں کم ہے **مسئلہ** عید قربان کے دن مستحب ہے کہ کھانا نمیں نماز عید تک تاخیر کرے **مسئلہ** ماہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ صبح کی نماز کے بعد سے تیرہویں کی عصر تک تکبیر تشریق کہنا واجب ہے ہر نمازی پر مرد ہو خواہ عورت مسافر ہو یا مقیم تکبیر یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ **مسئلہ** جب سورج میں گہن لگے تو اُسوقت امام جمعہ کو چاہیئے کہ دو رکعت نماز لوگونکے ساتھ پڑھے اور اس نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہو بلکہ فقط اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کے لفظ سے ندا کرادے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں اور بعد نماز کے بیٹھا دعا کرتا رہے اور لوگ آمین کہتے رہیں اس حد تک کہ آفتاب صاف و روشن

ہوجائے مسئلہ چاند گہن کے وقت اور آندہی چلنے کے وقت رات کو ہو یا دن کو
اور بوقت سخت تاریکی کے دن کو اور تیز روشنی ہوجانے کے رات کو اور بیماریوں کی کثرت
کے وقت اور دشمنوں سے گھبراہٹ اور خوف کے وقت دو رکعت نماز اپنے گھر میں
تنہا پڑہے اور دعا کرتا رہے مسئلہ جب گناہوں کی شامت سے خشک سالی ہو
پانی نہ برسے تو امام کو چاہیئے کہ فقط مسلمانونکو لیکے جنگل میں جاوے اور بطور عید کے نماز پڑہے
بعد اسکے سب لوگ دعا و استغفار کرتے رہیں یہ عمل تین روز کرنا چاہیئے مسئلہ جسوقت دشمن
یا درندے کا خوف ہو یا اژدہا یا آتش زدگی ہو تو امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کے دو حصے کرے
ایک حصہ لوگونکا دشمن کے مقابلہ میں رکھے اور دوسرے کے ساتھ نصف نماز فجر اور ظہر اور عصر
اور عشا کی ادا کرے اور مغرب ہو تو دو رکعت انکے ساتھ پڑہے پھر یہ حصہ دشمن کے مقابلہ
میں جائے اور وہ حصہ جو دشمن کے سامنے تہا امام کے پیچھے آدہی نماز سوا مغرب کے پڑہے
اور مغرب ہو تو ایک رکعت باقی پڑہے پس اب امام تو فارغ ہو اسلام پھیرے اور پہلا فرقہ جسنے
آدہی نماز امام کے ساتھ پڑہی تہی وہ اپنی نماز کی جگہ آئے اور باقی کو پورا کرے اور دوسرا
فرقہ جو پہلی نماز میں شریک تہا وہ اسوقت میں دشمن کے مقابل رہے پس جب پہلا فارغ
ہو تو وہ دشمن کے مقابلہ میں جائے اور دوسرا فرقہ باقی کو تمام کرے مسئلہ جنازے کی
نماز فرض کفایہ ہے فرض کفایہ اسے کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسے نہ ادا کرے تو تمام قوم گناہگار
ہو اور بعض کے ادا سے سب بری الذمہ ہوجائیں یہ نماز فقط چار تکبیریں بغیر رکوع و سجود کے
ہیں پہلی تکبیر کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ
ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑہے اور دوسری تکبیر کے بعد درود اور تیسری کے بعد
دعائے ماثورہ پڑہے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَ
ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔ اگر عورت میت ہو تو اَجْرَهَا و بَعْدَهَا کہے
اور اگر میت بچہ ہو تو بعد دعاء بالغین کے یہ زیادہ کرے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّذُخْرًا وَّ
اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اس دعا میں ہی درصورت لڑکی ہونے میت کے اِجْعَلْهَا

اور شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً کہے اور چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیرے مسئلہ طریقہ دفن
اور کفن کا یہ ہے کہ جب آدمی قریب الموت ہو تو اُسکے منہ کو قبلہ رخ کریں اور دہنی کروٹ لٹائیں اور
کلمۂ شہادت اس طور پر تلقین کریں کہ خود حاضرین اُسکے پاس باواز پڑہیں تاکہ اُسکے کان میں آواز
پہونچے پھر جب روح اُس کی قبض ہوجائے تو آنکھیں اور منہ اُسکا بند کریں اور کپڑے اتار کے
تختہ پر لٹائیں اور ناف سے زانو تک ڈہانکیں کہ مُردے کے اُن اعضا کو دیکھنا ممنوع ہے پھر وضو
کرائیں بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے اور اگر میت جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں
مری ہو تو مضمضہ اور استنشاق بالاتفاق کرائیں اور اگر ایسی حالت میت کی نہو تو تر کپڑے سے
اُسکا منہ اور ناک کے نتھنے صاف کئے جائیں اُسکے غسل کے پانی میں بیری کے پتے یا
اور کوئی میل چھاٹنے والی چیز ڈال کے جوش دیں اور اُسکے سر اور ڈاڑہی کو گل خیرو وغیرہ سے
دہوئیں اور پہلے اُسکو بائیں کروٹ لٹائیں اور دہنی طرف سے پانی بہائیں بعد اسکے دہنے
بازو پر لٹائیں اور بائیں جانب دہوئیں بعد اسکے میت کو بٹہا کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں جو کچھ
پائخانے کی راہ سے نکلے صاف کریں اور بالوں میں کنگھی نکریں ۔ اور ناخن اور بال نہ تراشیں کہ
کہ یہ سب مکروہ تحریمی ہے تین بار بدن کو دہوئیں مگر تیسری بار پانی میں کافور ملاکے دہوئیں
جب غسل سے فراغت ہو بدن کو رومال یا کپڑے سے خشک کریں بعد اسکے کفن پنہائیں
مردوں کے لئے کفن میں سنت تین کپڑے ہیں پہلا تہبند کہ وہ چادر ہے سر سے قدم تک ۔
دوسرا قمیص یعنی کفنی گردن سے قدم تک اسکا گریبان شانے کی طرف ہو تیسرا لفافہ کہ وہ بھی
چادر ہے تہبند سے زیادہ لمبی ۔ اور عورتوں کے لئے سنت کفن میں پانچ کپڑے ہیں کفنی تہبند
خمار یعنے دامنی کہ اسکا عرض ایک بالشت ہو اور طول تین ہاتھ کہ سر کے بال اُس میں لپیٹ
کے سینہ پر رکہیں چوتہا لفافہ پانچواں ایک پارچہ جس سے انکا سینہ بندہائیں عرض اُسکا میت کی بغل
سے زانو تک ہو اور طول تین ہاتھ ہو سینہ بند کو دونوں چادروں کے بیچ میں رکھنا اولی ہے
اور کفنی کو اوپر اوڑہنی جس میں بال لپیٹ کر رکہیں اسکے اوپر وہ چادر جسے تہبند کہتے ہیں اسکے اوپر
لفافہ یعنی بڑی چادر اور کفن کو تین دہجیوں سے باندہیں ایک سے سر کی طرف کا سرا دوسرے سے
کمر تیسرے سے قدم اور جس طرح نماز میں پہلے بایاں ہاتھ رکھ کے اُسکے اوپر دہنا ہاتھ رکھتے

ہیں اسی طرح کفن کا بایاں حصہ پہلے میت پر ڈالیں اُسکے اوپر دہنی طرف کا کپڑا ڈالیں اور دفن کرتے وقت قبلہ کیطرف سے قبر میں رکھیں حنفیہ کے نزدیک لحد بہتر ہے شق سے لحد کہتے ہیں بغلی کو اور شق کہتے ہیں صندوقی کو قبر میں میت کے مُنہ کو قبلے کی طرف کردیں اور گرہ کفن کی کھولدیں بعد اسکے کچی اینٹوں سے اُسے بند کر کے مٹی اوپر سے ڈالیں اور قبر کو مُربع یعنے چوکونہ بنائیں بلکہ مثل کوہان شتر کے بنائیں اور خام رکھیں پختہ نہ کریں ہمارے سردار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر شریف بہی خام ہے **مسئلہ** شہید کو بغیر نہلائے اُسی کے خون بہرے کپڑوں میں نماز جنازہ پڑہ کے دفن کرنا چاہئے شہید اُسے کہتے ہیں جسے معرکے میں کفار نے قتل کیا ہو یا باغیوں یا رہزنوں نے یا کسی مسلمان نے ظلم سے مارا ہو اور اُسکے مرنے میں دیر نہوئی ہو یعنے معرکہ سے اُسکو دوسری جگہ نہ لے گئے ہوں اور باغی اور راہزن اگر قتل کیا جائے تو اُسے نہ نہلائیں نہ اُسپر نماز پڑہیں **مسائل زکوۃ کے**

مسئلہ مالدار پر اللہ سبحانہ کا ایک فرض بہ نسبت فقیر کے زیادہ ہے اور وہ زکوۃ ہے۔ قرآن شریف میں بہت سے مقاموں میں اسکا حکم وارد ہے اس کی فرضیت کے لئے چند شرطیں ہیں عاقل ہونا اور بالغ ہونا پس دیوانے اور بچے کے مال میں زکوۃ واجب نہیں نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے اور آزاد ہونا پس غلام مکاتب کے مال میں زکوۃ واجب نہیں اور مالک نصاب ہونا وہ دو سو درم ہے چاندی میں اور بیس مثقال ہے سونے میں اور نصاب کا زائد ہونا حاجت اصلی سے اور فارغ ہونا قرض سے اور نامی ہونا یعنے بڑہنے والا ہونا مال نصاب کا حقیقۃً یا حکماً زیادتی حقیقی درصورت تجارت کے ہے اور زیادتی حکمی نقد روپے اور سونے میں اور چاندی سونے کے زیور اور برتن میں ہے حوائج اصلی مکان سکونت کا اور لباس وغیرہ اور گھوڑا سواری کا اور ہتیار استعمال کے ہیں پس جس نصاب میں یہ شرطیں پائی جائیں اور سال اُسپر گذرے تو چالیسواں حصہ اُس میں سے للہ دے اور جسقدر نصاب سے زیادہ ہو اُس میں سے بہی چالیسں میں ایک دیوے اور دیتے وقت یا جدا کرتے وقت نیت لازم ہے اور وہ جانور مویشی یعنے بکری بہیڑ گائے بہینس جو چہ مہینے سے زائد جنگل میں چرتے ہوں اور وہ بقصد نسل اور گہی اور دودہ لینے کے رکھے ہوں

تو اُن میں بھی زکوۃ واجب ہے اس کی تفصیل یہ ہے چالیس[۴۰] بکریاں یا بھیڑیں ہوں تو اُن میں
سے سال بھر میں ایک دے جب ایکسو اکیس[۱۲۱] ہوں تو دو دے اور دو سو ایک ہوں تو تین
دے اور چار سو[۴۰۰] میں چار دے بعد اسکے ہر سیکڑے میں ایک بکری زیادہ کرتا جائے۔ اور
گائیں بھینسیں جب تیس ہوں تو ایک بچہ برس روز کا جسکو تبیع کہتے ہیں دیوے اور چالیس[۴۰]
میں دو برس کا بچہ جسے مُسِن کہتے ہیں دیوے اور ساٹھ[۶۰] میں دو تبیع دیوے ستر میں ایک
تبیع ایک مُسِن دیوے اسّی[۸۰] میں دو مُسِن بعد اسکے اسی حساب سے ہر تیس[۳۰] عدد میں ایک تبیع اور
ہر چالیس میں ایک مُسِن دیتے رہیں اور اونٹ ہر پانچ عدد میں ایک بکری اور جب پچیس ہوں تو
برس روز کا مادہ بچہ جسے بنت مخاض کہتے ہیں دیں اور چھتیس[۳۶] اونٹ میں دو برس کا مادہ بچہ جسے بنت
لبون کہتے ہیں دیں اور چھیالیس اونٹ ہوں تو تین برس کا مادہ بچہ جسکا نام حقہ ہے دیں اور جب اکسٹھ[۶۱]
اونٹ ہوں تو ایک مادہ بچہ چار سالہ جسکو پانچواں سال لگا ہو دیں اور یہ قید جتنی عمریں ہمنے لکھیں
سب میں معتبر ہے یعنی برس کا لفظ جہاں لکھا ہو وہاں سمجھنا چاہئے کہ دوسرا برس اُسے لگا ہو
علیٰ ہذا القیاس اور چھہتر اونٹ میں دو بنت لبون اور اکانوے دو حقے ایکسو بیس[۱۲۰] عدد تک
بعد اسکے از سر نو زکوۃ کا حساب کیا جاوے یعنے دو حقوں کے ساتھ ہر پانچ عدد میں ایک بکری دیجاوے
یعنی جب ایکسو پچیس[۱۲۵] ہوں تو دو حقے اور ایک بکری دے اور علیٰ ہذا پھر جب ایکسو پینتالیس[۱۴۵] ہوں تو
دو حقے اور ایک بنت مخاض دیں اور ایکسو پچاس[۱۵۰] میں تین حقے بعد اسکے ہر پانچ میں ایک بکری پھر جب ایکسو
پچھتر[۱۷۵] ہوں تو تین حقے ایک بنت مخاض اور ایکسو چھیاسی[۱۸۶] میں تین حقے ایک بنت لبون اور ایکسو چھیانوے[۱۹۶]
میں چار حقے دو سو تک بعد اسکے ہمیشہ اسی حساب سے دیتے رہیں گو کتنے ہی زیادہ ہو جاویں۔
مثلاً جب دو سو پر پانچ اونٹ زیادہ ہوں تو زکوۃ میں ایک بکری چار حقوں کے ساتھ زیادہ کیجائے اور دو سو دس[۲۱۰]
میں دو بکریاں معہ چار حقوں کے اسیطرح ہر پانچ پر ایک بکری بڑہاتے جاویں جب دو سو پچیس[۲۲۵] ہوں
تو چار حقوں کے ساتھ بنت مخاض اور دو سو چھتیس[۲۳۶] میں بنت لبون معہ چار حقوں کے اور دو سو چھیالیس[۲۴۶] میں پانچ
حقے دو سو پچاس[۲۵۰] تک الحاصل جو حساب ڈیڑھ سو[۱۵۰] کے بعد سے دو سو تک تھا ی طرز دو سو سے ڈھائی سو تک
اور ڈھائی سو سے تین سو تک ہے ایسا ہی ہزاروں تک ہر پچاس[۵۰] میں ایک حقہ زیادہ ہوتا جائے
اور گدہے خچر گھوڑے میں زکوۃ نہیں ہے اسی طرح بکری اور اونٹ اور گائے کے بچوں میں جنکے

ساتھ بڑے جانور نہوں فقط بچے ہی ہوں زکوٰۃ نہیں ہے تفصیل زکوٰۃ سوائم کی ہے اگر یہ مواشی
مذکورہ بنیت تجارت کے پالے گئے ہوں تو تجارت کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی چالیسواں
حصہ ہر سال ہی اور وہ مواشی جنکو گھر پر گھاس چارہ دیا جاتا ہو اُن میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے مگر اُسوقت کہ
تجارت کی نیت سے پالے جائیں **مسئلہ** صدقہ فطر کا واجب ہے اُس آزاد مسلمان پر جسکے پاس اتنا مال
ہو کہ اسمیں زکوٰۃ واجب ہوسکے اگرچہ وہ مال نامی یعنے بڑھنے والا نہو اور فاضل ہو حاجت اصلی
سے پس ایسے شخص پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں اور غلام اور لونڈی
ہر ایک کی طرف سے ادھا صاع گیہوں صدقہ فطر کا دے اور اگر گیہوں نہوں تو ایک صاع جوار
وغیرہ کا دے اور سو رتی سیر کے حساب سے ہر ایک کی طرف سے پونے پانسیر گیہوں احتیاطاً دے
اور جوار یا جرے وغیرہ سے ساڑھے نو سیر دے عید الفطر کی صبح کو نماز سے پہلے اسکا ادا کرنا بہتر ہے
اور اگر ایک دو روز پہلے دیدے تو بھی جایز ہے **مسئلہ** مستحق زکوٰۃ کے فقیر اور مسکین اور عامل زکوٰۃ
اور مکاتب یعنی وہ غلام جسکی آزادی مالک نے ادا سے مال معین پر موقوف رکھی ہو اور قرضدار اور
غازی ہیں اور وہ مسافر جو اپنے مال سے دور پڑے ہوں اور راہ خرچ کے محتاج ہوں **فائدہ** فقیر
وہ شخص ہے جسکے پاس مال نصاب نہو گو دس بیس روپے کا مالک ہو مسکین وہ جسکے پاس
ایک روز کا قوت نہو عامل زکوٰۃ وہ جسکو حاکم نے مال زکوٰۃ جمع کرنیکے لئے معین کیا ہو اسکو حق السعی
مال زکوٰۃ میں سے دیا جاویگا اگرچہ توانگر ہو **مسئلہ** زکوٰۃ اپنے اصول یعنی ماں باپ دادا دادی وغیرہ کو دینا
درست نہیں ہے ایسا ہی اپنی فروع یعنی اولاد بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ نہ دے
اور میاں اپنی بی بی کو اور بی بی اپنے میاں کو نہ دے اور اسی طرح اپنے غلام کو اور بنی ہاشم کو
اور اُنکے غلاموں کو اگرچہ آزاد ہوگئے ہوں زکوٰۃ دینا درست نہیں اور تعمیر مسجد اور کفن میت اور دین
میت میں بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے ایسا کافر ذمی کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں البتہ صدقہ فطر ذمی
کو دینا درست ہے **مسائل روزوں کے** روزہ نام ہے ترک کرنے کھانے پینے اور
جماع کا صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک ساتھ نیت کے فرض ہوتا ہے روزہ رمضان کا
چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس گذرنے سے **مسئلہ** رمضان کا فرض روزہ اور نذر معین
کا روزہ (مثلاً کسی نے یوں کہا ہو کہ میرا مسافر جب آئیگا یا بیمار صحت پائیگا تو اسکے بعد جو پہلا رجب ہوگا

اُس کی پہلی تاریخ سے تیسری تک میں روزہ رکھونگا مینے یہ منت مانی ہے) ایسا ہی نفل کا روزہ یہ تینوں
قسم کے روزے جب ادا ہوتے ہیں کہ رات سے نیت کرے یا ضحوۂ کبریٰ سے پہلے اور ضحوۂ کبریٰ
سے مراد آدھا دن شرعی ہے اور شرعی دن صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے پس نصف روز شرعی
پورا ہونے سے پہلے نیت کرے اور سوا انکے قضا کا روزہ اور کفارہ اور نذر غیر معین کا روزہ یہ سب
جبتک رات سے نیت نہ کریگا ادا نہونگے مسئلہ روزہ دار اگر بھولے سے کھائے یا پیئے یا جماع
کرے یا سہواً پچھنے لگائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر دانستہ کھائے پیئے یا جماع کرے تو قضا کرے
اور کفارہ دے کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو ماہ پے درپے روزے رکھے یا ساٹھ
مسکینوں کو دو وقتہ شکم سیر کھانا کھلائے ایک روز میں اور جو کی روٹی کے ساتھ نانخورش ضرور ہے
گیہونکی روٹی کے لئے سالن واجب نہیں اور اگر ساٹھ مسکینوں کو بقدر صدقۃ الفطر کے کچا اناج
دیدے تو بھی درست ہے یا ایک مسکین کو دو وقتہ ساٹھ روز کھلائے تو بھی درست ہے اور اگر غلہ صدقہ
فطر کے برابر یا اُس کی قیمت ساٹھ روز تک ایک مسکین کو دے تو بھی درست ہے البتہ اگر ایک
مسکین کو ساٹھ روز کا غلہ یا قیمت اُسکی ایک روز میں دیدے تو کفارہ ساٹھ مسکینوں کا ادا نہوگا بلکہ
ایک مسکین کے حساب میں مجرا ہوگا مسئلہ روزے میں بدن یا بالوں میں تیل ملنا درست ہے۔
مسئلہ اگر مکھی یا مچھر یا غبار بے اختیار حلق میں چلا جاوے تو روزہ نہیں جاتا مسئلہ اگر قے آپسے
منہ بھر کے یا اس سے کم آکے نکل جائے اور پیٹ میں پلٹ کے کچھ نہ جائے تو روزہ فاسد
نہیں ہوتا مسئلہ اگر انگلی یا پر حلق میں ڈالکے دانستہ منہ بھر کے قے کرے تو روزہ بالاتفاق فاسد
ہوگا اگر صایم کو اپنا روزہ یاد ہے مسئلہ صایم نے عمداً تھوڑی قے کی یعنی منہ بھر کے نہیں کی اور اُس
میں سے کچھ بھی پلٹ کے پیٹ میں نہیں گیا تو روزہ بقول ابو یوسف رح کے نہیں ٹوٹا مسئلہ
اگر قے خود بخود آ گئے منہ بھر کے ہو یا کم اور بے اختیار پلٹ کے پیٹ میں چلی جائے تو روزہ
نہیں ٹوٹتا اور اگر اس قے میں سے قدرے بقدر چنے کے یا اس سے زیادہ جان
بوجھ کے حلق میں اُتار جائے تو دیکھینگے کہ وہ قے جو آئی تھی اگر منہ بھر کے تھی تو روزہ
بالاتفاق فاسد ہوگا اور اگر کم تھی تو روزہ بر مذہب مختار فاسد نہوگا خواہ ساری قے کو نگل گیا
ہو یا بعض کو اور پہلی صورت میں کفارہ لازم نہیں آتا۔ جاننا چاہیے کہ یہ تفصیل جو خاکسار

نے قے کے بارے میں لکھی ہے کہ جان بوجھ کے قے کرے تو اُسکا حکم اور ہے اور بے
اختیار قے آوے تو اُسکا حکم اور ہے یہ سب اُس صورت میں ہے کہ قے کھانے یا پانی یا صفرا
یا خون کی ہو لیکن اگر قے بلغم کی ہو تو ہر حال میں روزہ نہیں جاتا خواہ آپ سے قے آئے یا دانستہ
کرے منہ بھر کے ہو یا کم **مسئلہ** اگر حقنہ لے یا ناک میں کوئی چیز سڑکے یا کان میں تیل ڈالے
یا کنکر نگلے تو ایسی چیز جسکو انسان نہیں کھاتا یا مکروہ جانتا یا نفرت کرتا ہے تو ان سب صورتوں
میں روزہ جائیگا اور قضا لازم ہے نہ کفارہ **مسئلہ** مسافر اور مریض اور حاملہ اور دودھ پلانیوالی جسکو
روزہ لیسے اپنے بچے کے ہلاک ہوجانے یا بہت دُبلے ہونیکا خوف ہو تو ان لوگونکو روزیکا
ترک کرنا درست ہے لیکن قضا ضرور ہے اور شیخ فانی یعنی ایسا بوڑھا جسے روزہ رکھنے کی طاقت
نہو وہ بھی افطار کرے اور ہر روزہ کے پیچھے ایک مسکین کو دو وقتہ کھانا کھلائے **مسئلہ** اگر
رات سمجھکے کھانا کھایا اور حقیقت میں صبح ہوچکی تھی یا آفتاب کا غروب گمان کرکے افطار کیا اور ہنوز
دن باقی تھا تو ایسی صورت میں قضا واجب ہے نہ کفارہ **مسئلہ** سال کے پانچ دنوں میں روزہ
رکھنا حرام ہے ایک عید الفطر کا روزہ اور چار روز عید قربان کے یعنے دسویں سے تیرہویں تک

مسائل اعتکاف کے شرع میں اعتکاف کے معنے ٹھیرنا مذکر کا (گو لڑکا عاقل ہی ہو) مسجد
جماعت میں ہے یعنے اُس مسجد میں جس میں امام اور موذن ہو خواہ نماز پنجگانہ اُس میں لوگ پڑھتے
ہوں یا نہ ٹھیرنا عورت کا اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے **مسئلہ** عشرہ اخیرہ رمضان
میں اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے کہ بعض کے کرنے سے اوروں کے ذمے سے ساقط
ہوتا ہے **مسئلہ** مدت اعتکاف کی امام محمد کے نزدیک ایکساعت ہے اور امام ابو یوسفؒ
کے نزدیک اکثر دن ہے اور امام اعظم کے نزدیک ایک دن ہے **فائدہ** اعتکاف کی تین قسمیں ہیں
ایک واجب ہے بسبب نذر کرنے کے اپنی زبان سے اور بسبب شروع کرنے کے
دوسرے سنت موکدہ کفایہ جو اوپر گذرا تیسرے مستحب جو اور زمانوں میں ہو سوا ہر دو قسم مذکور کے
پس پہلی قسم کی شرط روزہ ہے یعنے بدون روزے کے اعتکاف قسم اول صحیح نہوگا **مسئلہ**
بغیر ضرورت طبعی یا شرعی کے معتکف کو مسجد سے باہر نکلنا درست نہیں۔ ضرورت طبعی مثل
پیشاب پاخانے اور غسل کے ہے اگر احتلام ہوجائے اور ضرورت شرعی جیسے نماز جمعہ

کے لئے مسجد جامع میں جانا پس اگر بے ضرورت مسجد سے باہر جائیگا یا عورت سے بوس و کنار کریگا تو اعتکاف
فاسد ہوگا اور بلا ضرورت مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف کا فاسد ہونا امام صاحبؒ کے نزدیک ہی
اور صاحبینؒ کے جب تک اکثر روز مسجد سے باہر نہ رہیگا فاسد نہوگا مثلاً اگر بارہ گھنٹے کا دن ہے تو سات
گھنٹے باہر رہنے سے اعتکاف فاسد ہوگا ورنہ تین چار گھنٹے باہر رہنے سے فاسد ہوگا پس صاحبین کے
قول میں اس باب میں گنجایش اور تخفیف زیادہ ہے **مسائل حج کے** کعبہ معظمہ کا حج عمر بھر میں
ایکبار فرض ہے جب چند شرطیں پائی جائیں۔ اسلام عقل بلوغ آزادی حج کی فرضیت کا جاننا قدرت زاد
و راحلہ تندرستی خرچ اُن لوگوں کا جنکا نفقہ اسپر فرض ہے گھر واپس آنے تک امن راہ عورت کیلئے
شوہر یا محرم کا نکلنا **فائدہ** محرم وہ شخص ہے جسکو اس عورت سے نکاح کرنا ہمیشہ حرام ہو جیسے انکا
بھائی چچا باپ۔ وغیرہ محرم کو عاقل بالغ یا مراہق یعنے قریب البلوغ اور صالح نیکبخت ہونا چاہیے۔
حج کے فرض تین ہیں پہلا احرام باندھنا دوسرا وقوف عرفات اسکے خاص وقت میں تیسرا
اکثر طواف زیارت یعنی چار شوط طواف زیارت کے دسویں ذیحجہ سے آخر عمر تک **واجبات حج** کے وقوف
مزدلفہ السعی بین الصفا والمروہ یعنے صفا و مروہ کے درمیان میں چلنا کنکریاں مارنا تینوں جمرات کو
طواف صدر یعنی رخصت کا طواف آفاقی کو جو کہ معظمہ سے باہر کا رہنے والا ہو بشرطیکہ زن حائض نہو اور
اگر حیض کی حالت میں ہوگی تو یہ طواف معاف ہے سر منڈانا یا بال کتروانا احرام کا شروع
میقات سے اسکا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اہل ہند کا جہاز جب یلملم کے مقابل پہونچے تو
حاجی کو چاہئے کہ غسل کرے اگر غسل نکرے تو فقط وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ کے
سیے ہوئے کپڑے اتارے اور بقصد عمرہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا
لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ کہے اور اگر حج کا احرام باندھنا مقصود ہو تو لفظ عمرہ
کے بدلے حج کا لفظ کہے اور جو دونوں مقصود ہوں تو یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ۔ بعد اس کے
پورا تلبیہ کہتا رہے وہ یہ ہے لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔ دراز کرنا وقوف عرفات کا
غروب آفتاب تک اگر دن میں وقوف کیا ہو شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے طواف

اپنی وہنی طرف سے کرنا۔ طواف اپنے پاؤں سے چلکے کرنا طواف میں طاہر ہونا طواف
میں طاہر ہونا طواف میں شرمگاہ کا ڈہکنا سعی کو صفا سے شروع کرنا سعی میں اپنے پاؤں
سے چلنا اگر کچھ عذر نہو قارن یا متمتع کو بکری یا بہیڑ ذبح کرنا ہر طواف کے پیچھے دو رکعت
نماز پڑہنا نگاہ رکہنا ترتیب کا کنکریاں مارنے اور سر منڈانے میں اور ذبح میں نحر کے
دن طواف الزیارة کو ایام نحر میں سے کسی دن ادا کرنا ترک کرنا ممنوعات غیر مفسدہ کا جیسے سیے
ہوے کپڑے کا پہننا احرام کی حالت میں ترک کرے **قاعدہ کلیہ** واجبات حج کے دریافت
کرنیکا یہ ہے کہ جس فعل کے ترک کرنے سے ذبح کرنا واجب ہو وہی فعل واجب ہے **فائدہ**
ممنوعات حج کی دو قسم ہیں ایک وہ جو اپنی ذات سے متعلق ہوں وہ چہ ہیں جماع کرنا اور سر
منڈانا اور ناخن کاٹنا اور خوشبو لگانا اور سر اور چہرے کو ڈہکنا اور سیا ہوا کپڑا پہننا اور دوسری
قسم وہ ہے جو اپنی ذات کے سوا غیر سے متعلق ہو۔ جیسے شکار کرنا حل و حرم میں اور حرم
کے درخت کاٹنا **سنن حج کے** طواف قدوم رمل کرنا طواف قدوم میں یعنے جلد جلد چلنا
نزدیک نزدیک قدم رکہکر اور دونوں مونڈہونکو ہلا کر جیسے جوان مرد پہلوان صف جنگ
میں اکڑتے ہیں اسطرح سے اکڑنا فقط تین شوط میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے وقت دو
سبز میناروں کے درمیان دوڑنا ایام نحر میں رات کو منا میں رہنا نویں ذی الحجہ کو منا سے بعد طلوع آفتاب کے
عرفات کو روانہ ہونا مزدلفہ سے منا کی طرف قبل طلوع آفتاب کے چلنا دسویں شب کو مزدلفہ میں
ٹہرنا جمرات ثلاثہ کے کنکریاں مارنے میں ترتیب کا نگاہ رکہنا **مواقیت احرام** یعنے وہ مواضع
جنسے بدون احرام کے گذرنا مکہ معظمہ کے جانے والیکو درست نہیں **ذو الحلیفہ** یہ اہل مدینہ
منورہ کا میقات ہے اور جبکا گذر اسپر سے ہو **ذات عرق** یہ عراقیوں کا میقات ہے **جحفہ**
شامیوں کا ہے اور **قرن المنازل** اہل نجد کے لئے ہے **یلملم**۔ اہل یمن اور ہندو غیرہ کا ہے۔
فائدہ حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں ایک **قران** وہ یہ ہے کہ احرام کے وقت حج اور عمرہ دونوں کی
نیت کرے اور مکہ معظمہ پہونچکے پہلے طواف اور سعی عمرے کی کرے اور سر نہ منڈائے اور اس
طواف میں رمل مذکور کرے پہر حج کے وقت طواف القدوم کرے اور سعی چاہے حج سے
پہلے طواف القدوم کے بعد کرے چاہے طواف الافاضہ کے بعد کرے اور یہ شخص عمرہ کرکے

السنة (٢)

العدد (٢)

البيان

مجلة علمية اخبارية تاريخية سياسية

تصدر مرة في الشهر



منشئها

عبد الله العمادي

تحت إدارة الفاضل الاسنى حضرة المولى الشيخ عبد العلي المدراسي

صاحب الامتياز جناب القارئ عبد الولي

بدل الاشتراك

عن سنة ثلاث روبيات في الهند و ٣ شلينا في الخارج

العنوان: إدارة البيان بلكنو — الهند

فہرست مضامین

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

شوال سنة ١٣٢٦ للهجرة النبوية

التعليم في بلاد الافغان

منذ استوى جلالة الملك حبيب الله خان على عرش الافغان لا يزال يسعى لنشر المعارف والعلوم والصنائع بين الافغانيين وجمع كلمتهم وتوطيد الوفاق والاتحاد بينهم واصلاح الادارات وانشاء المعامل وتاسيس معاهد العلم وباكورة اعماله انه انشأ كلية سماها باسمه الكلية الحبيبية دعا لها الاساتذة والمعلمين من الهند

الموتمر التعليمي الاسلامي العام

سينعقد احتفال الموتمر السنوي في اواخر ديسمبر القادم في مدينة امرتسار من اعمال ايالة پنجاب تحت رياسة النواب سليم الله خان امير ڈهاكه فنحن متربصون الى مسلمي پنجاب ما تخرجه ضمائرهم وذخائرهم فقد ازف اوان الاحتفال

ثغر الهند الغربي

كلما تنتهز القبائل المتبربرة من الافغان المتحصنين في اطواد الثغر الغربي غرة من الدولة الانكليزية تغير على المدن والقرى التي هي كائنة على مقربة منهم على التخوم فتقطع الطريق وتقتل الانفس وتنهب الاموال ولكن الدولة تلتفت اليهم بغتة فتؤدبهم لاجل في الايام المنصرمة عن قريب شنوا الغارة على قرية من قرى مدينة پشاور

فقتلوا ناراً واحداً من الحراسة وغصبوا ستة آلاف روبية

مسلمو الهند والأتراك

اجتمع المسلمون في مدينة كلكته ومدراس منتدى عظيم الأهمية واعترضوا على خرق معاهدة برلين وقدموا التشكرات من أعماق أفئدتهم للحكومة البريطانية على الخطة التي سارت عليها في شأن تركيا

المقاطعة التركية

تلقى الهنود مسلموهم ووثنيوهم بالسرور بكل سرور ما صنع العثمانيون في مقاطعتهم النمسا الحرب عن الطرابيش المصنوعة فيها وابقائها تحت ارجلهم ومن المعلوم ان الطربوش الأحمر هو زي الفئة المتنورة بالهند ولكنهم احاطوا علماً بما احدث صنيع النمسة اصبحوا يعتصبون عنها اشد الاعتصاب وقد احتفل المسلمون بمدينة كلكته عاصمة الهند يوم العيد الماضي (٢٧ اكتوبر) واظهروا اعظم احتجاجهم على استبداد ذلك العجوز الهرم الجائر فرنسوا يوسف الذي ظل وجهه مسوداً بعد ما ابيض واستقر ارادان يتبرر فعلته الشنعاء (اغتصاب البوسنة والهرسك) بمنح الحكم النيابي لهما وهيهات ان يغسل خزي هذا السواد ماء وجهه

اذا قل ماء الوجه قل حياؤه ... ولا خير في وجه اذا قل ماؤه

هذا وقد اظهر كل من الشهم الهمام عبد الحسين افندي والنشيط الغيور عزيز الرحمن افندي حماسة محمودة فالقوا طرابيشهم من على رؤوسهم وداسوها تحت ارجلهم فاقتدى القوم بهما واقسموا جهد ايمانهم لا يلبسون بعد اليوم طرابيش من صنع النمسة والمجر وقد اعلنت تنصلاتورنة كما من يومياً ان المسلمين اذا دعتهم الحاجة الى بضاعة عثمانية فعليهم ان يطلبوها من الخواجا محمود فائق وشركائه بالأستانة فانها شركة اسلامية محضة

وليتني ارى سراة المسلمين تأخذهم الحمية فيسعون الى شركة وطنية للطرابيش تغنيهم عن بضائع الأجانب ويحذو حذو المصريين في ذلك لعلهم ناجحون ان شاء الله تعالى

فياليت قومي يعلمون ان المقاطعة في البضاعة عن الأمم الأجانب اول حجر البناء واساس التقدم وعماد العمران

تقرير البوستة الهندية

يظهر من تقرير مصلحة البوستة السنوي انها تتقدم كل سنة خطوتها الى الأمام لا سيما في السنة الحاضرة فانها تقدمت فيها تقدماً باهراً كإلغاء الامتيازات لبائعي التذاكر والبطاقات البريدية في عموم الهند واليوم بالبوستة من العملة نحو ١٨٤٠٠ مستخدماً وقد وزعت ٧٢٢٥٠٠٠٠٠٠ كتاباً و ٧٠٠٠٠٠ جريدة واصبح صميم ارباحها نحو ٢٧٣٠٠٠٠٠ روبية

مساعي الحرية في الهند

عصرنا هذا عصر الحرية والاستقلال للشرق كما كان القرن السابع عشر عصر التقدم والاستقلال للغرب فتحركت الأمة العثمانية وتجاهد الفرس في سبيل الحرية بأنفسهم ونفائسهم ويسعى المصريون للاستقلال سعياً كادوا ان يفوزوا وتنبه الصينيون فسعوا في ما يبقي استقلالهم وحصلوا على الدستور بالأمس واهتم المغرب بأمر تجديد سلطانه

اما الهند فلا تريد مطلق استقلالها من الانجليز ولا جلاءهم عنها ولا تجديد ملكها ولكن شيئاً واحداً وهو البرلمان الذي اصبح مطمح الأنظار للأمم قاطبة ولكن للأسف على البنغاليين حيث يسلكون مسلكاً لا يعرف سالكه ابداً يقذفون القنابل على الانجليز رجالهم ونسائهم ويقتلون انصارهم من انفسهم وقد يقذفون القنابل والمواد المشتعلة في الشوارع ليخافهم الناس ويشددون النكير على الحكومة ويستهدفونها بأفكارهم واقلامهم اما الحكومة فلا تجازيهم الا بالسجن والتغريم والمسلمون الى الآن ساكتون هادئون ينظرون الى الحكومة استعطافاً ولا الحماة شزراً

التمدن الاسلامی

لجرجی افندی زیدان

لو کان لکل طور من اطوار الزمان اسماً مخصوصاً لدعونا الزمان الحاضر بطور التاریخ، فالتاریخ اصبح الآن اسّ حیاة الامة وسجل اعمالها ودعائم مجدها التی لا تبلی فلذلک تری الامم والشعوب تسعی لاعادة مجدها باحیاء تاریخها ولکن یا اسفی علیکم یا معاشر المسلمین حیث عندکم کنز ذهب من التاریخ ولکنکم لا تنتبهون بسبکه فی اسلوب حدیث وصوغه مصاغاً یطابق اذواق الشعوب الراقیة والمتنورین من شبیبتکم الناهضین فیقوم غیرکم فیدوّن تاریخکم فیحسن ویسیء ویدس فیه بعض ما یامره به تعصبه علی الاسلام ویشن الغارة علی التاریخ فیحرف الکلم عن مواضعه ویقول ما قال فی الاسلام وهذا ما فعل المسلمون کانه یحسب ان المسلمین قد شالت نعامتهم فلم یترک الدهر منهم دیاراً وانهم اصبحوا صماً عمیاً لا یفقهون تاریخهم فلیکتب الکاتب ما یشاء لا یسأل عما افسد ولا یؤاخذ علی ما اساء،

الّف حضرة جرجی افندی زیدان صاحب الهلال تاریخ مدنیة المسلمین وحضارتهم خمسة اجزاء لم یغادر فیها شاردة ولا واردة الا قیدها ولا رطباً ولا یابساً الا احاط به فجاء کتابه حاویاً لما لم یحوه کتاب قبله فطار صیته فی المسلمین فتهافتوا علیه تهافت الفراش علی النار فقدروه اکثر من منزلته قدره

تمدن اسلامی

از تالیف جرجی زیدان آفندی

اگر زمانہ کے ہر دور کے لیے کوئی مخصوص نام ہوتا تو موجودہ زمانہ کو ہم تاریخ کا دور کہتے، اسلیے کہ تاریخ آجکل قوم کی زندگی کی بنیاد اور اسکی کارنامون کی روئداد اور اسکی عظمت کا وہ ستون ہے جو کبھی مٹ نہین سکتا اسی لئے تمام قومون کو دیکھتے ہو کہ وہ اپنی عظمت کو اپنی تاریخ کی زندہ کرنے سے پھر قائم کرنیکے لیے کوشان ہین لیکن افسوس ہے تم پر اے مسلمانو! کہ تمہارے پاس تاریخ کا زرین خزانہ ہے لیکن تم کو اسکی فکر نہین کہ اس سونے کو جدید قالب مین ڈھالو تاکہ موجودہ مذاق کے موافق ہو اور متمدن قومین اسکو پسند کرین تمہارا اغیار کھڑے ہوتے ہین اور وہ تمہاری تاریخ مدون کرتے ہین تو اسمین اچھی اور بری ہر قسم کی چیز جمع کر دیتے ہین اور اسمین بعض وہ چیزین بھی ملا دیتے ہین جن کا حکم انکا تعصب دیتا ہے تاریخ کو برباد کرتے ہین تحریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ اسلام کہتا ہے اور یہ مسلمانون کا طرز عمل ہے گویا انکا گمان ہے کہ مسلمان دنیا سے فنا ہو گئے اور زمانہ نے ان مین سے ایک کو بھی نہ چھوڑا یا وہ گونگے بہرے ہین اپنی تاریخ کو نہین سمجھتے پس جسکا جو جی چاہے لکھدے جو اس نے برا کیا اسکا سوال نہوگا اور جو بگاڑا اسکا مواخذہ نہوگا،

جرجی زیدان آفندی اڈیٹر الہلال نے مسلمانون کی تہذیب و تمدن کی تاریخ لکھی جو پانچ جلدون مین ہے جسمین ہر قسم کی باتین جمع کین، اور ہر قسم کے معلومات بھر دیے، اس لیے انکی کتاب تمام پہلی کتابون سے زیادہ جامع ہوئی، اس لیے مسلمانون مین اسکی بڑی شہرت ہوئی، اور اس پر اس طرح گر پڑے جس طرح شمع پر پروانے اور حد سے زیادہ اسکی قدر کی

ونقلوه الى لغاتهم وهم ساهدون بما عملوا كانهم خدموا الامة
العلم واحسنوا صنعا ولا يدرون ما يجر ذلك عليهم من الذنوب والآثام

قرأنا جملة مؤلفات جرجي افندي زيدان وطالعناها
بامعان نظر فوجدنا كل كلمة منها سهما يستهدف افئدة المسلمين
وكل فصل منها قنبلة مدفع اطلق على صرح الاسلام قرأنا
اكثر روايات الهلال فالفينا كلا منها جعبة اكاذيب قصد
بها الحط عن منزلة التمدن الاسلامي والازدراء بتاريخ العرب
جعل ائمة الاسلام وامراءهم ابطال رواياته فشوه
اعمالهم وقبح سيرهم وعرضهم على القراء بصور تسقط
شانهم وتخفض منزلتهم واكثر ما روى الرجل ان هو الا احاديث
مفترى اختلقه من عند نفسه لا يجد له عروة توثقه اعتمد
في تاريخه على قصص ملفقة واحاديث مختلقة وضعها
القاصون والدجاجلة من اصاغر الكتاب ليضحكوا بها
الناس ويشغلوا ايام عطلتهم امثال كتاب الاعلام بما وقع
للبرامكة مع بني العباس للاتليدي والمستطرف في كل فن
مستطرف لشهاب الدين الابشيهي وحياة الحيوان للدميري
وعجائب المخلوقات للقزويني والاغاني للاصفهاني كما ذكرها
في مصادره في تمهيد مجلده الاول

قال في بعض رواياته واظنه فتاة غسان
ان محمدا صلى الله عليه وسلم كان عالما بالتوراة والانجيل
اخذ من بحيرا الشامي وقال في علي انه كان ممسكا شحيحا

اور اپنی زبانون مین اسکے ترجمے کیے اور وہ غرور سے خوش ہین گویا اُنھون نے
قوم اور ملک کی خدمت کی اور کوئی اچھا کام کیا اور نہین جانتے کہ اُنکے ہاتھون نے کیا گناہ کیا

ہمنے جرجی زیدان کی کل تصنیفات پڑھی ہین اور غور سے دیکھا ہو اُسکا ہر
لفظ ایک تیر ہوتا ہو جو مسلمانون کے دل مین لگتا ہو اور اُسکا ہر باب اسلام کی عمارت
کیلئے تفنگ ہو ہم نے ہلال کے اکثر ناول پڑھے اُنمین سے ہر ایک کو جھوٹے
قصون کا ترکش پایا جس سے اُسکا مقصد تمدن اسلامی کی تحقیر ہو اور تاریخ عرب
کی تذلیل ہو اسلامی ائمہ اور سلاطین اُسکے ناول کے ہیرو ہین، اُنکے کارنامون
کو اُس نے قبیح بناکر کے دکھایا اُنکی لائق کو داغدار کر دیا اور اُنکو ناظرین کے
سامنے ایسی صورتون مین پیش کیا جو اُنکی شان کو کم کرنے والی اور اُنکے
مرتبہ کو پست کرنے والی ہین، جو کچھ اُس نے لکھا ہو وہ افترا ہے محض
اور اپنے دل سے گڑھی ہوئی باتین ہین جنکی اُسکے پاس کوئی تاریخی سند
ہی اُس نے اپنی تاریخ مین ایسے جھوٹے قصے اور افسانون پر اعتماد کیا ہو
جنکو واضعین اور داستان گویون نے اس لئے وضع کئے تھے تاکہ لوگونکو
ہنسائین اور اُنکے فرصت کے اوقات بھر دین، جیسے کتاب الاعلام بما وقع
للبرامکہ مع بنی العباس، مستطرف فی کل فن مستطرف حیاۃ الحیوان علامہ
دمیری عجائب المخلوقات قزوینی اغانی اصفہانی، جیساکہ اُس نے
جلد اول کی تمہید مین اپنی تصنیف کے ماخذ کے بیان
مین لکھا ہو،

اُس نے اپنے بعض ناولون مین لکھا ہو شاید وہ فتاۃ
غسان ہو کہ محمد صلعم توراۃ انجیل پڑھے ہوے تھے بحیرہ شامی
سے پڑھا تھا حضرت علی کے بارہ مین کہا ہو کہ وہ بخیل تھے

وقال في القرآن ان طائفة من المسلمين تقول بخلقه وتعتقد بذلك
انه غير منزل من الله تعالى . وتكلم على اهل الذمة في عهد الدولة
العباسية فقال انهم كانوا مهضومي الحقوق اذلاء مظلومين
وقال في الحسين ان العرب يبغضونه والعجم يحبونه وقال ان المرأة
قد سقطت منزلتها في الاسلام وقال ان المسلمين لم يبدعوا شيئا
وانما بنوا امرهم على انقاض اليونان والرومان
اني كنت منذ برهة من الدهر عازما على نقد الكتاب ولكن
ما تيسر لي ذلك لعوائق شتى وقد ازمع حضرة العلامة المؤرخ
الشهير شبلي النعماني انتقاده مرارا ولكن حيث لم يكن في وقته
سعة تناسب او تصلح لمثل ذلك اخر العمل وهو عازم على نقده فيما بعد
وكنا متعجبين من غيرة اخواننا اهالي مصر انهم
كيف يحملون الضيم ويكظمون الغيظ ويغضون ابصارهم
من امثال هؤلاء المفترين حتى اتى فضيلة الاستاذ كتاب
من حضرة الدكتور محمود لبيب المصري القاطن الان ببرلين
عاصمة المانيا طلب كتاب الالات الروحانية فاجاب حضرة الاستاذ
بكتاب قال فيه اثناء كلامه على كتاب التمدن الاسلامي
لجرجي زيدان "فيه من الدسائس الكثيرة واهم
ما قصد بها الحط عن شان العرب ورفع منار العجم"
فاتاه كتاب ثان من حضرة الدكتور وصف فيه
كتاب التمدن الاسلامي احسن وصف وانتقد عليه
اصدق تنقيد فاحببنا نشره ليكون المسلمون

قرآن کے بارے میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کا ایک گروہ اُس قرآن کو مخلوق
کہتا ہے یعنی یہ نہیں مانتا کہ خدا کے ہاں سے اُترا ہے، دولت عباسیہ کے
زمانہ میں ذمیوں کے حال میں لکھا ہے کہ اُنکے حقوق کچھ نہ تھے ذلیل تھے مظلوم تھے،
حضرت امام حسین کے بارہ میں لکھا ہے کہ عرب اُنسے بغض رکھتا ہے اور عجم اُنسے محبت کرتا
ہے اور کہتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کا مرتبہ گھٹا دیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ مسلمانوں نے کوئی نئی بات نہیں
پیدا کی بلکہ اُنکی دیوار تمدن یونان اور روم کے نشان پر کھڑی ہوئی ہے،
میں ایک مدت سے اس کتاب پر ریویو لکھنے کی فکر میں تھا لیکن
اب تک چند در چند وجوہ سے اسکا موقع نملا، علامہ شبلی نعمانی نے
بھی اسکا بار بار ارادہ کیا کہ اسپر ایک بسیط ریویو لکھیں لیکن چونکہ
حضرت الاستاذ کے اوقات فرصت کم ہیں اسلئے ابتک یہ کام نہوا اور ابتک اُنکا ارادہ ہے
لیکن ہمکو تعجب اپنے مصری بھائیوں کی قومی غیرت پر تھا کہ وہ کیونکر
یہ ذلت اُٹھاتے ہیں اور ایسی افترا پردازیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں
اور اپنا غصہ پاتے ہیں لیکن اتفاق سے جب علامہ موصوف کے پاس ڈاکٹر
محمود لبیب مصری حال مقیم برلین دار السلطنت جرمنی کا ایک خط آیا جسمیں
اُنھوں نے مولانا سے کتاب "آلات روحانیہ" طلب کی تھی، مولانا نے
جس خط میں اُسکا جواب دیا اُس میں تمدن اسلامی کے متعلق یہ لکھدیا
کہ اس میں بہت سی فریب کاریاں ہیں اور جرجی زیدان کا اس سے
اصلی مقصد عرب کی تحقیر اور عجم کے مرتبہ کا بڑھانا اور روشن کرنا ہے،
اسکے جواب میں ڈاکٹر محمود کا دوسرا خط آیا جسمیں تمدن اسلامی کی
پوری حقیقت کھولدی ہے، اور اس پر بہت اچھی تنقید کی ہے
ہم اسکا شائع کرنا نہایت ضروری سمجھتے ہیں تاکہ مسلمان

على حذر من كيد صاحب الهلال ويتجنبوا من اخص نفثاته، ويتنبّهوا العثراته، وهفواته فانه عدو في ثياب صديق،

اڈیٹر الہلال کے مکر سے بچین، اور اُسکے بہسلا دینے والے اقوال سے پرہیز کرین اور اُسکی لغزشون سے ہوشیار رہین اس لیے کہ جرجی زیدان دشمن بصورت دوست ہی،

السيد سليمان

معلم العربية بدارالعلوم ندوة العلماء

سید سلیمان

قال بعد الديباجة

" اما بعد فقد تناولت كتابكم الكريم وشكرتكم بكل جوارحي على منحتكم العظيمة واثنيت عليكم بمهجة قلبي على مكرمتكم العالية . وقد بعثت خطابكم الشريف الى صاحب الهلال مرفوقا بكلمات محاو رجوت بها انه يسرع الي بما شملته مونيه من الفضل و الكرم بارسال كتاب "الآلات الروحانية"

صاحب موصوف القاب آداب کے بعد اپنے خط مین تحریر فرماتے ہین :

" آپکا والا نامہ ملا، آپکے احسان عظیم کا اپنے عضو عضو سے شکریہ ادا کیا، اور دل سے آپکی بخشش عالی کی ثنا کی، آپکا گرامی نامہ مین نے اپنے چند الفاظ کے ساتھ اڈیٹر الہلال کو بھیجدیا، جن سے مجھے امید ہی کہ وہ بوجہ اُس عنایت وکرم کے جو اُسکے شامل ہی کتاب آلات روحانیہ کے میرے پاس بھیجنے مین بہت جلدی کرے گا،

• قلتم في سلوك كتابكم الى عبارة عن كتاب التمدن الاسلامي يتخيل لي انكم قرأتموها على لوح صدري . نعم ان فيه من الدسائس الكثيرة . واهم ما قصد بها الحط عن شأن العرب ورفع منار العجم" فلله دركم قد وصفتم الكتاب بتلك العبارة القصيرة وصفا صادقا وحكمتم عليه حكما صحيحا .

آپنے اپنے خط کے ضمن مین کتاب تمدن اسلامی کے متعلق ایک فقرہ لکھا ہی جس سے مجھکو ایسا گمان ہوتا ہی کہ گویا میرے لوح سینہ پر جو بات منقوش تھی وہ آپنے پڑھ لی ہان بیشک اُسمین بہت سی فریبکاریان ہین اور اُس شخص کا اصلی مقصد عربونکی تذلیل شان اور عجمیونکو بڑھانا ہی خدا آپکا بھلا کرے آپنے اس مختصر عبارت مین کتاب کی سچی تعریف بیان کردی اور اسپر آپنے صحیح حکم کیا،

ياسيدي . ان بمصر فئة من الكتاب السوريين القادرين على الانشاء والتاليف تربوا في حضن الامريكا والانجليكا بسوريا . ورضعوا من البان تلك البعثات الدينية تعصبا وحقدا فشبوا

جناب من ! مصر مین شامی اہل قلمون کی جو انشا و تالیف پر اچھی قدرت رکھتے ہین ایک جماعت ہی اُنھون نے انگلستان اور امریکا کے آغوش مین شام مین تربیت پائی ہی، اور مشنریون کے دودھ سے تعصب اور کینہ کی غذا حاصل کی ہے

على بغض الشرق والشرقيين امة وحكومة. وقاموا
يبذرون تلك الجراثيم الخبيثة. ووقفوا على انضاج
هذا الزرع السيئ بطرق عفريتية ووسائل جهنمية
فهم يهجمون علينا كطليعة لجيش السياسة الغربية التي
لا يزال يحاربنا حربا صليبية في شكل سياسي كما قال
امير المؤمنين السلطان عبد الحميد الثاني من سنوات.
ومبدئ هذه الفئة الخبيثة يشاكل مبدأ اليسوعية

وتنقسم فئة هؤلاء الكتاب السوريين بمصر الى
قسمين. قسم يخدم..... ويساعد........ لافساد
التعليم والتربية وحل رابطة العائلة وتضم الجامعة
الدينية والسياسية. فهو جيش للاحتلال الانكليزي
بمصر. اما القسم الثاني فيشتغل بهدم مجد الاباء
بتحريف التاريخ ونشره في صورة تلذ لابصار السذجة
رؤيتها وراس هذه العصابة هو جرجي زيدان
صاحب الهلال؟ ومدير جريدة الشرق
والمشرق وغيرهم

وداعيكم طالع كتاب التمدن الاسلامي. وحقه
ان يدعى كتاب هادم التمدن الاسلامي. وامعنت نظري
فيه مرارا وعلقت عليه تذكرات لا تزال على حالة التسويد
ولكن عازم بحول الله على تبييضها ونشرها عند سنوح
الفرصة ولا اخالها الا قريبا ان شاء الله تعالى. واليوم

اس لیے وہ مشرق اور مشرقیوں کے بحیثیت قوم اور سلطنت کے بغض
رکھنے پر نشوونمایائی اور ان فاسد جراثیم کی تخم ریزی کرنے لگے، اور اس
مکروہ کھیتی کے پختہ کرنے پر جنّی ذرائع اور جہنمی وسائل سے کھڑے ہوئے
وہ ہم پر مغربی سیاست کے اُس لشکر کا مقدمۃ الجیش بنکر حملہ کرتے ہین
جو ہم سے برابر صلیبی جنگ ایک سیاسی صورت مین کر رہا ہی، جیسا کہ
امیر المومنین سلطان عبد الحمید خان ثانی نے چند سال پہلے کہا تھا،
اس ناپاک گروہ کا مقدمہ عیسائیت کے مشابہ ہی،

ان شامی اہل قلموں کی جماعت مصر مین دو گروہ پر منقسم ہی، ایک
گروہ وہ ہی جو.... کی خدمت کرتا ہی اور مصری تعلم و تربیت کے بگاڑنے
مین اور خدیوی خاندان کے رابطہ کو کھولنے مین اور دینی اور سیاسی
جامعیت کے منتشر کرنے مین..... اُنکا مددگار ہی، تو گویا وہ مصر مین
انگریزی قبضہ کیلئے ایک لشکر ہی اور دوسرا گروہ وہ ہی جو بزرگوں کے
آثار کے منہدم کرنے مین بذریعہ تحریف تاریخ مشغول ہی اور اُس محرف
تاریخ کو ایسی شکلوں مین پیش کرتا ہی کہ سادہ لوحوں کی آنکھین اُن
سے لذت اُٹھاتی ہین، اس جماعت کے اعلیٰ ممبر جرجی زیدان اڈیٹر
الہلال ؟ اور اڈیٹر المشرق اور اڈیٹر المشرق وغیرہ ہین،

اور آپ کے دعاگو نے تمدن اسلامی کا مطالعہ کیا ہی،
اور حق یہ ہی کہ اُسکا نام برباد کنندۂ تمدن اسلام رکھنا چاہیے،
اور جس نے چند مرتبہ اُس پر غور کیا اور اُس پر یادداشتین
لکھین، جواب تک غیر مرتب ہین بشرط فرصت اُس کے صاف
اور شائع کرنیکا عزم مین نے کرلیا ہی انشاءاللہ بہت جلد ہوگا اور آج

حيث شرفني كتابكم مؤيداً صحة رأيي فقد راجعت تلك المذكرات وتاقت نفسي لاطلاعكم على امثلة منها من باب مداولة الافكار -

المثل الاول قال في الجزء الاول صحيفة ۷۰ في شان ابي مسلم الخراساني مع ابي عبد الله بن محمد المنصور الخليفة العباسي "فقتله غيلة وغدراً" الى آخر العبارة ثم كررها ايضاً في ص ۱۷ ج ۱ - بقوله "قتل المنصور ابي مسلم الخراساني" بدون اضطرار للتكرار ثم اعادها ايضاً في الجزء الثاني ص ۱۷۴ - ثم في الجزء الرابع ص ۱۱۳ و ۱۱۶ فما الداعي يا ترى لتكرارها خمس دفعات . أليس لانه يريد ان يثبت في ذهن القارئ ان المنصور الخليفة العربي غافل غدار حيث انه "قتل ابي مسلم غيلة وغدراً" فجرجي زيدان نقل هذا الخبر على علاته بدون ان يكلف نفسه مؤونة البحث عن الاسباب والعلل التي دعت المنصور الى قتل ابي مسلم بل ترك المسئلة غامضة لكي يضطر القارئ الساذج - واغلب القراء كذلك الى الحكم على المنصور بانه رجل ظالم ومعتد اثيم خصوصاً بعدما علم القارئ ما لابي مسلم من الفضل والهمة في اقامة دولة بني العباس - فكل من يقرأ هذه الاخبار يستنتج مضطراً اذا كان يجهل تفاصيل التاريخ ان المنصور كافر بالنعمة غير حافظ للجميل -

جبکہ آپ کا خط میری رائے کا موید ملا تو مین نے پھر اپنی یادداشتون اور نوٹون پر نظر ثانی کی اور میرا دل چاہا کہ بغرض مبادلہ خیالات اُسی یادداشت کی چند مثالون سے اطلاع دون،

پہلی مثال جلد اول صفحہ ۷۰ مین ابومسلم خراسانی اور ابوعبداللہ منصور کی نسبت لکھا ہے، "کہ اُسکو ناگہان اور دھوکے سے مروا ڈالا آخر تک،، پھر صفحہ ۱۷ جلد ایک مین مکرر لکھا کہ منصور نے ابومسلم خراسانی کو قتل کر ڈالا حالانکہ مکرر کی حاجت نہ تھی پھر جلد ثانی صفحہ ۱۷۴ مین اس عبارت کی تکرار کی پھر جلد ثانی صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۶ مین اس کا اعادہ کیا پس تم دیکھتے ہو کہ پانچ پانچ مرتبہ تکرار کی کیا حاجت تھی کیا اس لئے نہین ہے کہ وہ پڑھنے والے کے ذہن مین یہ مستحکم کرے کہ منصور خلیفہ عربی بے پرواہ دغاباز تھا کہ اُس نے ابومسلم کو دھوکے سے قتل کر ڈالا پس جرجی زیدان نے اس خبر کو باوجود اسکے نقصانات کے بغیر اسکے کہ اپنے آپ کو اُن اسباب وعلل سے بحث کرنیکی زحمت دین جو ابومسلم قتل کے مقتضی تھے بلکہ اس مسئلہ کو اس نے اسیطرح سربستہ چھوڑ دیا تاکہ سادہ دل ناظرین اکثر ایسے ہی ہوتے ہین اس بات کے فیصلہ کی طرف آمادہ ہون کہ منصور ظالم جفاکار گنہگار آدمی تھا بعد اسکے کہ ناظرین نے ابومسلم کے فضل وکمال وہمت کو جو عباسیون کی سلطنت قائم کرنے مین صرف کی پڑھ لیا جو شخص ان حالات پڑھیگا وہ خواہ مخواہ نتیجہ نکالیگا بشرطیکہ وہ تاریخ سے واقف نہین ہے کہ منصور کافر نعمت اور احسان کش تھا

مع ان الحقيقة التاريخية تشهد بعدل المنصور وانه
لم يقدم على هذه الفظيعة - والقتل بعد فظيعة ولو كان
عقاباً عادلاً - الا لكي يخلص نفسه وملكه من مخالب مسلم
حيث ان هذا قد مد عنقه الى سرير الخلافة وكاد
يقبض عليها او كاد يستقل بحكومة مملكة العجم على الاقل
نعم ان القتل فظيعة شنيعة لا تغتفر ولكن الم يكن
القتل في بعض الاحيان مباحاً اذا اخيفت الفتنة ؟
اما رأينا ان الرجل يقتل الرجل دفاعاً عن حياته ؟
اليس من القضايا المسلمة ان القتل في موضع الدفاع
عن الحياة مباح ؟ الم تجمع قوانين العالم باسرها على
هذه القضية ؟ والمنصور لم يقتل ابا مسلم حباً في
اهراق الدماء او تشفياً منه لاسباب واهية بل دفاعاً
عن حياته وملكه . وهذا لم يكن جائزاً في تلك الايام
فقط بل في عصرنا هذا ايضاً .

المثل الثاني قال في الجزء الاول صحيفة ١٢٠ "وقد
نهاهم عمر بن الخطاب عن الزرع ..." ثم كرر هذه
الجملة في ج ١ ص ١٠٨ ثم في ج ٢ ص ١١ و ١٢٨ ثم في
ج ٤ ص ٢٩ و ٦٢ و ٧٤ ثم ج ٥ ص ٨٤ . اي كررها
ثمانية مرات . فما الداعي لذلك ؟ اليس الاسباب
اقلها ان عمر بدوي لا يرغب في الحضارة والعمران .

المثل الثالث زعم تارة ان عدد سكان مصر

باوجود اسکے تاریخی حقیقت منصور کے عدل و انصاف کی شہادت دیتی ہیں
اور اسنے اس برائی کی جرأت نہین کی (اور قتل کا بھی برائیون مین
شمار کیا جاتا ہو اگرچہ وہ منصفانہ سزا ہو) لیکن اسلئے تاکہ اپنے
آپ کو اپنے ملک کو ابو مسلم کے پنجہ سے چھوڑا لے اسلیے کہ ابو مسلم نے
تخت خلافت کی خواہش کی تھی اور قریب تھا کہ وہ خلافت پر قبضہ
کرے یا کم از کم مملکت عجم کا مستقل بادشاہ ہو جائے ہان اسمین
شک نہین کہ قتل ایک مذموم امر ہی لیکن کیا یہ نہین ہو کہ قتل بعض
اوقات مین مباح ہی جبکہ فتنہ و فساد کا خوف ہو گیا ؟ ہم یہ نہین سمجھتے
کہ اپنی زندگی کی حفاظت کیلیے ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے
کیا ؟ یہ اصول مسلمہ سے نہین ہو کہ زندگی حفاظت کیلیے قتل مباح ہو
منصور نے ابو مسلم کو اسلیے نہین قتل کیا کہ اسکو خونریزی سے محبت تھی
یا خفیف اسباب کی بنا پر ابو مسلم سے کینہ لینا تھا بلکہ اسکو اپنی
اور ملک کی حفاظت مقصود تھی اور ایسا کرنا نہ صرف اس زمانہ مین
جائز تھا بلکہ ہمارے اس زمانہ مین بھی ،

دوسری مثال [2] جلد اول صفحہ ١٢٠ مین کہا ہو کہ "حضرت عمر بن خطاب نے
انکو کاشتکاری سے روک دیا ...." پھر اس فقرہ کو جلد اول صفحہ ١٥٨
پھر جلد ٢ صفحہ ١١ و ١٢٨ - اور پھر جلد ٤ صفحہ ٢٩ و ٦٢ و ٧٤ پھر جلد ٥
صفحہ ٨٤ مین اسکا اعادہ کیا یعنی ٨ مرتبہ تکرار کی پس اسکی
ضرورت کیا تھی ؟ کیا یہ اعتراض پر مبنی نہین مین اسباب سے کم از کم یہ ہے
کہ عمر وحشی تھے جو شائستگی اور آبادی کو پسند نہین کرتے تھے -

تیسری [3] مثال جرجی زیدان نے کبھی گمان کیا کہ باشندگان مصر کی تعداد

عند الفتح" زادت جملة على ٣٠ مليون وهو ثلث
اضعاف سكانها اليوم" ج ١ ص ٨٢ . وتارة اخرى
يقول" اعتبر ذلك بمصر وتاريخ جبايتها فقد كان
عدد سكانها عند الفتح الاسلامي نحو عشرين مليونا
على ما يجمع عليه مؤرخو العرب" ج ١ ص ١٨ سطر
١٤ . فهذين القولين المتناقضين يبعدان
عن الصواب اذا وهي مبلغ الجباية الذي قال عنه
"اما مصر فقد جباها عمرو بن العاص ١٢ مليون
دينارا" ج ١ ص ٨٢ . فان كان هذه مبلغ الجزية فقط
كان عدد الذكور الذين ضربت عليهم الجزية لا يزيد
عن ستة ملايين لان الجزية وضعت دينارين
على الشخص الواحد كما قال في ج ١ ص ١٧٠ "عقد صلح
مصر مع عمرو بن العاص على ان يدفع القبط دينارين
دينارين عند كل نفس ..." ولو فرضنا ان العائلة
ثلاثة انفس كانت الجملة ١٨ مليون نفس . ولو فرضناها
اربعة انفس كانت الجملة ٢٤ مليون نفس . وكلا
النتيجتين تخالف ما زعمه . ومن جهة اخرى نعلم ان
الاثنى عشر مليون دينارا التي جباها عمرو بن العاص في مصر
لم تكن مبلغ الجزية فقط بل يدخلها ايضا المبالغ المتحصلة
من الخراج المضروب على الارض الزراعية كما قال ان عمر بن الخطاب
ضرب الخراج (ج ١ ص ١٧٤) درهما وقفيزا على كل جريب .

فتح کے وقت" تین کرور سے زیادہ تھی اور وہ آج کل کی
مردم شماری سے سہ گونہ زیادہ ہی" ج ١ صفحہ ٨٢ ' اور کبھی کہتا ہی کہ
"اسکا اعتبار کرو اور اسکے خراج کی تاریخ کا اسلیے کہ فتح اسلامی کے
وقت مصر کے باشندون کی تعداد تقریبا دو کرور تھی جیسا کہ اسپر
مورخین عرب کا اتفاق ہی" ج ١ صفحہ ١٨ سطر ١٤ پس یہ دونون
قول بالکل متعارض ہین اور دونون صحت سے دور ہین . اسلیے کہ
اگر خراج کی مقدار وہ ہی جسکی نسبت اسنے کہا ہی" لیکن مصر تو عمرو بن
العاص نے وہان سے ایک کرور بیس ہزار دینار خراج وصول کیا" ج ١
ص ٨٢ ' اُن مردون کی تعداد مصر مین اسوقت ساٹھ ہزار سے
زیادہ نہو گی جنپر جزیہ لگایا گیا ہوگا اسلیے کہ ہر شخص کے جزیہ کی مقدار
دو دینار تھے' جیسا کہ مصنف نے ج ١ صفحہ ١٧٠ مین کہا ہی کہ" مصر
کی صلح کا معاہدہ عمرو بن العاص کے ساتھ اس بات پر ہوا کہ قبطی
ہر شخص کی طرف سے دُو دُو دینار ادا کرین" تو اگر ہم فرض کرین کہ
ہر خاندان تین ممبرون سے مرکب تھا تو کل ایک کرور اسّی ہزار آدمی تھے
اور اگر فرض کرین کہ ہر خاندان مین چار ممبر تھے تو ٢ کرور چالیس ہزار
آدمی ہونگے اور ان دونون مین سے ہر ایک نتیجہ مصنف کے گمان
کے خلاف ہی' اور ایک اور دوسرے پہلو سے دیکھو کہ ہم جانتے ہین
کہ ایک کرور بیس لاکھ دینار جنکو عمرو بن العاص نے وہان
وصول کیا تھا وہ صرف جزیون کی آمدنی نہ تھی بلکہ اسمین اور دوسری
آمدنیان بھی داخل ہین مثلا زمین کاشت کا محصول جیسا کہ اُسنے
کہا ہی کہ عمر بن خطاب نے ہر جریب زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز محصول مقرر کیا'

والجريب نحو نصف فدان. فلو فرضنا ان قيمة غلة القفيز - القفيز عشر الجريب - درهما واحدا كان خراج الفدان الواحد اربعة دراهم. ولو فرضنا ان ارض مصر المزروعة كانت تبلغ خمسة عشر مليون فدان (هو يدعي كما ترى بعد انها كانت ٣٠ مليون) كان مجموع الخراج على الارض المذكورة ستين مليون درهما اي نحو اربعة مليون دينار حيث كان الدينار في ذلك العهد لا يساوي اكثر من ١٥ درهما. ولو اخرجنا الاربعة ملايين قيمة الخراج من الاثني عشر قيمة الجباية كان الباقي ثمانية ملايين دينار هو مبلغ الجزية وبتوزيعه على عدد الرؤس باعتبار انها ديناران على الراس كان عدد الدافعين للجزية اربعة ملايين وليس ثمانية ملايين كما قال ج ١ ص ٨٢ وكان عدد سكان مصر (باعتبار العائلة ثلاثة انفس) اثني عشر مليون نفس او ستة عشر مليون اذا عددنا العائلة اربعة انفس في المتوسط. وهذا اعظم تعداد يمكن الوصول اليه بالاستقصاء. فاين هذه النتيجة مما زعمه ؟

المثال الرابع قد غلط في تقديره لمساحة الارض الزراعية بمصر غلطا فاحشا. خذ مثلا قوله في ج ١ ص ٨٢ تجد انها بلغت في زمن هشام بن عبد الملك (حكم من سنة ١٠٥ الى سنة ١٢٥ هجرية) ثلاثين مليون فدانا !! وتجد انه ينقل ذلك عن المقريزي

اور ایک جریب قریباً نصف فدان کے ہوتا ہے اور اگر ہم فرض کریں کہ ایک قفیز غلہ کی قیمت (قفیز جریب کا دسواں حصہ ہے) ایک درم ہے تو ایک فدان کا خراج چار درم ہوگا اور اگر ہم فرض کریں کہ مصر کی مزروعہ زمین ایک کرور پچاس ہزار فدان تھا (اور تعجب ہے کہ جرجی زیدان کا دعوی کہ تین کرور فدان مزروعہ زمین تھی) تو مجموعہ خراج مزروعہ اراضی ۵ ۶ کرور درم ہوگا جسکے لاکھ دینار ہونگے کیونکہ دینار اسی زمانہ میں ۱۵ درم سے زائد کا نہیں ہوتا تھا، پس اگر ہم چالیس لاکھ دینار مزروعہ زمین کا خراج کل خراج ایک کرور بیس لاکھ سے نکال دیں تو باقی اسی لاکھ دینار رہجائینگے جو رقم جزیہ کی مقدار ہوگی، اور اس مقدار کو اگر ہم باشندوں پر فی شخص دو دینار کے حساب سے پھیلا دیں تو جزیہ دینے والوں کی تعداد چالیس لاکھ ہوگی نہ اسی لاکھ جیسا کہ ج ۱ ص ۸۲ میں کہا ہے اور باشندگان مصر کی مردم شماری (بشرطیکہ ہم خاندان تین آدمیوں کا مان لیں) ایک کرور بیس لاکھ کی ہوگی یا ایک کرور ساٹھ لاکھ ہوگی اگر اوسط ہر خاندان چار آدمیوں کا مان لیں، اور یہ سب سے زیادہ تعداد جسکا جاننا استقصا سے ممکن ہے، پس یہ نتیجہ جرجی زیدان کے خیال سے کسقدر دور ہے ؟

چوتھی مثال مصر کی مزروعہ اراضی کی پیمایش و مساحت میں سخت غلطیاں کی ہیں، مثلاً ج ۱ ص ۷۰ میں ہشام بن عبد الملک (جسنے ۱۰۵ھ سے ۱۲۵ھ تک حکومت کی) کے زمانہ میں ۳ کرور فدان مزروعہ زمین تھی، اور اسکے بعد وہ تاریخ مقریزی سے نقل کرتا ہے

تیسری صدی ہجری کے وسط مین مزروعہ اراضی کی مساحت
۲ کرور چار لاکھ فدان تھی، پھر دوسری بار ج ۴ ص ۸۹ مین
لکھتا ہی کہ ۳ کرور فدان مزروعہ زمین تھی، اور یہ دعوی بھی
تاریخی شہادت سے خالی ہی، اسلیے کہ (ص ۱۷۵ و ۱۷۶ مین
کہتا ہی کہ عبد الملک یعنی تیسرے خلیفہ اموی یعنی شباب حکومت
امیہ مین مصر کا خراج وصول کیا گیا تو چار لاکھ دینار تھا یعنی
امیر معاویہ کے زمانہ سے (عمرو بن العاص کی امارت مین) قریبًا
دو ثلث کم ہوگیا، اسقدر کم مدت مین خراج کی مقدار اتنی
کم کیونکر ہو جائیگی، حالانکہ زمین مزروعہ کی مقدار کم نہین ہوئی،
بلکہ ہشام بن عبد الملک تک یہی رہیگی حالانکہ ہشام کے زمانہ سے
بنی امیہ کا انحطاط شروع ہوتا ہی، باوجود اسکے اگر ہم تسلیم
کرلین کہ ہشام کے زمانہ مین مصر کی مساحت ۳ کرور فدان
تھی اور زر خراج کا حساب چار درم فی فدان کرین جیسا کہ مثال
سوم مین ہمنے بیان کیا تب بھی ضرور ہی کہ کل زر خراج بارہ کرور
یعنی اسی لاکھ دینار ہو اس حساب سے کہ ایک دینار
۱۵ درم کے برابر ہوا ور یہ اسی لاکھ دینار زر جزیہ کے سوا ہی،
اور پھر باوجود اسکے وہ ج ا ص ۱۷۶ مین کہتا ہی کہ مصر کا خراج
۸ لاکھ دینار تک کم ہوگیا، پس اس قدر خراج کم ہوجانا اور
زمین مزروعہ کی وہی مقدار ۳ کرور فدان باقی رہنا
تعجب ہی ؟

پھر اسی صفحہ (۱۷۶) مین کہتا ہے ،، جب

انها بلغت مساحتها في أواسط القرن الثالث للهجرة
۲۴ مليونا في الفدادين. ثم يعود في الجزء الرابع في ۸۹
ويزعم ان مساحتها بلغت ۳۰ مليونا. وهذه الدعوى
ايضا خالية عن التدقيق التاريخي لانه قال (في ۱۷۵ اخرها
و۱۷۶ - اولها) ان مصر جبيت في زمن عبد الملك
(اي في عهد ثالث الخلفاء الامويين اي في عهد عنفوان
الدولة الاموية) فعقدت اربعة ملايين دينارا اي ان
جبايتها نقصت عن عهد معاوية (عمرو بن العاص) نحو
الثلثين. فكيف تنحط قيمة الجباية في مدة قصيرة الى
هذا الحد. ولم ينقص منها على الافدنة بل تبقى كما هي الى
عهد هشام بن عبد الملك وهو مبدأ انحطاط وتقهقر
دولة بني امية. ومع ذلك فلو وافقناه على زعمه ان مصر
كانت مساحتها في زمن هشام بن عبد ۳۰ مليون
فدانا وحسبنا قيمة الخراج باعتبار انه اربعة دراهم عن
الفدان كما بينا في المثل الثالث لوجب ان تكون جملة
۱۲۰ مليون درهما اي ثمانين ملايين دينارا باعتبار
ان الدينار خمسة عشر درهما. وهذه الثمانية ملايين
دينار هي خلا مبالغ الجزية. مع انه يقول (ج ا ص ۱۷۶) ان
خراج مصر انحط الى ثمانمائة الف دينار فكيف ينحط الخراج
الى هذا الحد ويبقى على الافدنة كما ذكر ۳۰ مليونا ؟

ثم تجده يقول في نفس الصحيفة (۱۷۶) "فلما تولى

ابن طولون بلغت جبايتها اربعة ملايين وثلثمائة الف دينار"
ثم يضيف عليه "فظل خراجها نحو ذلك في سائر ايام بني العباس"
ثم ياتي في الجزء الثاني ص ۸۹ ويقول "اما في ايام المامون فقد
بلغ الخراج المضروب على مصر دينارين دينارين عن كل فدان"
كيف! صار عدد الفدادين على هذا الحساب مليونين و ۱۵۰
الف فدان فقط! ؟ ام ان الغلط في مقدار الجباية الذي
كان يجب ان يكون ۶۰ مليونا او على الاقل ۴۸ مليون دينار
باعتبار ان الارض الزراعية كانت ۳۰ او ۲۴ مليون فدانا ؟!
مع انا نعلم ان مبلغ الجباية في زمن عمرو بن العاص لم يصل الى
الكثر من ۱۲ مليون بما فيه الجزية !! اما اذا راعينا قوله في
ج ۲ ص ۵۵ من ان جباية مصر قد انحطت في زمن المامون
الى نحو مليونين و ۹۲۰ الف دينارا وقل ۳ (لتسهيل الحساب)
فعدد الفدادين ينحط الى مليون ونصف حيث كان المضروب
على الفدان دينارين (ص ۸۹ ج ۱) وكيف يكون خراجها
نحو ثلاثة ملايين ويجبيها ابن طولون اربعة ملايين
وثلثمائة الف "وظل خراجها نحو ذلك في سائر ايام بني العباس"
(ج ۱ ص ۱۷۴) اما قوله ج ۲ ص ۸۹ ان خراج مصر "زاد
بعد المامون حتى بلغ في اواسط القرن الرابع للهجرة ...
ثلاثة دنانير ونصف فجعلها جوهر (القائد الفاطمي)
سبعة دنانير) فتحريف لا محالة لانا اذا قبلنا هذه الخرافة
بلغت قيمة الخراج (على ۲۴ او ۳۰ مليون فدان) السنوية

ابن طولون مصر کا حاکم ہوا تو مصر کا خراج ۴۳ لاکھ دینار تھا، پھر
اُسپر اضافہ کرتا ہی، اور بنی عباس کے کل عہد مین قریب قریب
یہی رہا، پھر آگے چلکر کہتا ہی (ج ۲ ص ۸۹ لیکن مامون کے
عہد مین مصر کا مقررہ خراج فی فدان دو دو دینار تھا، یہ کیونکر اس
حساب سے زمین مزروعہ کی مقدار کیا صرف سولاکھ پچاس ہزار
فدان تھی یا خراج کے مقدار بتانے مین غلطی ہوئی جو ضرور ہی کہ ۶
کرور ہو یا کم از کم چار کرور آٹھ لاکھ ہو اس حساب سے کہ مزروعہ
زمین کی مقدار تین کرور اور دو کرور ۴۰ لاکھ فدان تھی، اور
باوجود اسکے کہ ہم جانتے ہین کہ خراج کی مقدار عمرو بن العاص کے زمانہ
مین ایک کرور بیس لاکھ سے زائد تک نہین پہونچی تھی، اور زرجزیہ
بھی اسی مین داخل تھا، اور اگر ہم اُسکے اس قول کو تسلیم کرین ج ۲
ص ۵۵ مین کہ مصر کا خراج مامون کے زمانہ مین انتیس لاکھ بیس
ہزار تک کم ہوگیا یا حساب کی آسانی کے لیے تیس لاکھ دینار فرض
کرلو تو زمین مزروعہ کی مقدار پندرہ لاکھ فدان رہجائیگی کیونکہ
فی فدان دو دینار مقرر ہی (ج ۱ ص ۸۹) اور مصر کا خراج تیس لاکھ دینار
کے قریب ہوجائیگا اور ابن طولون ۴۳ لاکھ کیونکر وصول کریگا اور بنو عباس
کے تمام زمانہ مین اسی قریب قریب ہا، ج ۱ ص ۱۷۴ الیکن مصنف کا
ج ۲ ص ۸۹ مین یہ کہنا کہ مامون کے بعد خراج کا زر مقرر بڑھگیا یہانتک کہ چوتھی
صدی کے وسط مین ... ساڑھے تین دینار تھا پھر بنو فاطمہ کے سپہ سالار جوہر نے سات
دینار کردیا یہ لامحالہ تحریف ہے، اسلیے کہ اگر ہم ان خرافات کو قبول کرلین تو سالانہ
زر خراج اس بنا پر کہ زمین مزروعہ ۲ کرور چالیس لاکھ یا تین کرور فدان ہی

۸۴ ملیون او ۱۰۵ ملیون دینار اباعتبار ان جزیة
الفدان کما یزعم ثلاثة دنانیر ونصف - مع ان مبلغ
جبایة مصر فی واسط القرن الثالث (ای بعد المامون)
المدعی حصول الزیادة فیه هی مبنیة علی قائمة قدامة
(فی الجزء الثانی) ملیونین کذا ونصف دینار (فی زمن
المعتصم) واما فی زمن المعتضد وهو اواسط القرن
الرابع للهجرة فلم تبلغ الجبایة اکثر من ملیونین و ۱۸۰
الف دینار کما ذکر فی جریدة ابن خردازبه فی باب ثروة
الدولة بالجزء الثانی - واما القول الثالث وهو ان
جوهر قد جعل الضریبة سبعة دنانیر علی الفدان
الواحد فقول لا یتفوه به الا کل مجنون مصاب بخلل
فی عقله وشعوره لانه لا یعقل قط ان یبلغ خراج مصر
خلاف الجزیة فی زمن من الازمان ۱۶۸ او ۲۱۰ ملیونا
من الدنانیر (اذا اعتبرت الافدنة کما یقول ۲۴ او
۳۰ ملیون) وحتی لو قیل انها کانت (ای الافدنة)
۱۵ ملیون فقط - وهو نصفها - فیکون الخراج
۱۰۵ ملیون وهذا لا یصح ایضا -

فمن هذا یری ان الرجل لا یعد مورخا محققا
وباحثا ممحصا - کلا - بل هو کاتب یحسن صنعة الکتابة
وفی نفسه شیء یقصد الوصول الیه - فعند ما یرید
اثبات رخاء مصر وتقدمها المادی عند الفتح الاسلامی

آٹھ کرور چا لاکھ یا ۱۰ کرور ۵ لاکھ دینار ہوگا اس اعتبار سے
کہ زمین کا لگان ساڑھے تین دینار تھا جیسا کہ وہ کہتا ہی
حالانکہ مصر کا خراج تیسری صدی کے وسط مین (یعنی مامون کے
بعد) مدعا یہ ہی کہ زیادتی خراج مین حاصل ہوا اور یہ زیادتی
اُس فہرست کی بنا پر ہی جو اُسکے سامنے ج ۲ مین ہی معتصم کے
زمانہ مین پچیس لاکھ دینار تھا لیکن معتضد کے زمانہ مین جو چوتھی
صدی کا وسط تھا ۲۱ لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ نہین پہونچا تھا
جیسا کہ اُس نے ابن خردازبہ کے حال مین سلطنت کی ثروت کے
باب مین ج ۲ مین کہا ہی لیکن اُس کا تیسرا قول کہ جوہر نے
لگان فی فدان سات دینار کر دیا تھا یہ ایسا قول ہی کہ جس کو
مجنون کے سوا یا جسکو خلل دماغی ہو اور کوئی نہین کہہ سکتا، اس
لیے کہ یہ ہرگز سمجھ مین نہین آتا کہ مصر کا خراج وجزیہ کے
علاوہ، کسی زمانہ مین ۱۶ کرور اسی لاکھ یا ۲۱ کرور ہوگیا ہو
(جب کہ زمین مزروعہ کی مقدار ۲ کرور چالیس لاکھ یا ۳
کرور فرض کی جاے جیسا کہ وہ کہتا ہی) اگر زمین مزروعہ کی
مقدار نصف بھی کر دی جاے یعنی ڈیڑھ کرور فدان تب بھی خراج
دس کرور پچاس لاکھ ہوگا اور یہ بھی صحیح نہین ہوسکتا،

اس بحث سے تم دیکھ سکتے ہو کہ یہ شخص مورخ محقق نہین شمار ہوسکتا،
ہرگز نہین بلکہ وہ ایک منشی جو اچھا لکھتا ہی اور اُسکے دل مین
کچھ اور ہی جہان تک وہ پہونچنا چاہتا ہی پس جب مصر کی ثروت
اور فتح اسلامی کے وقت اُسکی مالی ترقی ثابت کرنا چاہتا ہے

يأتي بشواهد تدافع هذا القصد. وعندما يرد
من اثبات تقهقرها يأتي بشاهد آخر ولو كان
يناقض الاول. وفي محل الاستشهاد على كثرة
الخراج وظلم الرعية تراه يمد يده الى جعبة الروايات
ويلتقط شاهدا ايا كان ولو كان منافيا لكل ما كتبه
ومما يؤيد دعوانا ان الرجل ليس من المحققين
العارفين بالتاريخ انه اثبت كثيرا من الروايات
الخرافية الكاذبة وزعم انها حقائق تاريخية مثلا
قوله ان المهدي اجاز الشاعر سلما على قصيدة
واحدة مائة مليون درهم (ج ٢ ص ١٣٨). وانه
وجد بين رياش ام المستعين بساطا انفق على
صنعه ١٣٠ مليونا من الدنانير (ج ٧ ص ١٣٥)
وان الهادي اعطى عبد الله بن مالك اربعمائة
بغل موقرة دراهم وغيرها" (ج ٧ ص ٣٣) وغير
ذلك في مثل هذه الترهات والاحاديث الخرافية
التي كثر ذكرها في ابواب ثروة الخلفاء وسخائهم
الى آخره.

فكلامه عن مصر ومساحتها وعدد سكانها عند
الفتح وبعده بالصفة التي ذكرها وانتقدتها ثم
مقابلتها بالحالة الحاضرة مع الاشارة الى قلة الخراج
والى زيادة العمران وانه لا يستبعد (كما يقول)

تو وہ ایسے شواہد لاتا ہی جن سے اسکی تائید ہو، اور جب کہ
مصر کا انحطاط دکھانا چاہتا ہی دوسرے دلائل لاتا ہی اگرچہ
وہ پہلے کے مناقض ہون اور جب اسکی شہادت پیش کرنی
ہوتی ہی کہ مصر مین خراج زیادہ تھا اور رعایا پر ظلم بہت
ہوتا تھا، تو وہ روایات کے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھاتا
ہی، اور اُنکا اقتباس کرتا ہی اور وہ روایت خواہ کیسی ہو
اگر پہلے اقوال کے منافی ہو، اور اُن دلائل مین سے جو
اسپر دال ہین کہ یہ شخص مورخ محقق نہین ہی ایک دلیل یہ ہی
کہ وہ بہت سی جھوٹ خرافات روایتون کو صحیح سمجھ لیتا ہی اور
وہ سمجھتا ہی کہ یہ حقائق تاریخیہ ہین مثلاً- مہدی نے سالم شاعر
کو صرف ایک قصیدہ پر دس کرور درہم دیدیا ج ۲ ص ۱۳۸
اور ام المستعین کے سامان مین ایک فرش تھا جس کی طیاری
مین ۱۳ کرور دینار صرف ہوے تھے ج ۲ ص ۱۳۵ اور ہادی نے
عبداللہ بن مالک کو چارسو خچر دیے جن پر روپیے وغیرہ لدے
ہوے تھے، ج ۲ ص ۳۳ اور اسکے سوا بہت سی مثالین
توہمات اور خرافات سے ہین جنکا ذکر خلفا کی مالی ثروت
اور اُنکی سخاوت مین مصنف نے کیا ہی،

پس مصنف کا کلام مصر اور اُسکی پیمائش اور مردم شماری کے
بارہ مین فتح اسلامی کے وقت اور اُسکے بعد جس طریقہ سے اُس نے ذکر
کیا ہی اور پھر اُسکا مقابلہ زمانہ موجودہ کیساتھ اور اس بات کی طرف
اشارہ کرکے کہ خراج اسوقت کم ہی اور آبادی زیادہ ہی اور یہ کچھ بعید نہین ہی (جیسا کہ وہ کہتا ہی)

ان يبلغ عدد سكانه في بحر سنوات قليلة
نحو ٢٠ مليون واخذتها الى كيت وكيت مليون
فيه تلميح وتنبيه للمصريين كانه يقول لهم: مصر
كانت كيت وكيت في جهة الرومان عند الفتح
الاسلامي ثم تقهقرت شيئا فشيئا في زمن الخلافة
والحكومات الاسلامية وهي الآن اخذة بمساعي
الاحتلال طبعا في سبيل الرقي والتقدم. فبهذه
الدسيسة السياسية في قالب تاريخي يشير على الشبيبة
المصرية الساعية وراء الحصول على الاستقلال
والتخلص من ربقة الاحتلال. يا قوم ماذا تريدون
من الاستقلال والرجوع الى حكومة اهلية اسلامية؟
الم ترون انكم في بحبوحة من العيش في ظلال الراية
الانكليزية؟ وان بلادكم سائرة في سبيل الرقي
والتقدم الحادي بفضل هذا الاحتلال؟ فاهلها
في ازدياد وارضها الزراعية في ازدياد وينتظران
يبلغان ما كانا عليه قبل عهد الحكومة الاسلامية
فهل انتم في هذه السيارة راغبين؟ وعن الاستقلال
معرضين؟ وبالاحتلال راضين؟
فهذه بعض الامثلة تدل على قدرة الرجل في
تحريف التاريخ وخيانته في البحث. فهو لم يبحث
في تاريخ التمدن الاسلامي بحثا فلسفيا بل

کہ مصر کی مردم شاری چند سالون مین دو کرور تک ہوجاتی اور
اُسکی مزروعہ زمین کی مقدار یہان تک ہوجاتا اس مین اس
بات کی طرف تنبیہ واشارہ ہی کہ گویا وہ مصریون کو کہتا ہے مصر
رومیون کے عہد مین فتح اسلامی کے وقت ایسا تھا پھر رفتہ رفتہ
وہ اسلامی حکومتون مین گھٹتا گیا، اب اُس کی ترقی (اجنبی
قبضہ کی کوششون سے) پھر شروع ہوئی ہی، پس اس سیاسی
فریب سے جو تاریخ کے قالب مین ڈھالا گیا ہی نوجوانان
مصر کو جو آزادی کے خواہان اور غیر قومی حکومت سے
رہائی حاصل کرنا چاہتے ہین یہ مشورہ دیتا ہی کہ اے
قوم، تم آزادی اور ایک وطنی اسلامی حکومت قائم کر کے
کیا کروگے، کیا تم نہین دیکھتے کہ انگریزی علم کے سایہ
مین تم کس قدر آرام مین ہو اور تمہارا ملک غیر قومی قبضہ
کی وجہ سے ترقی کی شاہراہ پر چل رہا ہی، پس آبادی
بڑھ رہی ہی زمین زراعت ترقی کر رہی ہی، اور یہ
متوقع ہی کہ یہ دونون ترقیان مصر کو پھر اُس شان تک
پہونچا دینگی جو مسلمانون سے پہلے تھا، پس تم اس حکومت
کو کیون نہین پسند کرتے اور آزادی سے کیون نہین اعراض
کرتے؟ اور اجنبی قبضہ سے کیون نہین راضی ہوتے،
پس یہ مثالین اس پر دال ہین کہ اس شخص کو تاریخ
کی تحریف وخیانت مین کس قدر کمال ہی کیونکہ اُس نے
تمدن اسلامی کی تاریخ مین فلسفی بحث نہین کی ہے بلکہ

سفسطائیا مضرًا . وهناك اشياء كثيرة
فى معلقاتى على كتابه لاتقل اهمية انتقادها
عما ذكرت من الامثلة اشير الى بعضها اشارة
خوف التطويل . فمنه مثلا كلامه على العهد
النبوى المكذوب (ج ٤ ص ٩٢) ونقله لصورة
رخصة يدعى انها "من جانب الشرع الشريف
بديار بكر (ج ٤ ص ١٢٧) ويستشهد بها على
وجود التعصب الدينى مع انه موضوع الباب
"الكلام على اهل الذمة فى الدولة العباسية"
وليس على الرخص المعطاة (على زعمه) من
الشرع الشريف بديار بكر فى زماننا هذا و
المحفوظة "فى بعض البطريكخانات بمصر" (٩)
ومنها ما ذكره بخصوص "الخصيان" (ج ٥
ص ٢٧) زاعما ان تجار اليهود هم الذين
كانوا ياتون بهم الى الاندلس والحقيقة
ان الخصاء كان شائعا فى مملكة الروم
(ابيزنس) المسيحيين وان المسيحيين
هم الذين كانوا ياتون بهم عن طريق
اسيا الصغرى الى دمشق . وما زال
الخصيان موجودين فى المسيحيين الى اواخر
القرن الماضى برومة بدليل ان كهنة البيعة

سفسطائی مضرت بخش بحث کی ہے۔ اور میری یادداشت
مین اسکے سوا اور بہت سی باتین ہین جنکی اہمیت اس سے
کم نہین ہے جسکو مین نے بیان کیا، اسوقت مین بعض
غیر مذکورہ مثالون کی طرف تطویل کے خوف سے اشارہ
کردیتا ہون، اُنمین ایک یہ مثلاً اسکا کلام عہد نبوی
مکذوب پر ج ۴ صفحہ ۹۲ اور اسکا نقل کرنا ایک اجازت نامہ
کو جسکی نسبت وہ دعوے کرتا ہے کہ یہ "شرع شریف
دیار بکر کی جانب سے ہے" ج ۴ ص ۱۲۷ اور اس سے اس
بات پر استشہاد کرتا ہے کہ تعصب مذہبی موجود تھا حالانکہ
فصل کا عنوان "دولت عباسیہ مین ذمی ہے اور اس
اجازت نامے (اسکے گمان کے موافق) شرع شریف
دیار بکر سے ہمارے زمانہ مین اور نہ کسی مصری خانقاہ
مین (اسکا وجود ہے) اور انھین مین سے ایک یہ ہے جو اسنے
ذکر کیا ہے الخصیان کے مضمون مین ج ۵ صفحہ ۲۷ مین
اس گمان پر کہ تجار یہود ہی انکو اندلس لاتے تھے
اور حقیقت حال یہ ہے کہ خواجہ سرای "خصا"
اس زمانہ مین تمام مسیحی مملکت روم مین شامل
تھی عیسائی ہی لوگ انکو ایشیائے کوچک کے
راستہ سے دمشق لاتے تھے اور ہمیشہ خصیان
عیسائیون مین اخیر گذشتہ صدی تک رومہ مین
موجود رہے اس لیے کہ کستانی گرجون کے

السكستانية الموهوب اليهم افتتاح اوقات
الصلوة كانوا كذالك . ومنها ادعاؤه ان العرب
(و قريش) كانوا ياكلون الجراد والخنافس و
العقارب وغيرذلك من المواد التى لا تألفها نفس
البشر (ج ٥ ص ٨٠)

فمن هذه الملحوظات ترون ان الرجل
لم يقصد الحط من منزلة العرب ورفع منار
العجم فقط بل له اغراض سياسية اخرى
اهمها اصابة المسلمين والاسلام بما هو
براء منه حفظنا الله والعياذ بالله من مثل
هؤلاء الخونة المدلسين وفى الختام ارجو
المعذرة من التطويل واقرأكم
سلام الله ورحمته وبركاته

الدكتور
محمد لبيب
محرم

البيان . ونحن نحفظ رأينا فى
هذا الباب الى فرصة اخرى وربما نوفق
القراء ما يسرهم فى الموضوع ويغنيهم
عن الاطناب فى ذلك ان شاء
الله تعالى

پادری جنکے سپرد نماز تھی وہ ایسے ہی ہوتے تھے اور
انھیں مثالوں مین سے ایک یہ ہے کہ جرجی زیدان نے
دعوے کیا ہے کہ عرب (اور قریش) ٹڈی حشرات الارض
بچھو وغیرہ اور اُن چیزون مین سے کھاتے تھے جنکو انسان
کا نفس مکروہ سمجھتا ہے ج ۵ ص ۸۰

ان ملاحظات سے آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس شخص کا مقصد
صرف عرب کی شان گھٹانے اور عجم کی عزت بڑھانی نہین ہے
بلکہ اسکے مقصد دوسرے سیاسی اغراض بھی ہین جن مین سے
سب سے اہم یہ ہے کہ مسلمان اور اسلام کو اس چیز سے صدمہ پہونچانا
جس سے وہ پاک ہین خدا ہمکو محفوظ رکھے اور ہم پناہ چاہتے
ہین خدا کی ایسے مکار خائنین سے اور آخر مین ہم معذرت
چاہتے ہین کہ کلام طول ہوگیا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ،

ڈاکٹر
محمود لبیب
محرم

البیان ۔ اس مسئلہ مین ہم اپنی رائے کو آیندہ فرصت
کے وقت پر اُٹھا رکھتے ہین اگر خدا نے چاہا تو اس
موضوع مین البیان ایک نہایت مکمل مضامین کا سلسلہ شائع
کریگا جسمین کسی قسم کے مبالغہ یا طول کلام کی ضرورت
نہو گی ،

خلائق اوربا

تدعي اوربا انها افضل الاقاليم بما لها من كرم
الاخلاق ولين العريكة ودماثة العوائد والايفاء
بالعهد وانجاز الوعد وحب الاصلاح وحرية الافكار
وحب الجنس البشري والمسامحة في الدين والوطن
والجنس وبغض التعصب ولكن هل تابى اوربا
ان ليست منها النمسا التي خرقت معاهداتها ونقضت
ميثاقها واخلفت وعدها وسرقت بلاد غيرها وتهيأت
لان تعثو في الارض وتسفك الدماء وتنهب اموال
الناس وتثير الفتن وتسد رتاج الاصلاح وتبغض
غير جنسها وتتخذ التعصب اماما،

فان كانت النمسا داخلة في اوربا فليشهد الثقلان
ان اوربا تكذب فيما تدعي نعم تكذب فيما تدعي
الف مرة، نحن مسلمو العالم كافة نبغض النمسا و
نحسبها من اعدى اعدائنا قبحها الله ولا نشتري
بعد ئذ شيئا من بضاعتها ومصنوعاتها وندعو عليها
بكرة واصيلا، فان سلاح الاعزلين الدعاء ونشكر
مسلمو العالم قاطبة الحكومة الانجليزية ويدعون لها بالخير
حيث اخذت بايديهم وساعدت خليفتهم واستاءت من
عمل النمسا التي صغرت في عين العالم المتمدن كله
فاف وتف لك ايتها النمسا وتبا وتعسا لك ايتها الخائنة

یورپ کے اخلاق

یورپ دعوی کرتا ہی کہ وہ تمام ملک سے زیادہ خوش اخلاق
پاکیزہ عادات، عہد کا وفا کرنے والا اور وعدہ کو پورہ کرنے
والا اصلاح پسند، آزاد خیال، نوع البشر کا خیر خواہ مذہب
وطن اور قومیت کے معاملہ مین بالکل بے تعصب لیکن کیا
یورپ اس سے انکار کریگا کہ وہ آسٹریا اُسکے حدود مین
داخل نہین ہی جسنے اپنا معاہدہ توڑا اپنے عہد کی پرواہ کی
اپنے وعدہ کے خلاف کیا، غیرون کا ملک چرا لیا اور اس بات
پر آمادہ ہوا کہ ملک مین فساد کرے خون بہائے لوگون کا مال
چھین لیے فتنے اٹھائے اصلاح کا دروازہ بند کر دیا اپنی
غیر قوم سے بغض رکھا اور تعصب کو اپنا امام بنایا،

تو اگر آسٹریا یورپ مین داخل ہی تو تمام لوگ گواہ رہین کہ
یورپ اپنے دعوے مین جھوٹا ہی اور ہان ہزار بار جھوٹا ہی
ہم تمام دنیا کے مسلمان آسٹریا سے بغض رکھینگے، اور اُسکو
اپنا بڑا دشمن سمجھینگے خدا اُسکا برا کرے اور اب ہم آسٹریا کی
ساخت کی کوئی چیز نہ خریدینگے اور اُسکے لیے بد دعا کرینگے
کیونکہ غیر مسلح لوگون کا سلاح دعا ہی، اور تمام دنیا کے مسلمان
دولت برطانیہ کے شکر گزار ہین اور اُسکے خیر خواہ ہین کہ اُس نے
اُنکی مدد کی، اور اُنکے خلیفہ کی امداد کی اور آسٹریا کے طرز
عمل کو برا کہا وہ آسٹریا جو متمدن دنیا کی نظر مین ذلیل ہے
برا ہو آسٹریا تیرا ہلاکت ہو آسٹریا تیرے لیے اور برباد ہو تو اے دغاباز،

جمعية الاحرار

يا ايها البرق السني الساري ... من اين ماء غمامك المدرار

من "بوسفورس" فابتسام الثغر منـ ... ـك بما ينشاطئه من الاسرار

يا "بوسفورس" قد رأيت عجائب الـ ... ـدنيا فعمرك اطول الاعمار

فرأيت روما واقتدار ملوكها ... من شوكة ومفاخر ووقار

هل شاهدت عيناك اعجب منظرا ... مما ارتك جمعية الاحرار

فالله يبقيها لتقطف من ربا ... ضرّا كفها من يانع الاثمار

السيد سليمان

جمعية الاخاء العربي العثماني

من منافع الحرية ان ترى العثمانيين متضامين
كالاعضاء لجسد واحد ساعين في سبيل الاخاء
والوئام فكما انه يجب على اعضاء الجسد ان يتضام
بعضها ببعض وينصر احدها آخرها يجب على كل
عضو ان يسعى على حدته لتقويته ليقوى الجسد كله
فانه اذا صلح الجزء صلح الكل،
فالجنسية العثمانية جسد اعضاءه العرب
والارمن والاكراد والاتراك واليهود وغيرهم فيجب
على كل شعب من الشعوب العثمانية ان يسعى
لتقوية نفسه وترقيتها سعيا لا يشغله
عن الجنسية العثمانية،
وعلى هذا فقد رأى بعض ابناء العرب القاطنين

عربی انجمن اخوت عثمانی

آزادی کے نتائج کا یہ کرشمہ ہے کہ ہم عثمانی قوم کو ایک
جسم کے اعضا کی طرح محبت و اتفاق کے لیے کوشش کرتے
ہوئے دیکھ رہے ہیں، جس طرح جسم کے ہر عضو ایک دوسرے
سے ملے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اسی طرح قوم کے
ہر فرد کو لازم ہے کہ قوم کو مضبوطی کے لیے مستقل طور سے کوشش کرے
تاکہ اس کی وجہ سے قوم مضبوط ہو جائے کیونکہ جزو ہی کی درستی پر کل کی درستی موقوف ہے،
سمجھ لو کہ عثمانی قوم ایک جسم ہے، اس کے اعضا عرب،
ارمن، کرد، ترک، یہود وغیرہ ہیں، اس صورت میں
ہر فرد پر لازم ہے کہ اپنی ترقی اور مضبوطی میں ایسی کوشش
کرے جس سے اس کے عثمانی قوم ہونے میں فرق
نہ آئے،
اس بنا پر ان عرب نوجوانوں نے جو قسطنطنیہ میں

في الاستانة ان يؤسسوا دار السعادة جمعية
لمواخاة العرب تعاضدهم باسم "جمعية الاخاء
العربي العثماني" اقتفاءً بالجمعيات التي تألفت هنا
كالجمعية التركية والارمنية والكردية والبلغارية،
فاجتمع الجم الغفير من ابناء العرب في تاريخ
٦ شعبان المنصرم فاسسوا الجمعية وانتخبوا لها
الاعضاء من وجهاء العرب وفضلائهم، اما
مقاصد الجمعية فهي كما تاتي:

اولاً - المحافظة على القانون الاساسي وقايته
من كل خلل يتطرق اليه وقد تحالف جميع الاعضاء
ان يفدوه بالاموال والارواح دون ذلك،

ثانيا - تفهيم ابناء العرب خاصة وسائر العثمانيين
عامة ان الممالك العثمانية هي جميعا جسم واحد لا يقبل
التجزئة ولا التفريق وان كل قطعة منها وان بعدت
وطن لكل فرد منهم فيجب المحافظة على هذه الوطنية
والدفاع عنها واذا اقتضى الامر بذل النفس و
النفيس دونها،

ثالثا - من الواجب على كل عثماني كما يعتقد
ان كل قطعة من الممالك العثمانية هي وطن له ان
يعتقد ان كل فرد من العثمانيين على اختلاف
اجناسهم ولغاتهم ومذاهبهم اخ له فلذلك رأت

مقیم ہین وہان کی اور انجمنون جیسے ترکی، ارمنی، کردی،
بلغاری کے دیکھادیکھی ایک انجمن بنام "جمعیۃ الاخاء العربی
العثمانی" قائم کرنے کا ارادہ کیا ہی، جس کا مقصود استانہ
کے عربون مین اخوت و اتفاق پیدا کرنا ہوگا،
گذشتہ شعبان کی چھٹی تاریخ کو یہ لوگ جمع ہوے اور اس
انجمن کو قائم کیا، اور اس کے ممبر منتخب کیے
اس انجمن کے مقاصد حسب ذیل
ہین،،

(۱) قانون سیاسی کا ان تمام امور سے جو اس مین
خلل انداز ہون بچانا، اور تمام ممبرون نے اپنے جان
ومال کو اسکے لیے خرچ کرنے پر حلف اٹھایا،

(۲) اہل عرب اور تمام عثمانی قوم کے ذہن نشین
کرنا کہ ممالک عثمانیہ ایک جسم کے مانند ہی، اس مین
تجزی و تقسیم ممکن نہین، اسکا ہر ایک حصہ اگرچہ دور ہو
ہر شخص کا مسکن ہی، ہر شخص کو اس کے وطنیت کا لحاظ رکھنا
چاہیے، اسکے پیچھے اگر جان ومال خرچ کرنے کا بھی
موقع آجائے تو دریغ نہ کرے،

(۳) ہر عثمانی پر جس طرح یہ واجب ہی کہ ممالک عثمانیہ کے
ہر حصہ کو اپنا وطن سمجھے اسیطرح اسپر یہ بھی واجب ہی کہ ہر شخص
کو اپنا بھائی سمجھے، اگرچہ وہ قوم، زبان، مذہب مین
اس سے اختلاف رکھتا ہو، اس دفعہ کی رو سے

الجمعية من فرائضها تذكير ابناء العرب
انهم اخوة لسائر الاقوام العثمانية، وحثهم على
الاتفاق والاتحاد معهم،

رابعاً. بما ان العرش السلطاني العثماني هو اقوى
جامعة واوثق رابطة بين العناصر والممالك
المختلفة العثمانية فالجمعية تعتبر فرضاً واجباً تمسك
ابناء العرب باذيال هذه الجامعة العظمى واتحادهم
بغاية الصدق والاخلاص حول سدة السلطنة
العثمانية ومقام الخلافة الاسلامية

خامساً. لا يخفى ان ما تقدم لا يمنع كل عنصر
من العناصر العثمانية ان يقوم بالنظر في شؤونه
الخاصة لاسيما العنصر العربي ذو اللغة الكريمة القرآنية
والتاريخ المجيد الباهر فالجمعية تسعى في اعلاء
شان العرب والعربية ضمن الجامعة العامة العثمانية
وانالة ابناء العرب على اختلاف مذاهبهم ما منحتهم
المساواة الدستورية من حق احراز الوظائف
والمناصب وغير ذلك من الحقوق المشروعة،

سادساً. بما ان جانباً من الولايات العربية
العثمانية لم يزل حتى الآن خارجاً عن نفوذ الحكومة السنية
غير شارك سائر العثمانيين في حقوقهم وواجباتهم نابذاً
اسباب التمدن والعمران فعلى الجمعية ان تهتم بامر هذا القسم وتسعى

انجمن نے نوجوانان عرب کو یہ بات یاد دلائی کہ وہ تمام
عثمانی قوم کے بھائی ہین، اور اُنکے ساتھ اتفاق و اتحاد
رکھنے کی اُنکو بہت تاکید کی،

(۴) چونکہ پایہ گاہ سلطنت عثمانیہ مختلف قومون
اور مختلف ملکون کے اتفاق و اتحاد کا اعلیٰ ذریعہ ہے
اس لیے انجمن نوجوانان عرب کے لیے فرض سمجھتی ہو کہ اس
خلافت عظمیٰ کے دامن کو بہت مضبوطی سے پکڑے
رہین گے، اور خلوص اور سچائی کے ساتھ اسکے بارگاہ
کے گرد جمع رہین گے

(۵) پہلی دفعات کے لحاظ سے اسمین کسیطرح کا حرج نہین
کہ قومیت کا کوئی خاص گروہ اپنے ہی حالات کے درستی
کے لیے کھڑا ہو، خاص کر یہ عربی گروہ جنکی زبان
مین قرآن نازل ہوا ہی، جنکے کارنامے دنیا پر روشن
ہین، پس یہ انجمن اپنے عام اغراض کے ضمن مین اہل عرب
اور زبان عربی کے شان کے بلند کرنے مین کوشش
کرتی رہیگی، اور از روے حقوق مساوات اسکے لیے وظائف
اور عہدون کی بھی کوشش کریگی،

(۶) چونکہ عربی صوبون کا ایک حصہ اسوقت تک
حکومت سنیہ کے اثر سے علیحدہ ہی اور دوسری عثمانی رعایا
سے حقوق و واجبات مین کنارہ کش، تہذیب و تمدن سے
دور، لہذا یہ انجمن انکو راہ راست پر لانے تعلیم دلانے اور حکومت

Arabic	Urdu
في ارشاده وتعليمه وادخاله في دائرة الجامعة العثمانية،	عثمانیہ کے زیر اثر لانے مین کوشش کرے،
سابعا . السعي بنشر انوار المعارف بين	(۷) اہل عرب مین علوم و معارف کے پھیلانے کی
ابناء العرب وذلك بتاسيس مدارس وطبع	کوشش کرنی، اور اس کام کے لیے مدرسے قائم کرنا
كتب ورسائل وجرائد،	اور کتابین، رسالے اور اخبار طبع کرنا،
ثامنا . حث ابناء العرب على السعي بالاتفاق مع سائر	(۸) اہل عرب کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ وہ عثمانی رعایا
العثمانيين في تشكيل شركات تقوم بترقي التجارة	کے ساتھ ملکر تجارت، صنعت، وغیرہ کے ترقی کے لیے
والصناعة والزراعة في جميع انحاء الممالك العثمانية،	متفقہ کمپنی قائم کرین،
تاسعا . معاونة ابناء العرب على قدر الوسع	(۹) اہل عرب کی حتی الوسع انکے تمام کامون مین مدد
في امورهم وشؤونهم واغاثة فقرائهم ومرضاهم	کرنی، انکے فقیرون مریضون، یتیمون اور بیواؤن
وايتامهم واراملهم،	کی خبرگیری کرنی،
وقد قررت الجمعية اصدار ثلاث جرائد عربية	انجمن نے یہ بھی قرار دیا کہ تین اخبار عربی، ترکی اور
وتركية وافرنسية لشد الروابط بين الولايات العربية	فرانسیسی زبانون مین جاری کیے جائین، جنکے مقاصد یہ
ودار الخلافة وخدمة الجامعة العمومية ونشر	ہونگے، عربی صوبون کو دارالخلافہ کے زیر اثر لانا، انجمن
افكار الجمعية واعطاء حوادث الاستانة من المصادر	عام کی خدمت کرنی، اسکے مقاصد کو شائع کرنا، آستانہ
الموثوق بها ودرج حقائق الاحوال بلا محاباة	کے وقائع کو معتمد ذریعہ سے حاصل کرکے درج کرنا، حقیقت
واعلاء صوت كل مظلوم كيلا يحرم من نعمة	حال کو بلا رورعایت ظاہر کرنا، ستم رسیدہ کی فریاد کو گوش گذار
العدل والانصاف،	کرنا تاکہ عدل و انصاف کی نعمت سے کوئی محروم رہنے نپائے
فهذه المقاصد كما ترون لا مندوحة عنها	ان مقاصد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل عرب
للنهضة العربية تحت ظلال الجامعة العثمانية	کو حرکت مین لانے کے لیے انسے گریز نہین کیونکہ
فان العرب في اشد حاجة الى فتيان صادقين متنورين	انکو ایسے سچے ہمدردون کی سخت ضرورت ہی جو
ليوازروهم ويأخذوا بايديهم ويسعوا في تعليمهم	انکی مدد کرین، انکا ہاتھ بٹائین، انکی تعلیم مین کوشش کرین

وارشادهم الى اسباب التمدن فاننا
ننظرلهم مستقبلا مجيدا كما كان ماضيهم
مجيدا باهرا س

جريدة اللواء فى الهند

جريدة اللواء من الجرائد التى خدمت الامة
والدين احسن خدمة وذاع صيتها ورُفع
منارها واكتسبت شهرة مهمة فى بضع سنوات
حتى لاتكاد تسمع ذكر الجرائد المصرية فى اندية
الهند الاسلامية الا اللواء اولها ذكرا واكثرها
قراءة واوسعها بحثا واغرقها حبا للاسلام ولكن
ما ادرى ماذا احدث حتى ودّعنا اللواء وفارقنا
منذ فارقنا الفقيد المرحوم مصطفى كامل و
استاثر الله به ونقله الى دار كرامته وانا نعلم قطعا
ان ادارة اللواء تبعث بجريدتها الينا كل اسبوع
وايضا نحن على يقين من ان البوستة البحرية
توصلها الى بوستة الهند فى بمبائى وبوستة
بمبائى ترسلها الى ايالتنا اَوَدْ ولكن اهالى اَوَدْ
الذين تاتى الى بعضهم جريدة اللواء لاتفوز باعداد
منها فى اسبوع حتى نفقدها فى اسبوع آخر وتارة
يتصل بنا عدد فقط من اعدادها الستة الاسبوعية
ومرة لا تاتينا شهرا او بعض شهر بل اكثر منه ؛

اسباب تمدن کی طرف انکی راہ نمائی کرین، جس طرح یہ سابق
مین فضائل سے روشن تھے اسیطرح ہم انکے مستقبل کو
بھی دیکھنا چاہتے ہین،

اخبار اللوا ہندوستان مین

اللوا، اُن اخبارون سے ہی جس نے قوم و مذہب
کی بہت اچھی خدمت کی ہی اس نے بڑی شہرت اور ناموری پیدا
کی ہی، چند سالون مین اس نے ایسی ترقی کی ہی کہ ہندوستان
کے اسلامی مجلسون مین سب سے پہلے اسی کا نام لیا
جاتا ہی، اسی کو لوگ زیادہ پڑھتے ہین، اس کے بحث
کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہی، اسلامی باتون مین اسے
خاص دلچسپی ہی مگر نہ معلوم کیا افتاد پڑی ہی کہ جب سے
مرحوم مصطفے کامل پاشا نے انتقال کیا ہی یہ اخبار ٹھیک
طور سے ہمارے پاس نہین پہونچتا ہی، ہمکو یہ یقین
کامل ہی کہ دفتر سے اخبار برابر روانہ ہوتا ہی اور بحری
ڈاکخانہ بمبئی پہونچتا ہی، اور وہان سے ڈاکخانہ اودھ تک
آتا ہی، مگر ہم اودھ والے جن مین سے بعضون کے پاس اللوا،
آتا ہی کبھی تو پورے ہفتے کا اخبار پا لیتے ہین، اور
کبھی بالکل ندارد ہوتا ہی، کبھی ہفتہ کے چھہ
پرچون سے صرف ایک ہی ملتا ہی، کبھی ایسا بھی
ہوتا ہے کہ مہینہ ڈیڑھ مہینے تک نہین
آتا ہی،

وقد نبئنا من طريق غير رسمي ان الحكومة تنوي
منعها عن الدخول في الهند سرا وامرت رجال البوسته
سرا ان لا يوصلها الى اصحابها فان كان الخبر صادقا
والخبر يصدق ويكذب فعلى الحكومة ان
تعلن منعها لئلا يختلط على الناس امرهم
ونستريح من عذاب الانتظار فالانتظار اشد
من انقطاع الامل س

ہین پرائیوٹ طور سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اسکا ہندوستان
مین آنا پسند نہین کرتی، اور ڈاکخانہ والون کو پوشیدہ طور سے
کہدیا ہے کہ یہ اخبار خریدارون کے پاس نہ پہونچا کرے، اگر واقعی
یہی بات ہے تو گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس بات کا اعلان کردے
تا کہ لوگ دھوکے مین نہ پڑین، اور ہمین بھی انتظار
کے عذاب سے نجات ملے، کیونکہ امید کے منقطع
ہو جانے سے انتظار کی بلا بہت سخت ہے، س

ماذا يقول المصريون

مصری کیا کہتے ہین ؟

يا ايها الراكب المزجي مطيته
سائل بني اسد ما هذه الصوت
ويل للذين يتفرقون ويتخذون هواهم
اس اعمالهم فتسودهم الفوضى وتذهب ريحهم
وتكبو زنادهم وتطيش سهامهم وتحل امالهم
بواد غير ذي زرع فتصبح خائبة
خاسرة،

اے سوار! جو اپنی سواری کو دوڑائے ہوئے لیے جاتا ہے
بنی اسد سے دریافت کر کہ یہ ہنگامہ کیسا ہے
جو لوگ قوم مین تفریق پیدا کرتے ہین اور اپنی خواہشون کی
غلام بنجاتے ہین انکو اخیر مین بہت سی خرابیون سے
سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسکی وجہ سے انکی عزت جاتی رہتی ہے اپنی
مراد مین ناکامیاب رہتے ہین، انکا تیر نشانہ پر نہین بیٹھتا،
انکی امیدین خاک مین ملجاتی ہین -

هذه النهضة الاخيرة التي نهض بها
الشرق من سنوات ما غادرت ملكا من الشرق
الا وايقظت اهله من سباتهم فانتبهوا
وقاموا وسعوا،
ومصر التي هي من اقدم البلاد مدنية وحضارة
وان فقدت الان ما كانت لها من الفضل ولكن

اس اخیر بیداری کے دور مین جسمین مشرق بیدار ہوا ہے
چند برسون سے برابر دیکھا جا رہا کہ مشرق کے تمام بادشاہ اپنی غفلت
سے بیدار ہو کر اپنی رعایا کو بیدار کر رہے ہین، اور وہ سب
بیدار ہو کر اپنی ترقی کے دُھن مین لگے ہوئے ہین
گو مصر جو کسی وقت تمدن اور ثروت مین سب سے
آگے تھا اس وقت پست حالت مین پڑا ہوا ہے، مگر

نحن ننتظر لها مستقبلاً مجيداً ايبهر انظار العالم ويكون لها شان يأخذ بيد المسلمين حتى تصبح مصر بعد ايام قلائل كعبة آمال المسلمين '

قام فيها مصطفى كامل باعباء السياسة وعمل في حياته المقدسة ما عمل لوطنه العزيز ولكن اهل مصر ما نصروه حق نصرة بل قاومه حزب منهم وشددوا عليه النكير فضعفت قوى القوم واصبحوا فرقاً فلما توفي مصطفى كامل قام بعده محمد فريد بك رئيساً للحزب الوطني وسار على خطة صاحبه غير انه فيه بعض خشونة لعلها تحول بينه وبين مراده قرأنا ما كتبه حضرة الرئيس تحت عنوان "ماذا يقولون" فاعجبتني حرية افكاره ولكن استاءتنا لهجته فالله يوفقه للسداد ويعصمه من مزالق الاقوال '

ہمین امید ہے کہ آیندہ دنیا کو اپنے علم و فضل سے روشن کردیگا' اور مسلمانون کا ہاتھ بٹائیگا' جسکی وجہ سے یہ چند دنون مین مسلمانون کی امیدون کا کعبہ بنجائیگا -

مرحوم مصطفی کامل پاشا نے سیاسی امور کیطرف اپنی توجہ مبذول کی تھی اور اپنے پیارے وطن کے لیے بہت کچھ کر گئے مگر مصریون نے جیسی چاہیے انکی مدد نہین کی' بلکہ انکے سخت مخالف بنگئے' اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کے قوے ضعیف ہوگئے اور وہ چند گروہ بنگئے - انکے انتقال کے بعد محمد فرید بک حزب وطنی کے صدر قرار پائے' یہ بھی انھی کے نقش قدم پر چلے مگر افسوس یہ ہے کہ انکے مزاج مین کسی قدر سختی ہے' جسکی وجہ سے ابھی تک ناکامیابی رہی' انھون نے جو مضمون "مصری کیا کہتے ہین" کے موضوع پر لکھا ہے ہماری نظر سے گذرا' مگر اسکے لہجے سے ہمین سخت رنج ہوا - خداوند تعالی انھین نیک راہ کی توفیق عنایت کرے اور لغزش سے بچائے -

س

الدولة العلية واليابان

قابل سفير اليابان السير غراي ناظر الخارجية واخبره ان اعلان بلغاريا الاستقلالها وقع وقعاً سيئاً جداً في اليابان وقد افصح السفير عن رغبة الشديدة في ان تحل هذه المسائل بالوسائل السلمية

دولت علیہ اور جاپان

جاپان کے سفیر نے سر گرے وزیر خارجیۂ انگلستان سے ملاقات کی اور بیان کیا کہ بلگیریا کے اعلان آزادی کا اثر جاپان مین بہت برا پڑا سفیر موصوف نے اپنی بڑی خواہش ظاہر کی کہ یہ مسئلہ بطریق صلح ہوجائے

التجارة النمساوية

مقاطعة التجارة النمساوية مستمرة في القاهرة بشدة

اسٹرین تجارت

مصر مین اسٹرین تجارت سے بائیکاٹ بہت شدت سے پھیلا ہوا ہے

والصحف المصرية تشجع الاهالي على المقاطعة بكل قواها وقد عقد منذ ايام اجتماع كبير والقيت فيه خطب تتضمن الحث على اللاذب في هذه الخطة، وهناك نشرات خاصة تطبع وتوزع بهذا الغرض وتعهد بعض التجار بانهم لن يتجروا بعد بالبضائع النمساوية، وبهذا اضرت الفابريقات النمساوية الكبرى ضربة بالمواهاجلا،

مصری اخبار نہایت قوت کے ساتھ لوگونکو اس بائیکاٹ پر آمادہ کر رہے ہین، کچھ دن گذرے کہ ایک بہت بڑا جلسہ ہوا تھا جسمین اسپیچین دی گئی تھین جن سے اس بائیکاٹ کی پالیسی پر لوگونکو آمادہ کیا گیا تھا اور بہت رسالے اور اشتہارات اسی غرض کے لیے شائع کیے جاتے ہین بعض بعض تاجرون نے عہد کر لیا ہے کہ وہ اب آسٹرین چیزونکی کبھی تجارت نہ کرینگے، اس وجہ سے آسٹریا کی کارخانونکو بہت نقصان پہنچا ہے جسکا انکو سخت رنج ہے،

جمعية العلماء وندوة العلماء

جمعیۃ العلماء اور ندوۃ العلماء

فاق علماء الهند اشباههم في البلاد الاسلامية الاخرى حيث سبقوهم بنصرة الدين ورد البدع بتاسيس جمعية سموها ندوة العلماء والآن بعد ان بلغ السيل الزبى تنبّه لهذه الحاجة الدينية علماء مصر، فاجتمع لفيف كبير من نابغي علماء الازهر الشريف في منتصف الشهر المنصرم واسسوا جمعية سموها جمعية العلماء ومن اهم ما اسست لاجله هذه الجمعية النظر في المطاعن الدينية والشكوك الواردة من بعض الناظرين وردها بالحجة والبرهان وكذلك النظر في البدع والمفتريات التي يرتكبها العامة باسم الدين والدين منها براء،

ہندوستان کے علما اپنے دوسرے علمای جو اور بلاد اسلامیہ مین رہتے ہین بڑھ گئے کیونکہ مذہب کی امداد اور بدعات کے رد مین ندوۃ العلما کے نام سے ایک انجمن قائم کرنے مین وہ سب سے پہلے ہین اور اب جبکہ سیلاب سر سے گذر گیا علماے مصر نے بھی اس مذہبی ضرورت کا احساس کیا اسیے علماے ازہر نے گذشتہ نصف مہینے مین ایک انجمن قائم کی ہے جسکا نام جمعیۃ العلما ہے اس انجمن کے قائم کرنے کا اصلی مقصد اُن مذہبی اعتراضات اور شکوک کا بالدلیل دفع کرنا ہے جو بعض لوگ کرتے ہین اور نیز اون رسوم و بدعات مین غور کرنا ہے جن مین عام لوگ مذہب کے نام سے مبتلا ہین حالانکہ مذہب اوس سے بری ہے،

الحجاز الجديد

حجاز جدید

الدستور العثماني لم يغير تركيا الاوربية فقط بل كان لبلادها اجمعها ونجدها عربها وعجمها، فنرى في خلال الحجاز آثار التقدم والعمران يسعى واليها الجديد وتبرع الاغنياء الكرام بمبالغ طائلة لتصليح بلد الله الحرام وتنظيفها وصدرت من مكة المكرمة جريدة عربية تركية رحبت بها العرب كلها ويسعى بعض التجار المعتبرين لتشكيل شركة عثمانية بمكة المكرمة وانهم التمسوا من الحكومة السنية منحهم رخصة تاسيس معمل ثلج واسسوا قوانين لسلامة الحجيج وراحتهم من بادية العرب

عثمانی پارلیمنٹ نے نہ صرف یورپین ترکی کو بدلا ہے بلکہ اپنے کل ممالک کو، حجاز کو اور نجد کو عرب اور عجم کو حجاز مین ترقی و شائستگی کے آثار جدید گورنر کی کوشش سے نمایان ہین ذی ثروت لوگون نے بہت بڑی رقمین مکہ معظمہ کی اصلاح اور صفائی کیلیے چندہ دی ہین مکہ مکرمہ سے ایک عربی ترکی اخبار شائع ہونا شروع ہوا ہے جسکا خیر مقدم تمام عرب نے کیا بعض معتبر تجار وہان کمپنی قائم کرنیکی کوشش کر رہے ہین اور دولت عثمانیہ سے ایک آئس مل کے قائم کرنے کی اجازت چاہی ہے اور حاجیون کے آرام و آسایش اور اُنکو مطوفین اور بدوون کے پنجہ سے رہا کرنے کے لیے قواعد منضبط کیے ہین

والمطوفين، وعزموا على تسهيل امر البوستة في الحجاز،

اور حجاز مین ڈاک کی آسانی کا ارادہ کیا ہے،

مبعوث مكة والمدينة

قد احرز الاكثرية الآراء حضرة الفضيلة الشيخ عبد الله سراج افندي مفتي الاحناف في انتخاب المبعوث الذي اقتضى الحال التعيينه من مكة وقد صار انتخاب حضرة السيد عبد القادر افندي من المدينة المنورة

مکہ اور مدینہ کے ممبر پارلیمنٹ

مکہ مین ممبری کے زیادہ ووٹ شیخ عبد السراج افندی مفتی احناف نے اوس انتخاب مین حاصل کیے ہین جو مکہ کی طرف سے ہوا، مدینہ منورہ مین ممبری کے لیے سید عبد القادر آفندی کا انتخاب ہوا ہی،

قرض الدولة العلية

وافقت بنوك انكلترا على اقراض الدولة العلية خمسين مليونا من الجنيهات

دولت علیہ کو قرض

انگلستان کے بنک دولت علیہ کو پانچ کرور گنّی قرض دینے کو طیار ہین،

جدة

قد صار انتخاب حضرة قاسم افندي ذنيل من جدة وقرر شبان جدة تاسيس مدرسة بغرض تعلم اللغة التركية قراءة وكتابة،

جدہ

جدہ سے پارلیمنٹ کی ممبری کے لیے قاسم آفندی زنیل کا انتخاب ہوا ہی، جدہ کے نوجوانون نے ایک مدرسہ اس غرض سے قائم کرنا چاہا ہی کہ ترکی لکھنا پڑھنا سیکھین،

مجلس المبعوثين

سيكون عدد اعضاء المبعوثين ۲۴۰ عضوا وقد تم انتخاب ۲۲۹ عضوا وصدرت اوامر الصدارة العظمى باسراع تسفيرهم الى العاصمة

پارلیمنٹ

پارلیمنٹ کے ممبرون کی تعداد ۲۴۰ ہوگی جن مین سے ۲۲۹ کا انتخاب ہو چکا ہے وزارت عظمی نے حکم صادر کیا ہی کہ وہ بہت جلد قسطنطنیہ پہونچ جائین،

الاتحاد والترقي

جمعت جمعية الاتحاد والترقي كبار اعضائها في جمعية عمومية في سلانيك لتقرير اعمالها بعد انعقاد مجلس المبعوثين وحضر هذه الاجتماع كبار اعضائها في الاستانة والولايات واقروا انهم سيأن لا تتداخل جمعيتهم بعد انعقاد المجلس في ادارة البلاد بل تقتصر مهمتها على مراقبة الاصلاح وخدمة البلاد من الوجهة الادبية۔

انجمن اتحاد و ترقی

انجمن اتحاد و ترقی نے اپنے بڑے بڑے ارکان کو سلانیکا مین اپنا پروگرام انعقاد پارلیمنٹ کے بعد درست کرنے کیلیے جمع کیا اس جلسہ مین قسطنطینیہ اور صوبون کے تمام ارکان جمع ہوئے اور انہون نے قطعی طور سے یہ فیصلہ کر دیا کہ پارلیمنٹ کے انعقاد کے بعد انجمن پولیٹیکل معاملات مین مطلق دخل نہ دیگی اور اسکا مقصد صرف قوم و ملک کی ادبی اصلاح ہوگی

الدولة العلية وبلغاريا

المداولات بين الحكومة العثمانية وبلغاريا صعبة جدا وهناك تهديدات بالحرب اما فرنسا وروسيا وانكلترا فانها تتوسط المداولات المالية بين الحكومتين

دولت علیہ اور بلگیریا

دولت علیہ اور بلگیریا کے درمیان معاملات کا طے ہونا نہایت مشکل ہی اور دونون لڑائی کیلیے طیار ہین لیکن فرانس، روس اور انگلستان مالی معاوضہ کے ذریعہ سے دونون گورنمنٹون مین صلح کرانا چاہتے ہین

مریخ مین زندگی

عام طور سے یہ مسلم ہوتا آیا ہی کہ زمین کے سوا کسی اور کرہ مین آبادی نہین ہے مگر چند سالون سے محققین یورپ کا یہ دعوی ہی کہ ستارہ مریخ مین بھی آبادی ہی

ڈاکٹر ہینگن جو اسوقت ایک مشہور فلسفی ہی وہ اسکے متعلق لکھتا ہی کہ:- مریخ مین نہرین ہین یہ نہرین اگر مصنوعی ہین جنکو صاحب عقل کائنات نے بنایا ہی تو مشکل سے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اس کائنات کے پاس بنانے اور ناپنے کے آلات نہین ہین، اور یہ آلات معدنی چیزون کے بنے ہوئے نہین ہین، اور جب معدنی چیزون سے بنے ہوئے ہین تو مشکل سے ہم اسکا انکار کرسکتے ہین، کہ اون آلات کے کاریگر آگ نہین استعمال کرتے، لیکن عام طور سے یہ تسلیم کیا گیا ہی کہ آگ رگڑ اور تصادم سے پیدا ہوتی ہی اور ابتدائی آگ اسی تصادم سے پیدا ہوئی ہی لیکن یہ بھی معلوم ہی کہ مریخ مین برف کا دباؤ زمین کی برف کے دباؤ سے ساتوان حصہ ہی، اور وہان کی فضا بجلی، رعد، صاعقہ سے خالی ہی اسلیے ایسے کرہ مین جہان سردی اور گرمی اس ناقص حد تک ہو آگ تصادم اور رگڑنے سے نہین پیدا ہوسکتی ہے،

زمین مین ابتداءً بہت قلیل العقل و ضعیف القوی مخلوقات کا وجود تھا اس قوت، عقل کا وجود جو انسان اور بعض حیوان مین بہت کم زمانہ سے پایا جاتا ہی، اسلیے اگر مجھسے کہا جائے کہ مریخ مین زندگی موجود ہی تو اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ جسطرح زمین مین بہت سی نوعین موجودات کی موجود ہین اسی طرح مریخ مین بھی تمام مختلف الانواع کائنات کا وجود ہی بلکہ نہایت ممکن ہی کہ وہانکی کائنات صرف ایک نوع ہو جو ممکن ہی کہ ترقی یافتہ نباتات ہون جنکی شاخین بہت دور دور تک پھیلی ہوئی ہون اور پہاڑ سے برف پگھلکر جو بہتی ہو وہ شاخین اوسکو چوس لیتی ہون اور اسطرح ہمکو مریخ کی سطح پر بلند اور وسیع نہرین دکھائی دیتی ہون،

سول نے ان نہرون کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا تھا، کہ وہ نہرین جب مصنوع ہین تو ظاہر ہی کہ اونکو کسی نے بنایا ہوگا، اور جن لوگون نے بنایا ہوگا اُنکا صاحب عقل ہونا بھی ظاہر ہی، لیکن وہ ابھی قوت عقل کے اعلی درجہ پر نہین ہین سول کی تحقیق سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی، اسلیے کہ اگر زمین کی تاریخ زندگی پر غور کیا جائے تو ظاہر ہے کہ اسکی جسمانی اور عقلی ترقی، تدریجی طور سے ہوئی ہی اسلیے ممکن ہی کہ مریخ کی زندگی اپنی تدریجی ترقی کی بنا پر ابھی حد انتہا تک نہین پہونچی ہی، کیونکہ ظاہر ہی کہ زمین پر زندون کا وجود اتفاقی طور سے عناصر کی ترکیب سے یک بیک نہین ہوگیا بلکہ پہلے بہت سے مرکب حیوانات پیدا ہوئے، جو انسان اور ابتدائی درجہ کے حیوانات کی بیچ کی کڑیاں تھین، ممکن ہی کہ مریخ کی زندگی صرف ایک نوع کی ہی انکی پیدائش اُس نیروجن سے ہو جو پہلے پانی مین مخلوط تھا اور اب پانی مین اُسکا کوئی ذرہ موجود نہین ہی اسلیے کہ اگر اب پانی مین اسکا وجود ہوتا تو چھوٹے چھوٹے کیڑے اوسکو کھا جاتے اور اسکے تسلیم کرنے سے کوئی شے روک نہین سکتی کہ تمام زندہ انواع اسی طریقہ سے پیدا ہوئے ہین اور اسطرح یہ زمین کی تمام زندہ نوعین مختلف مقامات اور زمین کے مختلف حصون پر پیدا ہوئین،

اور ایک بلکہ ایک متصل واحد نوع نہین پیدا ہوئی اور غالباً اسکا سبب

مد اور جزر اور دریا کی موجین ہین جو زمین کی نوعون کو توڑتوڑ
کر الگ کر دیتی تھین لیکن مریخ کی حالت اس سے جداگانہ ہی اسلیئے
ممکن ہی کہ مریخ کے سطح پر جو زندگی پیدا ہوئی ہو وہ تمام سطح پر ایک
متصل طویل و عریض وجود ہو جسطرح کبھی کبھی زمین پر برف کی ایک
بہت بڑی لمبی چوڑی سطح پیدا ہو جاتی ہی اسلیئے ممکن ہی کہ اس حالت مین
مریخ کی سطح پر ایک ایسی نباتی زندگی پیدا ہو گئی ہو جسطرح پر برف کی
پھیلی ہوئی سطح پانی کی سطح پر پھیلی رہتی ہی، ڈاکٹر ہینگن کی رای کا
یہ خلاصہ ہی لیکن ڈاکٹر رسل ولس نے جس نے ڈاکٹر ہوکر اور ہیکل و لینکسٹر
کے ساتھ ڈارون کے جلسہ مین بیالوجی کے متعلق تحقیقات کی تھی
اُس نے پروفیسر سول کی تحقیقات کی تردید کی ہی اور اُس نے مریخ کی
نہرون کا سبب یہ بیان کیا ہی کہ مریخ کی سطح مین بہت سے شگاف
پیدا ہو گئے ہین جو ہمکو نہر کی صورت مین نظر آتے ہین،
بہر حال یہ سب ابھی مفروضات ہین اصلی تحقیقات کا وجود ابھی بمراحل
دور ہی جسوقت اصلی تحقیقات کے چہرہ سے پردہ اُٹھ جائیگا دنیا
مین ایک عجیب قسم کا انقلاب پیدا ہوگا،

ترکی پولیٹکل انقلاب

اسلامی سلطنتون کے انحطاط کے بعد یورپین سلطنتون نے جب ترقی کی تو اونکو
صلیبی جنگ مین جو نقصان اُٹھانا پڑا تھا مسلمانون سے اوسکا
انتقام لینے کا خیال پیدا ہوا، عثمانی حکومت کے زیر سایہ اکثر عیسائی
تھے اسلیئے عیسائی سلطنتون کو اپنے مقاصد مین کامیابی کے زیادہ
موقع ملے، اس بنا پر عثمانی سلطنت کے دو عظیم الشان دشمن پیدا
ہو گئے دول یورپ جنکو ترکی سلطنت بار بار پریشان کر چکی تھی
اور دوسری سلطنت کی خود عیسائی رعایا جس نے اپنے ہم مذہب
قومون کی پوشیدہ امداد مین کوئی کمی نہین کی، ترکی سلطنت کی
وسط تاریخ مین ینگچری فوج سلطنت کی دست و بازو تھی اور سلطنت
کی ہر قسم کی قوت اوسکی ذات پر موقوف تھی لیکن یہ معلوم ہوگا کہ ینگچری
عیسائی بچونکو جنگی تعلیم دینے سے طیار ہوتی تھی اسلیئے دول یورپ
کے اشارہ سے اس فوج مین مذہبی احساس جو مسلمانون کے اختلاط سے
کم ہو گیا تھا پھر بھڑک اُٹھا، اور سلطنت کا سب سے بڑا دوست سب سے بڑا دشمن
ہو گیا، سلطنت کے کمزور کرنے مین اس فوج نے کوئی کمی نہین کی،
سلطان سلیم ثالث نے چاہا کہ اس فوج کو برباد کر کے یورپین طرز پر فوج
طیار کی جائے مگر سلطان سلیم کی یہ امید پوری نہوئی، سلطان سلیم کے بعد
سلطان محمود ثانی تخت نشین ہوا اوسنے مختلف تدابیر سے ینگچری فوج کو جو
سلطنت کی قوی تر دشمن تھی ہلاک کر دیا اور اُسکی جگہ پر اُسنے جدید طرز
پر اپنی تمام فوج آراستہ کی، اس بنا پر ترکی کی موجودہ ترقی و انقلاب کا
سنگ بنیاد گویا سلطان محمود ثانی نے رکھا تھا،
سلطان محمود کے بعد سلطان عبدالمجید موجودہ سلطان کے والد تخت نشین ہوئے،
سلطان عبدالمجید نے سلطنت کے دوسرے دشمن کی طرف توجہ کی، یعنی خود
اپنی عیسائی رعایا نے اسکی کوشش کی کہ عیسائی رعایا کے دل سے
یہ غلط فہمی دور کر دے کہ یہ سلطنت صرف مسلمانون کی ہی بلکہ عیسائی یا
یا مسلمان جو بھی اس سلطنت کے زیر سایہ ہین اون کی مشترک سلطنت ہے
اور کل لوگونکو ملکر ترکی سلطنت کی حفاظت کرنی چاہیے، لیکن اس زمانہ مین

ایک اور بہت بڑی خرابی یہ پیدا ہوگئی کہ دول یورپ کا اقتدار ترکی
سلطنت مین بہت بڑھ گیا، اور ہر چیز مین اونکا دخل شروع ہوگیا،
سلطان عبدالمجید کے بعد سلطان عبدالعزیز سلطان ہوئے سلطان
عبدالعزیز کے عہد مین اس نئی غلط فہمی کے دور کرنے سے پھرے تو بھی
کی گئی، اور اسی زمانہ مین مشرق مین یورپین اثر سے آزاد خیال لوگ
پیدا ہونے لگے اور خاصکر ترکی مین یورپ کی تعلیم نے بہت سے ترکون کو
سلطنت کی جدید اصلاح کی طرف آمادہ کیا، اونھون نے ملک مین اخبارات
جاری کیے جدید تصنیفات پھیلائین مساوات حقوق کا خیال پیدا کیا،
لیکن افسوس ہے کہ سلطان عبدالعزیز نے اس اصلاح پسند فرقہ کی طرف
توجہ نہ کی، اور روز بروز سلطنت کی حالت بدتر ہوتی گئی، اسلیے ناچار
اصلاح کا خیال جو بہت دور تک پھیل چکا تھا اُسنے اسپر آمادہ کیا ہی
کہ سلطان عبدالعزیز تخت سے اُتار دیے جائین چنانچہ ۱۸۷۶ء مین
سلطان عبدالعزیز تخت سے اُتار دیے گئے اور سلطان مراد جو مصلح فرقہ
کے خیال مین تخت کے لائق تھے تخت نشین کیے گئے لیکن بدقسمتی سے
سلطان مراد کو جنون ہوگیا وہ تخت سے علحدہ کر دیے گئے اور انکی
جگہ پر اصلاح پسند گروہ نے سلطان عبدالحمید کو تخت پر اس شرط سے
بٹھایا کہ وہ ملک مین پارلیمنٹ قائم کرین، سلطان نے یہ شرط
منظور کر لی وہ تخت پر بیٹھے، چند مہینون کے بعد پارلیمنٹ بھی قائم
ہوئی، مگر چونکہ یہ جدید خیالات صرف ایک خاص گروہ تک محدود تھے
اور یہ خیالات ابھی تک عام نہین ہوئے تھے، اسلیے ملک نے پارلیمنٹ
کی قدر نہین کی اور نہ ابھی ملک مین اسکا احساس پیدا ہوا تھا اسلیے

پارلیمنٹ ملک کے لیے ایک وفتنہ ہوگئی اور سلطنت مین ایک عجیب قسم کی بدامنی
پھیل گئی اسلیے سلطان نے مناسب سمجھا کہ پارلیمنٹ بالفعل موقوف کر دی جائے
اصلاح پسند گروہ پارلیمنٹ کے بند کرنے کی مصلحت کو نہ سمجھا اور وہ سلطان کا
دشمن ہوگیا، سلطان نے تشدد شروع کیا اسلیے یہ گروہ ترکی مقبوضات
سے نکل نکل کر یورپ کے بڑے بڑے شہرون مین چلا گیا، اور وہین سے ترکی
اصلاحات کے متعلق اخبارات جاری کیے جو نہایت آزادی سے
سلطنت پر نکتہ چینی کرتے تھے،
ترکی سلطنت نے ہر قسم کی کوششون سے اُن اخبارات کو بند کرنا چاہا
جنکا پولیٹیکل اثر ملک مین روز بروز بڑھتا جاتا تھا، لیکن کوئی کوشش
آزاد نوجوانون کو جنکو اصلاح ملک کے سوا کوئی فکر نہ تھی نہ روک سکی آزاد
نوجوانون نے کامیابی کے لیے ہر قسم کی کوشش کی لیکن اوس وقت تک
وہ کامیاب نہو سکے جب تک انہون نے تمام ملک مین خفیہ انجمنین نہ قائم کرلین
جنکے ارکان سادھوؤن اور فقیرون کے لباس مین تمام ترکی شہرون مین
پھیلے ہوئے تھے، ان ارکان نے آزادی کا خیال پولیس اور فوج کے
افسرون مین بھی پیدا کیا، اور اسکا نمایان اثر یہ ہی کہ ہر قسم کی جاسوسی کا
کام جو پولیس کے محکمہ سے متعلق تھا یکلخت بند ہوگیا، ٹیلیگراف آفس کے بعض
افسر بھی اسی آزاد جماعت مین داخل ہوئے جس سے بڑا یہ نفع
ہوا کہ کسی مخالف کوشش کی خبر قسطنطنیہ نہ پہونچ سکے،
۱۸۹۶ء مین قسطنطنیہ مین ایک عام کشت وخون ہوا تھا اُسنے آزاد
جماعت کو اور زیادہ آمادہ کر دیا، اور انہون نے اپنی خفیہ سازشون کا
سلسلہ اور زیادہ پھیلا دیا، یہان تک کہ اسمین اکثر تعلیم یافتہ اور

صاحب قلم عثمانی شریک ہو گئے اصلی انجمن جو پہلے قسطنطینیہ مین تھی پھر پیرس پھر سلانیکا مین اوسکا دفتر منتقل ہوا اُسکے تحت مین جو مجلس انتظامی تھی اوسکے ارکان وقت مقرر پر ایک جگہ جمع ہو جاتے تھے اور رزولیشن پاس کرتے تھے مختلف ماتحت انجمنون کو احکام صادر کرتے تھے جب ملک مین کوئی نیا ہونہار ظاہر ہوتا فوراً آزاد جماعت کی کوشش ہوتی کہ وہ اس انجمن مین داخل ہو جائے ،

ہر رکن کا ایک خاص نمبر ہوتا تھا جو اُسکو دیا جاتا تھا اور دفتر اور رپورٹون مین نام کے بدلے اسی نمبر سے کام لیا جاتا تھا ، اور جب کوئی نیا ممبر بنتا تھا تو حسب اختلاف مذہب قرآن ، انجیل ، توریت کی وہ قسم کھاتا تھا کہ وہ اخلاص اور وفاداری کے ساتھ انجمن کی خدمت کریگا ،

اس قسم کی چھوٹی چھوٹی خفیہ انجمنین بڑی انجمن کے تحت مین ہر جگہ ملک مین قائم ہو گئین جب ماہین ہمایونی کو معلوم ہوا کہ بڑے بڑے عہدہ دار ، افسر ، فوجی ، آزاد جماعت کے سرگرم ممبر ہو گئے ہین اور وہ سب سلانیکا مین جمع ہین ، تو انھون نے تمام افسرون کے نام خط لکھے کہ وہ قسطنطینیہ چلے آئین آزاد جماعت کے پانچ ممبرون نے جنکا نام ہمیشہ مخفی رکھا جائیگا خیال کیا کہ یہ مجمع اگر پھر منتشر ہوا تو کامیابی بھی معدوم ہو جائیگی ، اسلیے اونھون نے اس اعتماد پر کہ اکثر فوجی افسر اس جماعت مین شامل ہین اسلیے فوج بھی ہمارا ساتھ دیگی نیازی بک جو ایک مشہور ترک بہادر فوجی افسر تھا اوسنے فوج مین حرکت پیدا کرنیکی کوشش کی ، انور بک نے بھی جو دوسرا نوجوان فوجی افسر تھا نہایت بہادری سے اس خدمت کو انجام دیا ، ان کے ساتھ اور بہت سے فوجی افسر تھے سلطان کو جب یہ معلوم ہوا تو انھون نے فوراً فوج کے ایک دستہ کو سلانیکا کی طرف بڑھنے کا حکم دیا لیکن اتفاق سے اس فوج کے افسر بھی آزاد جماعت مین شامل تھے اسلیے سلانیکا پہونچکر یہ فوج بھی آزاد فوج سے مل گئی ، ایک فوج اور بھیجی گئی اُسکا بھی یہی حال ہوا سلطان نے دیکھا کہ کام طاقت سے باہر ہو گیا اور ایک وسیع کشت و خون کے بغیر جوش دب نہین سکتا اسلیے نہایت عاقلانہ تدبیر کے ساتھ دستور کا حکم جاری کیا جو شیخ الاسلام کی اجازت کے بعد تمام ملک مین شائع کیا گیا ، یہان پر سب سے پہلا سوال یہ ہوگا کہ آزاد جماعت کی کامیابی کے کیا اسباب تھے اسکا جواب حسب ذیل ہے ،

(۱) قوم مین خود احساس پیدا ہونا ،

(۲) آزاد نوجوانون کی ، وفاداری ، استقلال ، خوش نیتی ،

(۳) آزاد گروہ کہنا نہین تھا کرتا تھا ،

(۴) انھون نے غیر مناسب جوش سے کام نہین لیا بلکہ وقت کے منتظر رہے ،

(۵) ہر قسم کے مذہبی ، وطنی ، قومی تعصب سے یہ گروہ الگ رہا ،

(۶) جتنے ممبر اس انجمن مین شریک تھے سب متحد المقصد تھے ،

(۷) ماہین ہمایونی کے تشدد اور مظالم ،

(۸) غیر سلطنتون کی موافقت ،

(۹) آزاد ترکون کا تمام متمدن شہرون مین پھیلکر اپنے مقاصد کیلیے کوشش کرنا غرض اس قسم کے بہت سے وجوہ تھے جنھون نے سی سالہ کوشش کو ۲۴ جولائی کی صبح کو کامیاب کر دیا ،

باپ ہو۔ بکر بن ہوازن کے بیٹے، سعد، معاویہ، اور زید تھے، زید بن بکر کو اُسکے بھائی معاویہ نے قتل کر ڈالا
اور وہ پہلا شخص ہو جسکے فدیہ مین اونٹ دیے گئے تھے۔ سعد بن بکر کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی دایہ تھین۔ جب ہوازن والے جنگ مین قید کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی دودھ شریکی بہن آپ کی خدمت مین سفارش کے لیے آئین اور حضور انور نے اُن سب لوگون
کو آزاد فرما دیا۔ معاویہ بن بکر کے بیٹے جشم، نصر، صعصعہ، السباق، جسر، جحش، حجاش، عوف، دحوہ
اور دحیہ تھے۔ دحوہ، دحیہ، جحش اور حجاش کی نسل کا مجھے کچھ پتا نہین ملا۔ مگر عوف کی اولاد
،،وقعہ،، کہلاتی ہو، ایک شاعر کا قول ہو۔

یا اُخت دحوۃ بل یا اُخت اختہم — من عامر او سلول او من الوقعۃ

اے دحوۃ کی بہن بلکہ اے اُنکی بہن کی بہن — جو عامر یا سلول یا وقعہ کے کنبہ سے ہو

باقی رہا جشم کا گھرانا، اُسکے بارہ مین اخطل شاعر کہتا ہو۔

ولا جشم شر القبائل انہم — کبیض القطا لیسوا بسود ولا حمر

جشم کوئی برا قبیلہ نہین ہو کیونکہ وہ لوگ — درقطاء کے انڈونکی طرح بالکل سیاہ ہین اور نہ سرخ رنگ

،،غزیۃ،، درید بن الصمۃ کا جد اعلی اسی گھرانے سے ہو۔ بنو نصر مین سے، مالک بن عوف النصری
مشہور شخص ہو جو غزوہ حنین کے دن قبیلۂ ہوازن کا سردار تھا۔ صعصعہ بن معاویہ کے بیٹے
عامر، مُرہ، غاضرہ، مازن، اور وائلہ ہین، بنو مرہ اپنی مان، سلول کی جانب منسوب ہو کر بنی سلول
کے نام سے مشہور ہین، ابو مریم السلولی، عجیر السلولی شاعر، اور عبد اللہ بن ہمام السلولی شاعر اسی
گھرانے کے لوگ ہین۔ عامر بن صعصعہ کا بیٹا ہلال بن عامر ہو، یہ ام المومنین زینب رض بنت خزیمہ کا
جد اعلی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھین،، اور میمونہ بنت الحرث کا بھی جد ہو۔ سواۃ
بن عامر، اور نمیر بن عامر، یہ لوگ جمرات عرب مین سے ایک ،،جمرہ،، ہین، ابو حیۃ النمیری، راعی شاعر
اور ربیعہ بن عامر، سب اسی خاندان کے لوگ ہین ربیعہ بن عامر کی اولاد اپنی مان کی طرف منسوب
ہو کر بنو مجد کہلائی۔ لبید شاعر کا قول ہو

سقی قومی بنی مجد و اسقی   نمیرا و القبائل من ہلال

بنی مجد نے میری قوم کو پانی پلایا   اور مین نمیرا و رہلال کے قبائل کو پانی پلاتا ہون

بنو مجد کے نام عامر بن ربیعہ، کلاب بن ربیعہ، اور کعب بن ربیعہ ہین، عامر بن ربیعہ کی اولاد سے عمرو بن عامر الضحیا کا شہسوار ہی جسکی نسل سے خداش بن زہیر شاعر ہوا ہی۔ بنو البکا بن عامر بھی اُسیکی اولاد ہین۔ خرقا ،،ذی الرمۃ،، کی بیوی بنی البکا کے گھرانے کی لڑکی تھی،

کلاب بن ربیعہ کسی قدر بےعقل شخص تھا، اُسکے فرزند حسب ذیل ہین، جعفر، معاویہ، ربیعہ، ابو بکر، عمرو، الوحید، رواس، الاضبط، اور عبد اللہ، بنی رواس کی نسل سے ،،وکیع،، محدث ہین اور بنی الوحید کی نسل سے ،،ام البنین،، جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھین اور عباس، جعفر، اور عبد اللہ، یہ تینون صاحبزادے انھین کے بطن سے تھے۔ معاویہ بن کلاب کی نسل سے ،،الضباب،، ہین یعنے حسل، حسیل، اور ضب، معاویہ کے بیٹے۔ عمرو بن کلاب کی نسل بہت کثیر ہی انمین سے ایک قوم ،،بنو دودان،، کہلاتی ہی، یزید بن الصعق عمرو ہی کی نسل سے ہی۔ جعفر بن کلاب کے فرزند، الاحوص، خالد، مالک، اور عتبہ ہین۔ احوص کی کنیت ،،ابا شریح،، تھی اور وہ ،،یوم جبلہ،، کے دن بنی عامر کا سردار تھا۔ اُسکی اولاد سے علقمہ بن علاثہ ہی جسنے ،،ہرم بن قطبۃ الفزاری،، کے پاس عامر بن الطفیل کی منافرت کی تھی۔ خالد بن جعفر وہی شخص ہی جسکو زہیر بن جذیمۃ العبسی نے قتل کیا تھا اور اُسکو حریث بن ظالم المری نے قتل کیا۔ مالک بن جعفر کے بیٹے عامر، طفیل، ربیعہ، عبیدہ، اور معاویہ، ہین جنکی مان ،،ام البنین،، تھی۔ لبید شاعر کا قول ہی۔ نحن بنو ام البنین الاربعہ ،، اُسنے ،،اربعہ،، کو قافیہ کے لیے رکھا ورنہ دراصل وہ لوگ پانچ ہین۔ معاویہ حکیمون کا سردار تھا، ربیعہ لبید شاعر کا باپ ہی، طفیل وہ ابو عامر بن الطفیل ہی۔ ابو بکر بن کلاب کی اولاد ،،قرطات،، کہلاتی ہی جنکے نام قرط، قریط، اور مقرط، ہین، ضحاک بن سفیان اسی قبیلہ کا شخص ہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے بنی سلیم پر عامل مقرر فرمایا تھا، محلق بن حنتم بھی اسی کنبہ کا ایک فرد ہی جسکے بارہ مین ایک شاعر کہتا ہی۔ ،،و بات علی النار الندی و المحلق،، کلاب کا بیان ختم ہوا۔

کعب بن ربیعہ کے بیٹے عقیل، قشیر، الحریش، جعدہ، عبداللہ اور حلیب ہین، عبداللہ بن کعب کی نسل مین بنو عجلان ابن مقبل شاعر کا خاندان ہی۔ جعدۃ بن کعب کی نسل سے نابغہ جعدی ہی۔ حریش بن کعب کی نسل مین مطرف بن عبداللہ بن الشخیر، زرارہ بن اوفی، اور عبداللہ بن سبرۃ الحرشی ہین آخر الذکر کا ہاتھ اطربانوس رومی نے کاٹ ڈالا تھا۔ قشیر بن کعب کی نسل مین عطیف اور غطفان ہین، مالک ذو الرقیبہ اور بنو ضمرہ بھی جنکی کثیر تعداد شہر بصرہ مین سکونت رکھتی ہی اسی نسل سے ہین عقیل بن کعب کی اولاد مین ،،خفاجہ،، کا قبیلہ ہی جسمین اشراف ہین اور حلیف لوگ بھی، اخیل یعنے لیلی اخیلیہ،، کا جد اعلی اسی کنبہ کا شخص ہی اور اُسکا شوہر، توبہ بن الحمیر بھی،

ثقیف ۔ منبہ بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان کا بیٹا قسی تھا جو ثقیف ہی۔ ثقیف ،،ابی رغال،، کا قاتل ہی جو نہایت راست باز آدمی تھا اتفاقاً ایک دن ثقیف اُسکی طرف گیا اور اُسنے قتل کر ڈالا لہذا اُسکی بابت کہا گیا کہ ،،قسا علیہ،، یعنے ظلم کیا اُسپر اور بیرحمی کی۔ اسی وجہ سے ثقیف کا نام ،،قسی،، پڑگیا چنانچہ اُنکے شاعر نے کہا ہی۔

نحن قسی وقسا ابونا ۔۔۔ ہم لوگ سنگدل ہین اور اسی بیرحمی کا تخم ہمارے باپ نے بویا تھا

ثقیف کے دو بیٹے جشم، اور عوف، اور ایک لڑکی ،،مسک،، نامی تھی جسکے ساتھ ،،قاسط،، نے شادی کی اور اُسکے بطن سے ،،وائل،، بکر بن وائل کا باپ پیدا ہوا، جشم کا بیٹا، حطیط تھا اور حطیط کے دو فرزند ،،مالک،، اور ،،غاضرہ،، تھے، عوف کی نسل احلاف کہلائی کیونکہ اُن لوگون نے بنی مالک کے مقابلہ مین تحالف ،،کر لیا تھا، غاضرہ،، بھی احلاف کے ساتھ ہوگیا اسوجہ سے بنی ثقیف کے دو فرقے ہوگئے، ایک بنو مالک، دوسرا احلاف، بنی مالک کی نسل سے سائب بن الاقرع، اور حرث بن مالک ہین جنکو ،،اثرون،، کہتے ہین۔ اور احلاف کے گھرانے مین، مختار بن ابی عبید، حجاج بن یوسف، امیہ بن ابی الصلت، ابو محجن شاعر، حرث بن کلدہ، معتب، عتاب، اور ابو عتبہ یہ سب لوگ ہین۔ یہ ربیعہ کا خاندان ہی۔

ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کے بیٹے حسب ذیل تھے، اسد بن ربیعہ، ضبیعہ بن ربیعہ

اور اکلب بن ربیعہ، اکلب بن ربیعہ کی اولاد خثعم مین شامل ہی انس بن مدرک خثعمی، سلیک بن السلکۃ کا قاتل اسی کنبہ مین ہی اور اُنکے قبیلے اور بطن کثرت ہین جو سب کے سب خثعم کی جانب منسوب ہوتے ہین، ضبیعہ بن ربیعہ کے اولاد مین تین بیٹے احمس، حرث، اور تغلاد ہین۔ احمس کی نسل مین ایک جماعت مسیب بن عاص، شاعر کے گھرانے کی ہستہ اور دوفن، المتلمس شاعر کا گھرانا، اور حرث بن عبد اللہ بن دوفن الاصم کا جو زمانۂ جاہلیت مین قبیلۂ ضبیعہ کا سردار تھا۔ اور ابو الکلیہ کا کنبہ ہی جنکی تعداد اور دلیری مشہور ہی۔ بنو شحنہ بھی اسی نسل سے ہین۔ اسد بن ربیعہ کی اولاد مین جدیلہ بن اسد جسکی ماں ربادیہ تھی، عنزہ بن اسد، اور عمیرہ بن اسد ہین، آخر الذکر دونون لڑکون کی ماں برہ قیس عیلان کی بیٹی تھی۔ عمیرۃ بن اسد کی اولاد، عبد العیس مین شامل ہی، اُسکے بیٹے مبشر، منصور، اور مالک، نامی تھے عنزہ بن اسد کا اصلی نام عامر تھا لیکن چونکہ اُسنے مقام عنزہ مین ایک شخص کو قتل کرڈالا تھا اسیلیے اس نام سے نامزد ہوگیا، ایک قول ہی کہ عنزۃ اسد بن خزیمہ کا بیٹا ہی۔ اُسکے بیٹون کے نام یذکر بن عنزہ، اور یقدم بن عنزہ ہین۔ جدیلہ بن اسد کے بیٹے کا نام دعمی اور دعمی کا فرزند اقصی ہی جسکے فرزند ہنب بن اقصی، اور عبد القیس بن اقصی ہین۔

عبد القیس بن اقصی کے بیٹے حسب ذیل ہین: اللبو، جسکی ماں ہند بنت تمیم بن مُر تھی، اسکے ماں جائے بھائیون کے نام تھے، تغلب، بکر، اور اقصی بن عبد القیس اللبو کی نسل، موصل اور رقہ مین بکثرت ہین، اقصی بن عبد القیس کے دو بیٹے، شن، اور لکیز، نامی تھے۔ شن کا بیٹا دیل بن شن تھا اور دیل کے فرزندون کے نام سعد، جذیمہ، عامر، اور حبیب ہین، بنو ہبتہ بن جذیمہ بھی اسی نسل سے ہین، یہ جذیمۃ دیل بن شن کا بیٹا ہی۔ لکیز کے بیٹے نکرہ، صباح، اور ودیعت نامی تھے بنو نکرہ، جذیمہ کے حلیف ہین اور منبہ بن نکرہ بھی انھین مین سے ہین یہ لوگ بحرین کے باشندے تھے اور نسل کا شمار اور خاندانی شرف بھی انھین کے حصہ مین آیا تھا، مثقب العبدی شاعر، الممزق شاعر، اور المفضل بن عمرو شاعر، قصیدۂ منصفہ کا مصنف، یہ سب اسی خاندان سے ہین۔ عمان اور یمن مین بھی اس خاندان کے بہت سے لوگ آباد ہین۔ ودیعہ کے بیٹے عمرو بن ودیعہ، دھن بن ودیعہ، اور غنم

ابن ودیعہ ہین۔ دہمن بن ودیعہ وائلہ کہلاتے ہین جو اپنی ماں کی طرف منسوب ہوئے غنم بن ودیعہ کے بیٹے عمرو بن غنم، اور عوف بن غنم ہین۔ عمرو بن ودیعہ کی نسل سے انمار، عجل، محارب، الدیل، العوق، اور امرؤ القیس، ہین۔ دیل کی اولاد مین عمان کے باشندے ہین جنمین سے "بنو صوحان" اور مصقلہ بن رقبۃ الخطیب بھی ہین اور انھین کی نسل سے، مغدل بن عیلان کی اولاد شہر بصرہ مین سکونت پذیر ہے۔ العوق کی ذریت "العوقہ" عمان کے رہنے والے اور تھوڑے سے لوگ ہین۔ انمار کی نسل مین عصر اشج العبدی کا گھرانا، اور "ظفر" صحار العبدی کا جد اعلیٰ ہے، بنو جذیمہ بھی انمار ہی کی نسل سے ہین اور جھوٹا جسنے "حبرہ" کی دو چادرین قیمت مین دیکر "قسوہ" کو خرید کیا تھا بنو جذیمہ مین سے ہے۔ محارب بن عمرو کے دو بیٹے حطمہ، اور ظفر ہین۔ ہنب بن قصی کے دو فرزند، قاسط بن ہنب، عمرو بن ہنب، اور جندب بن ہنب، ہین۔ عمرو کی اولاد مین سے عتیب بن عمرو کی نسل بنی شیبان مین ملی ہوئی ہے، اور عتیب کے اولاد کی ایک کثیر تعداد شہر بصرہ مین بھی آباد ہے۔ جندب کی اولاد بھی بنی شیبان مین ہے۔ قاسط بن ہنب کی اولاد مین عمرو بن قاسط، نمر بن قاسط، اور وائل بن قاسط تین بیٹے ہین جنکی ماں "مسکہ" ثقیف کی بیٹی تھی۔ عمرو بن قاسط کی نسل سے "غفیلہ" کا کنبہ ہے جنکی ایک تعداد بنی تغلب کے ساتھ الجزیرہ مین سکونت رکھتی ہے۔ نمر بن قاسط کی اولاد، تیم اللہ، اوس اللہ، اور عائذ اللہ تین بیٹے ہین، اُنکی ماں "ہند" تمیم بن مُر کی بیٹی تھی، اور اُنکے ماں جائے بھائی، بکر، و تغلب تھے، اور اللبو بن عبد القیس بھی اُنکا ماں جایا بھائی تھا۔ تیم اللہ کے سب بیٹے خزرج، اور حریث، تھے خزرج کا بیٹا سعد، اور سعد کا فرزند عامر بن سعد الضحیان تھا، اُسکا نام "ضحیان" اسلیے مشہور ہوا کہ وہ دوپہر کے وقت اجلاس کرکے اپنی قوم کے نزاعات کو فیصل کیا کرتا تھا، اور اسکو اموال غنیمت کا ایک چہارم حصہ ملا کرتا تھا۔ عامر کا فرزند ربیعہ تھا، اور ربیعہ کی اولاد سے ہلال بن ربیعہ بن زید مناۃ بن عامر ہے جسکی نسل مین ابو حوط الحطائر، تھا، اُسکا نام "الحطائر" اسلیے رکھدیا گیا تھا کہ منذر بن امرؤ القیس نے "جنگ بکر" کے قیدیون کو ایک کٹھرے مین جمع کرکے اُنھین زندہ جلا دینے کا قصد کیا تھا لیکن ابو حوط نے کہ سنکر ان لوگون کو نجات دلادی اور اُسکا نام کعب ہے اُنمین سے کعب الحرث، اور اُنھین مین سے

الیس النمری، اور ابن القسمہ ہیں۔ اور قریہ "حوصلہ" کو کہتے ہین۔ وائل بن قاسط کی نسل ہین "بکر بن وائل اور تغلب بن وائل، اور غنز بن وائل تین لڑکے تھے جنکی ماں ہند بنت تمیم بن مرتھی غنز بن وائل کی نسل سے "اراشہ" اور رفیدہ ہین۔ اور اراشہ کے نسل سے اشجع، اور عضاضہ تغلب بن وائل کے فرزند غنم، اوس، اور عمران، تھے۔ غنم بن تغلب کے گھرانے سے معاویہ بن عمرو بن غنم ہین جنکے بارہ مین اخطل شاعر نے کہا ہی۔

اذا حلت معاویۃ بن عمرو علی الاطوار خنقت الکلابا

اور "اراقم" یعنے جشم، مالک، عمرو، ثعلبۃ، حرث، اور معاویہ، بکر بن حبیب بن عمرو کے بیٹے بھی انھین مین سے ہین۔ عکب، بنی تغلب کے سلسلہ مین ہی جنمین سے بنو عدی بن اسامہ ہین اور بنو کنانہ بھی انھین کے سلسلہ مین ہین جنکو "قریش" والے تغلب کہا کرتے تھے حالانکہ وہ "عکب" کی اولاد ہین۔ جشم بن بکر اسی نسل سے ہی جسکی ذریت مین بنی الحرث بن زہیر، کلیب بن ربیعہ کا گھرانا ہی، کلیب کے بارہ مین یہ ضرب المثل ہی (اعز من کلیب وائل) یعنے کلیب وائل سے زیادہ صاحب عزت۔ اسی کلیب کا بھائی "مہلہل" تھا جسنے چالیس سال تک بکر اور تغلب کے گھرانون کے مابین آتش جنگ مشتعل رکھی۔ بنو عتاب جنمین سے عمرو بن کلثوم ہی بنی زہیر کی نسل سے ہین۔ اور اخطل شاعر کا جد اعلیٰ "فدوکس" بنی جشم سے تعلق رکھتا ہی۔

بکر بن وائل ۔ بکر بن وائل کے بیٹے علی، یشکر، اور بدن، تھے جنکی ماں تمیم بن مرّ کی بیٹی "ہند" ہی اور وہ "ام القبائل" کہلاتی ہی۔ یشکر کی اولاد، کعب بن یشکر، کنانہ بن یشکر، اور حرب بن یشکر، تین بیٹے ہین۔ شمار نسل اور خاندانی شرف کعب کی ذریت کا حصہ ہوا جسکی اولاد حسب ذیل ہی حبیب، اور عتیک، جنکی نسل سے بنو غنم بن حبیب، ثعلبہ، جشم، اور عدی بن جشم ہین۔ یشکر کا کنبہ یہین تک ختم ہوجاتا ہی۔ علی بن بکر بن وائل کا بیٹا ہی صعب، جسکے فرزند لجیم، عکابہ، اور مالک تین تھے۔ مالک بن صعب کی نسل سے "بنو زمان" ہین، جنمین سے "الفنتک الزمانی" تھا، اور انکا شمار بنی حنیفہ مین ہوتا ہی۔ لجیم بن صعب کے بیٹے عجل بن لجیم، اور حنیفہ بن لجیم تھے، اور دو اور

بھائی جنکی نسل نہین چلی۔عجل کی اولاد، ربیعہ، ضبیعہ، سعد، اور کعب، ہین، کعب وضبیعہ کی تعداد بہت کم ہی۔ ربیعہ کی نسل سے ابو النجم الرّاجز، اور عدیل بن الفرخ شاعر تھے، مشہور احمق عورت، ‹‹دغہ›› بھی اسی کنبہ کی بیٹی تھی جو ‹‹جندب بن العنبر›› کے حبالۂ نکاح مین آئی اور اُسکے بطن سے عدی بن جندب متولد ہوا۔ سعد بن عجل کے نسل کا شمار کئی بیٹون کی ذریت مین ہوتا ہی جنمین سے ‹‹اغلب الراجز›› اور ‹‹فرات بن حیان›› ہین۔ آخر الذکر کو کچھ دنون صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاصل ہوئی۔ ‹‹ابود لف›› جو سرحد اصفہان مین نازل ہوا تھا وہ بھی اسی کنبہ سے ہی۔ عجل کی اولاد تمام ہوئی۔

حنیفہ بن لجیم کے فرزند۔ الدول بن حنیفہ، عدی بن حنیفہ، عامر بن حنیفہ، اور عبد مناۃ بن حنیفہ تھے، عبد مناۃ کی ذریت بہت کم ہی۔ عدی بن حنیفہ کے گھرانے مین ‹‹مسیلمۃ الکذاب›› مدعی نبوت گزرا ہی۔ الدول کی نسل سے ‹‹بنو عقان›› ہین، ‹‹ہوذہ بن علی الحنفی›› صاحب تاج اسی گھرانے مین تھا۔ حنیفہ کی اولاد کا ذکر ختم ہوا۔

عکابہ بن صعب کے دو بیٹے قیس، اور ثعلبہ تھے، قیس بن عکابہ بہت کم تعداد رکھتا ہی اور اُنکا شمار ‹‹بنی ذہل›› مین ہوتا ہی۔ مگر ثعلبہ بن عکابہ ‹‹الحصن›› کے لقب سے یاد کیا گیا ہی جسکے بارہ مین ‹‹اعشی›› شاعر کہتا ہی:

فما ضرہا اذ خالطت فی بیوتہم	بنی الحصن ما کان اختلاف القبائل
اگر ‹‹ذہل›› کے گھرانون مین ‹‹بنی الحصن›› بھی شریک ہوگئے	تو اس سے کچھ نقصان نہین ہوا اور قبائل مین اختلاف نہین ہوا

ثعلبہ کے فرزند حسب ذیل تھے۔ ذہل بن ثعلبہ، شیبان بن ثعلبہ، قیس، تیم اللہ، اُتید اور ضنہ، یمن والون سے مل گیا اسیلیے اُسکا شمار بنی عذرہ مین ہوتا ہی۔ اُتید، بنی شیبان کے زمرہ مین ہی، تیم اللہ بن ثعلبہ کی نسل، ‹‹اللہازم›› کے نام سے موسوم ہی اور وہ لوگ بنی عجل کے حلیف ہین تیم اللہ کے بیٹے مالک، حرث، عامر، ہلال، ذہل، زمّان، اور حاطمہ ہین، ان لوگون کو احلاف کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہی لیکن اس سے، مالک، حرث، اور عامر کے گھرانے مستثنی ہین اول الذکر کے احلاف سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہی کہ اُنھون نے آخر الذکر تین گھرانون کے بالمقابل

مخالفت کرلی تھی، قیس بن ثعلبہ کے بیٹے ضبیعہ، تیم، اور سعد، تھے، نسل کا شمار ضبیعہ ہی کے
گھر میں ہے، اعشیٰ شاعر، میمون بن قیس، اور ربیعۃ الجحدری جو "تحلاق اللمم"[1] کے دن بکر بن
وائل کے گھرانے کا شہسوار تھا۔ یہ سب لوگ اسی نسل سے ہیں اور مرۃ بن عباد، حرث بن عباد
اور جریر بن عباد جسکی جانب "جریری" محدث منسوب ہے یہ بھی بنو ضبیعہ سے سلسلۂ نسب رکھتے
ہیں۔ تیم بن قیس اور سعد بن قیس، یہ دونوں "خرقتان" کہے جاتے ہیں۔

ذہل بن ثعلبہ بن عکابۃ کے بیٹے شیبان، اور عامر تھے۔ عامر کی نسل، وخم کہلاتی ہے شیبان
کا ایک بیٹا، سدوس تھا جسکی نسل میں خاندان کا شمار چلتا ہے، اور باقی اولادیں حسب ذیل تھیں،
عمرو، مازن، علیاء، مالک، عامر، اور زید مناۃ۔ علیاء بن شیبان کی اولاد بہت کم ہے۔ عمرو بن شیبان کی
نسل سے "قعقاع بن شور" ہے جسکے بارہ میں ایک شاعر کا قول ہے۔

وکنت جلیس قعقاع بن شور — ولا یشقی بقعقاع جلیس

میں قعقاع بن شور کا ہمنشین تھا — جس کا کوئی ہمصحبت کمبخت نہیں ہوتا

دغفل بن حنظلہ، مشہور نسب دان اسی خاندان سے ہے۔ سدوس بن شیبان "روایۃ آکل المرار"
کی وجہ سے مشہور ہے، اس کے دس لڑکے تھے جن میں ایک لڑکے حارث بن سدوس کے اکیس
بیٹے تھے، شاعر کہتا ہے۔

فلو شاء ربی کان ایر ابیکم — طویلا کایر الحارث بن سدوس

شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب کی اولاد، ذہل، تیم، ثعلبہ، اور عوف ہیں، عوف کی
نسل نہیں چلی۔ ثعلبہ کی نسل سے مصقلۃ بن ہبیرۃ الشیبانی ہے۔ تیم بن شیبان کی نسل میں سخاوت
اور سرداری تھی۔ الاصمعان بنی تیم ہی میں سے ہے۔ جاہلیت میں یوم الاصمعین مشہور ہے۔ ذہل
بن شیبان کا فرزند مرہ بن ذہل ہے جسکے نسل میں گھرانے کا شمار اور خاندانی شرف رہا۔

اور ذہل کے باقی فرزند حسب ذیل ہیں، ربیعہ بن ذہل، حرث، اور محلم، (جنکی ماں رقاش
تھیں) عبد غنم، عوف، صبیح، اور شیبان (جنکی ماں "دالوثہ" بنی یشکر کی لڑکی تھی) اور یہ لوگ

[1] تحلاق اللمم عرب کی ایک مشہور لڑائی کا نام ہے

ذقت الغرام وما الغرام ببدعة ... او ما تشاهد حالة الورقاء

رفقاً بساجعة متيمة وسنى ... هذان مبتليان بالبرحاء

يا سائلا يا قصد الهوى متصنعاً ... او انت تربع بالبيدا الشلاء

ما انت للعشق المقدس قابلا ... هو جوهر مهدى الى الكملاء

اسعاد ذرت العاشقين تفضلا ... كيف اطلعت على جوى الغرباء

واجبرت نقصان الصدود بنظرة ... ما احسن الحسنى من الحسناء

واذا ارتقى العشاق فى امد الهوى ... تقع الجاذر فى حبال ولاء

صيدت الغزال على الغزال بعالج ... هذا وحق العشق اىّ عداء

هى ظبية من صلب اسد هذبوا ... اخلاقهم باماتة الاحياء

قد اودعوا اخضر الحديد دماءنا ... فكانه ورق من الحناء

ازاد فى سبل الغرام على الهدى ... هو قابس عن جذوة الكبراء

وقال متغزلا

واأسفاً يوم وردت الفلا ... قد فتكت بى ظبيات النقا

تخطر فيهن يمانية ... جاعلة القلب طعين القنا

قاتلة سفك دمى عندها ... اسهل من صب اناء الطلا

باسمة قبلة يا قوتها ... تطفئ والله لهيب الجوى

غانية قاتلة اوقعت ... مخلصها فى ورطات النوى

شيبنى حب فتاة نأت ... فاشتعل الراس كشمع الدجى

رب ظباء نظرت مقلتى ... هن مرجحات قلوب الورى

لم ار فيهن كنجدية ... لذ له قتل اسود الشرى

ارقب ان تذكرنى مرة ... قبل نزولى بحضيض الثرى

له الورقاء الحمامة التى لونها كلون الرماد

ع البرحاء الشدة

ع العداء الموالاة

ع الفلا البادية الفتك القتل او الجرح مفاجاة

ظنی ان ترحم فی ساعة … ان علمت حال اسیر الغنی

هل لك یا مالکی حاصل … ان طعم الخادم سمّ الردی

فیم تریقین دمی جفوة … طالبة منی حسن الرضا

لیس من الهمة ان تحرمی … مرتجیا فضلك عند الاسی

عاقلة انت فلا تطردی … من صرف العمر بسوح الهوی

قلبی لا یسکت عن نوحه … وهو حمام لغصون المنی

لم یروا الله علی حالة … طیبة بعد لیالی منی

فتش عن حالته سائل … قلت لقد رام جناب الحمی

قال لقد کدره طارق … احسن ان ام مقام الصفا

کل مرام لك مستصعب … ینجحه الله بام القری

اقسم بالله لکل امرئ … یقصدها یظفرها بالمدی

شمت باعلی اضم بارقا … اقلق فی اللیل غراب الکری

بت بصحراء ارعی بها … انجم عینی سمیر الکری

امل ان یهدی نورا الی … ناظرتی عطر قمیص الصبا

حکمة ازادیما بنیة … حاول عن سوح نبی الهدی

صل علی الخاتم یا ربنا … ما رقص الاغصن بالمنحنی

وقال متغزلا

الا عم صباحا نسیم الصبا … لقد جئتنی من جناب الحمی

فتحت کمام النقا بکرة … لك الخیر انت ابو عذرها

امیة بالبخل مشهورة … فکیف تناولت منها الشذا

تغنی بغصن الغضا صادح … واوری بقلبی زناد الغضا

تكدرت جداً ابنو حاتة … لقد اذكرا لعهد عهد الصفا

فهل يرتئ المعتفي لعلعا … وهل يظفرا لعبد بالمدعى

مهاة ابوها اخو عنيرة … سبتني غداة بام القرى

فياحسرة تلك محفوفة … باسد الثرى والظبا والقنا

اراقت دمى من اراقت دمى … تخاف البرايا بيان اسمها

لقد برّجتُ التى وُفّقت … بذبح المحب بسوق منى

اسلمى اتيتك مستنجدا … فاوقعتنى فى صنوف العنا

قتّلت وجئت الى مرقدى … فما تبتغين بُعيدَ الردى

يدى من يد الدهر معذورة … فمن لى بصيد ظباء المنى

ايا ساكنى بابل ارّقوا لنا … والا فلا تفجروا بالرق

وماجرأتى ان اروم اللقا … رضا فى رضاها ولو بالنوى

الى الله اشكوا لعذولك لذى … على مسلوسل سيف الاذى

ان اخترت دين الهوى فاستقم … كذا قال لى ساجرا لمنحنى

الا كن فراشا اخا لوعة … وحم حول انوار نار الهوى

فطوبى لما عجرت عينه … واروى بها غصن بان النقا

لقد ذاب فى الحب ازادُنا … ويرجو من الله حسن الرضا

يروادا ١٢

ملكه تخيبا ما بشير يا بعبد الى اسمه
يا لعبد على المدعى
غلام على معروف
مكان معروف
ملكه المكرمة
المرقد القبر كما قال من
اسمه من بغيتها من اسم يعنى مُصَغّر
قلنا ولو بعيدا
بعد ملكه البحر
فى بابل معروف
ارقوا من الرق يقال استرقيته
فراقنى ١٢

وقال يمدح النبى صلى الله عليه وسلم

عطفت القنيص على جوى الورقاء … سوّى لها قفصا من الطرفاء

ظفرت مقيدة على اغصانها … لله جذبة معشر الاسراء

طوبى لها هى فى ظلال قُفَيْصِها … وقُفَيْصُها فى راحة الحسناء

هى ظبية سلبت عقول اولى النهى … مشهورة بعقيلة البدهناء

غنّی مهاة الابرقین عنایة — جذبت فؤادی ظبیة الوعساء

اوتلبسین الحلی حیث تبرجت — نقص الشعور لتکحل العوراء

لاتلحظ الناس الصغار حقارة — هم عصبة فی رتبة الکبراء

وانظر بمنظرة البصیرة نحوهم — تظهر علیك کبارة الصغراء

لله عهد ذاهب عن مقلتی — ماکان الا نشوة الصهباء

یاصاح طولت المسافة بیننا — انا فی الشام وانت فی البطحاء

لك قدرة فاسرع الی کرامة — بجناب احمد صاحب الاسراء

نور تهامیّ توجه لیلة — من دار مولده الی الزوراء

قمر اصیل النور من ام القری — ملأ الجبال الست بالاضواء

ناطور بستان الهدی فی سوحه — غنّی سجوع السدرة الخضراء

وقال فی الخمرة الالهیة

یسخر معشر شمس السماء — اسخّر فی الدجی شمس الطلاء

یدی ظفرت علی قدح الحمیا — ببسط الکف فی حال الدعاء

الم تر نور دعوتهم افول — وعنایة دعوتی نور البقاء

معتقة اذا جلیت ترینا — صباح العید فی وقت المساء

اخاف علی السکاری ان یصلوا — صلوة الفجر فی وقت العشاء

اباها من تجنب عن سناها — عمی الخفاش فی سطو الضیاء

ثوت فی دنّها المحروس ابهی — من العذراء فی خدر الحیاء

وبطّتها التی کسبت سرورا — تکاد تطیر فی جو السماء

ادیّ حنیة قد سخرت فی — زجاج یا لمرتبة الصفاء

تجلت ذات الوان فناربت — علی الطاؤس فی حسن الرواء

له المنظرة کالمنطقة یقال لها بالفارسیة عینك ۱۲

الشام بالمدینة فی الشام ۱۳

سجوع السدرة اراد به جبرئیل علیه السلام ۱۴

اهل الدعوة یسخرون الشمس والقمر وغیرهما من السیارات ولهم فی تسخیرها طرق وهم متمسکون بالشمس والقمر والنجوم ومسخر بتعالی

وان تر زاهداً اثلجاً فخذها ... ولذ بالنار فی برد الشتاء
بروحی شادنٌ یسقی الحمیّا ... علی یده و فی یده شفائی
اتانی مصبحاً طلق المحیا ... و فی سیماه تحقیق الرجاء
ادار الجام جاماً ذا دلال ... علیه تلمذت مقل الظباء
سقانی رافة من غیر سوء ... بجیم الراح من کبد الاناء
افاض علیّ عقیانا فاضحی ... سواد الفقر بارقة الغناء
واروی غلة الملتاح فورا ... بماء شاعل یا للرّواء
علیکم بالشواء اذا شربتم ... تقووا بالغذاء علی الدواء
ذروا اعداءکم فی النار طرّاً ... فان کبودهم خیرا لشواء
ایا اصحابنا هذا اهنیئ ... لکم لا اکبد الشرف النواء
الا ان اد عبد مستحق ... سقاه الله صهباء الولاء

وقال یمدح النبی صلی الله علیه وسلم

عطر النسیم سری من الوعساء ... وافادنی بشری من الحسناء
وازال عن دنف سقاما معضلا ... دفع المهیمن عنه کل بلاء
اعجب بمعتل صحیح الرای فی ... تصحیح ممراض من الادواء
ینجی مریض الحب من شرك الردی ... من مثله فی زمرة الحکماء
یده مبارکة و تلك عطیّة ... فی حقه من واهب الآلاء
لما اتی هذا المبشر قال لی ... ستجیئ من هی زینة الجرعاء
ما ان اتم کلامه حتی بدت ... میاسة من جانب الصحراء
بابی وامی ظبیة اضمیة ... نشرت اریج المسك فی الارجاء
مختالة لما بدت فی المنحنی ... ما اخضر غصن البانة الخضراء

قالوا ايزيد الكحل اسكارا لطلا … مصداقه فى عينها الكحلاء

النرجس لم يان يزهو عندها … ايفضل الاعمى على العيناء

ان دق اسهم طرفها فلهاية … كقناتها فى الطعنة النجلاء

ضيعت جواهر مهجتى فى صدغها … وفقدته فى الليلة الليلاء

يا ربة الخيلاء انت كريمة … انجى المتيم عن يد البرحاء

لم يرتكب هذا الغلام خطيئة … لم انت عازمة على لايذاء

انت العظيمة فى الحسان فبينى … شيئا يفيدك فى اذى الغرباء

انا فى لقائك من مزاجك خائف … لا خوف لى اصلا من الرقباء

لا تنطقى وبمقلتيك تكلمى … ان كنت خائفة من الخضراء

واذا تخللت الاجانب مجلسا … يتكلم العقلاء بالايماء

ولعينك الفصحى بيان معجز … ثبتت نبوة عينك النجلاء

وجه العقائق فيه ماء لامع … وعقيق فيك يضئ بالصهباء

ان لملت الى ضفائرك التى … امست تشابه ليلة الاسراء

وعشقت حاجبك الرفيع لشبهه … بهلال روضة سيد الزوراء

نور الاله المستعان محمد … اغنى عن الاقمار فى الظلماء

هو ركن بيت الله جل جلاله … وعماد هذى الخيمة الزرقاء

شجر الست على الانام ظلاله … ما فيه عيب تنقل الافياء

لو كحل الاعمى بترب وصيده … لارتد نور المقلة العمياء

قد عطل الملل السوابق دينه … حكم التيمم باطل بالماء

ان اخر الخلاق ملته فلا … نقصان عند المعشر العقلاء

صغرى القياس تجئ اول وهلة … كبراه تاتى بعد فى الانشاء

احیی النبی المصطفی اباۂ — فجنابه العالی ابو الاباء
متحمل بیض السلاح وسمره — اب عن البیضاء والصفراء
خرت علی اذ قانهما عداوة — والبیض تلمع فی الید البیضاء
سلب الحراك من الاعادی رعبه — ما امتاز موتاهم عن الاحیاء
تكفیه عن ایقاد نیران الوغی — نار الضغینة فی حشا الاعداء
یا ایها البدر الاصیل كماله — ضاءت بنورك مقلة العلیاء
اشرق علی عنایة وكرامة — وازل ظلام المهجة السوداء
ازاد عبد معتق لكنه — فی قید حبك اول الاسراء
مالی وراءك فی القیامة ملجأ — انت المخلص لی من الضراء
ان ارتقب منك الحنو فسائغ — حق علی الاباء للابناء
اهدی الاله الیك مسك تحیة — ما جالت الغزلان فی البیداء

وقال ممتدحا للكعبة الشریفة

لله غانیة من البطحاء — مجلوة فی الحلة السوداء
معشوقة عربیة مكیة — لا غادة السقیا او الدهناء
حسناء مكة عطلت معشوقة — شامیة بالحسن والخیلاء
ان اصبحت فی الغانیات عتیقة — فجمالها اسنی من العذراء
طوبی لمارية الیها ارسلت — قرطین لماعین فی الدهماء
مثلت ولا یدع المثول قوامها — فی الیوم والظلماء والقمراء
طوبی لنفس عظمت زوارها — وتعرجت فی هذه البرحاء
قیس احب جمال لیلی واحد — وقیوسها جلوا عن الاحصاء
ما ان راینا فی الخرائد مثلها — لصقت لطول المكث بالغبراء

لع السقیا بالضم بلدة بالیمن والدهناء موضع بنجد
لع بالبحرین
یعنی بها مارية بنت ارقم التی كانت فی قرطیها درتان لم یر مثلهما فاهدتهما الی الكعبة ۱۲

لاتكتسى فى العام الا مرة | والوجه منكشف على العقلاء
تخشى لتعرى حين يبدل ثوبها | فى من حياء خريدة العرباء
ما احسن المسحى فى ياقوتها | ازرى بحسن شقائق الغلباء
ياقوتة لحلية لمعانها | يجلو الصبائر اعين الصلحاء
ماصدت العشاق عن تقبيلها | بذلت عنايتها على الامناء
احسن بها من شامة مسكية | فى جانب من وجنة الجملاء
قامت على بئر هنيئ ماءها | تشفى اوام الناس بالارواء
من يلتزمها لاتصد كرامة | روحى فداء صنيعة الحسناء
لا باس ان ظهرت على زوارها | اذ يا لها طهرت من السوء اء
أن اد زارمهاة مكة مرة | وحوى الفيوض بسوحها الفيحاء
رجواه ان يلقى الجناب مكررا | ويفوز فيه باسبغ النعماء
زاد الاله جمالها وجلالها | ما ذرت الصفعاء فى الخضراء

له فى ليلة القمر والثريا

وقال يتغزل

انا فى الصبابة رونق الحسناء | ان الحمام لزينه الطرفاء
الحسن فى سوق الصبابة رائج | قدرا لجواهر فى يد العرفاء
ان لم يكن فى الدار شخص ناظر | يتعطل المصباح فى الظلماء
ماكل من يهوى يعد متيما | انست هذا الامر فى الصفعاء
غرض الورى منها صلاح معاشهم | وجمالها امنية الحرباء
خد الفتاة وقرطها فى صدغها | هى ثروة فى اعين البصراء
ريق الغوانى لا يماثل ريقها | ماء ولا والله كالصداء
حمت غصون المضنى فى حبها | من ثم فيها علة الانفضاء

البیان اور ترکی پارلیمنٹ

دولت عثمانیہ مین پارلیمنٹ قائم ہونے سے مسلمانونکو جو مسرت ہوئی اُسکا اندازہ اخبارات کے اُن کالمون سے ہو سکتا ہے جو اُس عظیمت پارلیمنٹ کی تحسین و تعریف مین ہمیشہ لبریز رہتے ہین البیان جسکا فرض صرف اسلام اور مسلمانونکی خدمت ہے اُسکے ہر نمبر مین پارلیمنٹ کے متعلق صحیح اور بہترین خبرین درج ہوتی ہین لیکن البیان اس مسرت کے موقع پر یہ چاہتا ہے کہ اپنے ناظرین کا دائرہ زیادہ وسیع کرے تاکہ اسلامی دنیا کی صحیح و معتبر خبرین مسلمانون کو معلوم ہون اسلیے ترکی پارلیمنٹ کی خوشی مین ماہ ذیحجہ ۱۳۲۶ھ تک البیان بجاے ۳ کے صرف دو روپیہ مین ملے گا ایک عربی کا رسالہ جسکے ساتھ علاوہ بہترین مضامین کے چند ادبی اور تاریخی کتابین بھی ماہ بماہ شائع ہوتی ہین اس سے زیادہ کم قیمت نہین ہو سکتا۔ اگر مسلمان اسوقت بھی البیان کی خریداری پر آمادہ نہون تو افسوس ہے۔ منیجر البیان لکھنؤ

مفید المفتی۔ مدت سے ملک کو ضرورت تھی کہ فقہاے حنفیہ کے تاریخی حالات اور فقہ حنفی کی تالیفات سے قوم کو اطلاع دیجائے اسلیے کہ کسی عہد کے محامد سے اُسیوقت بحث کی جاسکتی ہے۔ جبکہ بزرگان قوم کی تحقیقات علمیہ سے پوری واقفیت ہو اور مذہبی کتابونپر کافی عبور ہو۔ حضرت مولانا عبدالاول صاحب جونپوری نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کتاب مفید المفتی جدید طرز مین تالیف فرمائی جو فتوی نویسون کے لیے دستور العمل اور اہل نظر کے واسطے سرمایۂ تاریخ ہے۔ مولانا نے اس کتاب مین نہایت جانفشانی سے تمام لوازم اقتباد تاریخ و تالیف احناف کا استقصا کیا ہے اور نیز اُن کتابونکا ذکر کیا ہے جو غیر معتبر ہین اور جن سے فتوی درست نہین ہے۔ پھر حروف تہجی کی ترتیب سے فقہ حنفی کی تمام مستند کتابونکے حالات درج کیے ہین۔ اس کتاب کو مولانا نے عام فائدہ کے لیے صاف اور شستہ اُردو زبان مین تحریر فرمایا ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا مقدمہ ۱۴۸ صفحہ مین ہے جس طرح یہ کتاب اپنے موضوع مین اعلی ہے اسی طرح کمال حسن و خوبی کے ساتھ ولائتی چکنے خشک کاغذ پر چھاپی گئی ہے جو اسکی اہمیت پر دال ہے اور کاغذ کی صفائی کے لحاظ سے دو روپیہ قیمت کچھ زیادہ نہین ہے یہ کتاب دفتر البیان محمود نگر لکھنؤ سے عہ قیمت پر مل سکتی ہے۔

جلستان مع سنبلستان

حضرت علامہ خواجہ جبرائیل بن یوسف آفندی مخلع ناظم دیوان خدیوی نے مصر۔ اسکندریہ مین بڑے بڑے علماے ادب اور فضلاے مصر و عرب کی فرمائش سے ۱۲۵۸ ہجری مین گلستان فارسی کا فصیح عربی مین ترجمہ کر کے جلستان نام رکھا۔ فاضل مترجم نے ترجمے مین یہ کمال کیا ہے کہ اصل کتاب فارسی کے نظم و نثر کی عبارت کا پورا۔ پورا۔ موازنہ اور مقابلہ کر کے نظم کو نظم مین اور نثر کو نثر مین لکھا ہے اور حیرت یہ ہے کہ ساری کتاب مین رنگین استعارات۔ دلنشین تشبیہات اور لطیف کنایات کی رعایت کی ہے اور اول سے آخر تک مسجع عبارت لکھی ہے۔ اسکو تمام عرب کے اہل زبان نے بالاتفاق پسند کر کے عربی فارسی۔ اور ترکی مین اسپر تقریظین لکھی ہین اس کتاب جلستان کا اُردو لفظی ترجمہ بنام سنبلستان کئی برس تک رسالۂ الریاض اور البیان کے ساتھ بطریق ضمیمہ اس ترتیب سے شائع ہوتا رہا کہ ایک کالم مین اصل کتاب کی عربی عبارت ہوتی تھی اور اُسکے مقابل دوسرے کالم مین اُردو ترجمہ الحمد للہ کہ اب وہ ترجمہ کتاب کی صورت مین مکمل ہو کر طیار ہے۔ اس ترجمہ مین نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہے اور لفظی رعایت کے ساتھ طالبعلم کے سمجھنے کا زیادہ خیال کیا گیا ہے۔ نہ بالکل حاصل مطلب اور محاورے ہین کہ صرف مطلب سمجھ مین آجائے اور لفظون سے معنون کا تعلق نرہے یعنی ترجمہ لفظ بلفظ سمجھ مین نہ آئے اور نہ اگلے زمانے کے ترجمے کی طرح رکیک ترکیبین اور خلاف محاورہ اضافتین آنے پائی ہین بلکہ ان دونون سے علحدہ ایسا مفید اور جدید ترجمہ کیا گیا ہے کہ روزمرے اور قاعدہ کے بھی موافق ہے اور تعلق لفظی کے ساتھ مطلب خیز اور محاورہ کے بھی مطابق ہے۔ اسمین شک نہین کہ عربی زباندانی اور مختلف نظم و نثر کے ملکی اور اخلاقی معاملات لکھنے پڑھنے مین یہ کتاب جسقدر مدد دیگی غالباً اسقدر کسی دوسری کتاب سے نہ مل سکیگی۔ کیونکہ اسمین ہر قسم کے معاملات اور ہر طرح کے حالات مرقوم ہین۔ جو لوگ عربی علم ادب مین ترقی کرنا چاہتے ہین اور عربی زباندانی کا شوق رکھتے ہین اُنکو اس نایاب کتاب سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ یہ کتاب دو روپیہ قیمت پر آسی پریس لکھنؤ محمود نگر سے مل سکتی ہے۔

(رجسٹرڈ نمبر الف ۱۰)

دستور العمل

۱ یہ رسالہ ہر عربی مہینے مین شائع ہوتا ہی

۲ ضخامت رسالہ معمولاً دو جزو مع ضمائم ۳ جز

۳ اس رسالہ کا مقصد ہندوستان مین عربی زبان کو رواج دینا اور علوم و فنون عرب کی تحقیقات ہے اسکے ساتھ حسب ذیل مضامین ہوتے ہین :

(ا) اسلام و عقائد اسلام کا فلسفہ۔

(ب) علوم اسلام کی بحث۔

(ج) اسلامی دنیا کے صحیح حالات۔

(د) تقریض و تنقید۔

(ہ) آثار علم و ادب۔

(و) علمی خبرین۔

۴ قیمت مع محصول (سے) سالانہ طلبہ اور کم استطاعت خریدارون سے صرف (عہ) لیے جائینگے

۵ قیمت ہمیشہ پیشگی لیجائیگی۔

۶ جن حضرات کے پاس بلا طلب پرچے پہنچے انھین اگر خریداری منظور نہو تو دفتر کو اندر دو ہفتہ کے اطلاع دین

۷ اس رسالہ کے ذریعہ سے ہر ملک کے مسلمانون سے تعارف ممکن ہی تعلیم یافتہ گروہ کی مذہبی اصلاح بھی ہوسکتی ہی اور طبقۂ علما سے جمود و تاریک خیالی کا الزام بھی رفع ہوسکتا ہی۔

۸ خریدارون کو خط و کتابت مین نمبر قید رک کا حوالہ دینا چاہیے اور جواب طلب امور کے لیے جوابی کارڈ آنا چاہیے

۹ دو گران بہا کتابین بطور ضمیمہ شائع ہو رہی ہین علامہ ابن قتیبہ کی کتاب معارف کا اردو ترجمہ جسکے آٹھ صفحہ البیان کے ساتھ شائع ہوتے ہین اور آزاد بلگرامی کے دیوان کے آٹھ صفحہ بطور ضمیمہ شائع ہوا کرینگے۔

۱۰ کل خط و کتابت و ارسال زر پروپرائٹر رسالہ کے نام دفتر البیان لکھنؤ کے پتے سے ہونا چاہیے۔

محمد عبد الولی پروپرائٹر رسالہ و پرنٹر

السنة (٨)
العدد (١)

البيان

مجلة علمية، اخبارية، تاريخية، سياسية

تصدر مرة في الشهر

لمنشئها

عبد الله العمادي

المحرر بالمجلة: السيد سليمان افندي

تحت إدارة الفاضل الأسمى حضرة المولى الشيخ عبد العلي الملتاني

صاحب الامتياز جناب القاري محمد [illegible]

بدل الاشتراك

عن سنة [illegible] في الهند [illegible] في الخارج

[illegible]

فہرست مضامین

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

شهر الله المحرم سنة ١٣٢٢ للهجرة الشريفة النبوية

وداع واستقبال سنة أخرى

نحمدك يا من ألهمتنا من البيان وعلمتنا التبيان
واسبلت لنا الغطاء من العطاء ربنا نجنا من الحور
بعد الكور اذا اخرجتنا من طور الى طور ربنا
ايقظنا من الغفلة والسنة اذا ادخلتنا من سنة
الى سنة وثبت اقدامنا على قصد المحجة اذا نقلتنا
من حجة الى حجة ربنا اذا اسلمتنا من عام الى عام
فاجعل سعينا ما يحمد الخاص والعام يا صاحب الطول
والحول اذا بدلتنا من حول الى حول فاجعلنا
رجالا نسجر بالقول فلا نحيد عن المحجة في الحجة ولا نهجر
فيما نذكر ولا نكذب فيما نكتب ولا نخوه فيما نفوه ولا
نجحد الصدق خوف الرزق ولا نحجر حق القول
خشية الصول ولا نخذل الصواب من فقد الثواب
ولا نترك النقد من حرمان النقد ربنا اتينا اليك
وتوكلنا عليك وسألنا رحمة من لديك انك
على كل شيء قدير وبالاجابة جدير يوم ليس لنا
سواك من وال ولا نصير

يا والي النعم ودافع النقم وكاشف الغم

اكشف عنا بلياتنا، وامط عنا رزياتنا، وثبت اقدامنا
على الحق واقلامنا على الصدق، والسنتنا على
الصواب في افئدتنا على الرشد، واهدنا الى ما تحب
وترضى، وارشدنا الى ما ينفع الامة التي اخرجتها
للناس، والملة التي رضيتها لهم دينا،

يا عامنا السالف، ما كنت لنا الا كبرق
خاطف، فارقتنا وما بكيت، وودعتنا وما رثيت،
ايامنا فافنيتها، واجسامنا فابليتها، كم رأينا فيك
عجائباً وحملنا عنك مصائباً، مرة احزنتنا واخرى
سررتنا، تارة نفعتنا واخرى ضررتنا، كم من صبيان
اشبتها، وكم من شبان اشبتها، وكم من شيب
اصبتها، كم من ديار اقفرتها، وكم من قفار
عمرتها، غادرتنا ولك عندنا سيئات وحسنات
والحسنات يذهبن السيئات،

فيا ليتك تعود بايامك التي قضيتها، ولياليك
التي طويتها، لنقرأ الكتاب الذي سجلته لمن
بعدنا، هل نحسنا فيك ام سعدنا، فانما التاريخ
الذي خلدته هو نفس تحي اذا متنا، ولسان ينطق
اذا صمتنا، وناد تلفظ اذا خبتنا، فليكن الانسان على
بصيرة من ماضيه وما ذخر لامر هاجيه، فان النفس
رهن ما مضى، وقيد ما انقضى، صلحت اذا صلح
وطلعت اذا طلع، فيا ايها الانسان ما غرك
اما جعل الله حمامك امامك، وثراك مثواك
والرمس مرقدك، والحشر موعدك، فاين انت من يوم
يجعل الولدان شيبا والسماء كثيبا، وجوه يومئذ ناضرة
الى ربها ناظرة، ووجوه عليها غبرة ترهقها قترة،

فكر فيما فات، لينتبه الانسان بما هو آت، نودعك
ايها الغادي الفارق، ونرحب بك ايها الضيف الطارق،
فان احسنت الينا ذكرناك، وشكرناك، وما كفرناك
فان الانسان عبد الاحسان،

نشئ البيان وتربى في حجر امثالك الغوابر والآن
قد سلمت ازمته اليك فلو شددت ازره، واظهرت امره،
واخذت بناصره اقتفاء بصواحبك التي مضت ادوارها،

مجلتنا البيان مجلة وحيدة في اقطار الهند التي
اهلها في اشد حاجة الى العربية فانها لغة دينهم ولغة
وطنهم الذي لفظتهم عنه كوارث الزمن، فلو قدروها
حق قدرها لكان البيان في ترق مستمر وتقدم دائم
وما وجد الدهر اليه سبيلاً-

هذا والله ولي التوفيق، وبيده ازمة الامور وهو
حسبنا ونعم الوكيل، ربنا افرغ علينا سجالاً من رحمتك
وهيئ لنا من امرنا رشدا،

السيد سليمان

الانسان الاول

لابن عيش

قال حضرة الكاتب بعد ما فنّد آراء الفيلسوف داروين وزيف نظريته واستدلّ على ان هذه الانواع الموجودة لجنس الحيوان فى الدنيا ويدخلها النوع الانسانى انواع مستقلة : ولكن يخالج شك فى الخاطر نظرا الى تلك الاجيال هم بنو رجل وامرأة كانا فى الدنيا ويعبر الاسلام عنهما بآدم وحواء ام بنو رجال ونسوة خلقوا بصنع الله تعالى فى صقع من الارض فتوالدوا وتناسلوا وكثرت منهم تلك الشعوب والقبائل لا سبيل الى الثانى لانه لم يكن اذ ذاك عدد اولى من عدد فاختيار عدد دون عدد من الرجال والنساء فى صقع من الارض لا يكون له معنى عند العقل لقيام الحجة على استحالة الترجيح من غير مرجح. فاما الاثنان فهما اول الاعداد فيما برهن عليه فى صناعة الارثماطيقى على مذهب من لا يجعل الواحد عددا واذن فالمحذور مرتفع راسا فانه لا مساغ للفاعل الحكيم المختار الا الى ان يختار اول الاعداد واسبقها فى هذا الامر

قال : ان العناية الازلية قد قضت على ان يتكاثر النسل شيئا فشيئا فى جانب المنتهى كما هو مشاهد اليوم فى كل الاجيال والاقوام

انسان اول

از ابن عیش

فاضل مضمون نگار مسٹر ڈاروین کی رائین اور اسکی تھیوری کو البیان کے گذشتہ جلد مین باطل کر کے ثابت کر چکے ہین کہ جنس حیوان کی جسقدر نوعین اسوقت موجود ہین اور جنمین نوع انسانی بھی داخل ہے ان سب کی نوعیت مستقل ہے۔ اب فرماتے ہین کہ ان تمام اقوام کے متعلق ایک شک پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ سب ایک ہی مرد و زن کی اولاد ہین جنکا نام اسلام نے آدم و حوا (علیہ السلام) بتایا ہے یا بہت مرد عورتونکی نسل سے ہین جو خدا کی شان سے مختلف مقامات مین پیدا ہوے اور توالد و تناسل کی زیادتی سے انکی بہت سی قومین اور قبیلے بن گئے دوسری صورت ناممکن ہے اسلیے کہ اسوقت کسی خاص عدد کو دوسرے پر ترجیح نہ تھی لہذا مردون اور عورتون کے خاص خاص عدد (تعداد) کا خاص خاص مقامون مین پیدا ہونا خلاف عقل اور بےمعنی بات ہے کیونکہ ترجیح بلا مرجح صحیح نہین۔ رہا دو کا عدد (یعنی ایک مرد اور ایک عورت) تو فن ارثماطیقی (ارتھمیٹک) مین ثابت ہے کہ پہلا عدد دو ہے ایک عدد نہین ہے اسلیے کہ حکما کا ایک طبقہ ایک کو عدد نہین مانتا[1] اس صورت مین جو مشکل تھی مرتفع ہو گئی کیونکہ قدرت کے لیے لامحالہ یہ ضروری امر ہے کہ وہ مخلوقات کی آفرینش کے لیے پہلا عدد اختیار کرے۔ اور ظاہر ہے کہ پہلا عدد دو ہے لہذا نوع انسان کی آفرینش اسی پہلے عدد یعنی ایک زوج سے ہوئی ہوگی جسکو لوگ آدم اور حوا کہتے ہین۔

فرماتے ہین : علاوہ برین عنایت ازلی کا مقتضا بھی یہ ہوا کہ تدریجاً نسل منتہی کیجانب بڑھے جیسا کہ تمام اقوام اور قبائل مین آج مشاہدہ ہو رہا ہے

[1] عدد کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ اسکی تنصیف ہو سکے اور آدھا آدھا کرنے پر بھی اسکا جز قائم رہے۔ تمام اعداد کی تنصیف ہو سکتی ہے لیکن ایک کی نہین ہو سکتی۔ اس اعتبار سے ایک کو چونکہ عدد کہنا صحیح نہین لہذا پہلا عدد دو ہوا۔

وهذا لا يكون الا بان يتناقص العدد صاعدا
فصاعدا في جانب المبتدأ ومعلوم ان كمال التناقص انما
يكون اذا وصل الى العدد الذي هو اثنان لا غير وهذا ايضا
نظرا الى سلطان قانون الاقتصاد في علم الطبيعة
وابغاضها التبذير فيما يكون من ملكها وسلطانها

واذ قد تقرر ان الزوج الاول هو الذي تشعبت
منه البطون والقبائل والاجيال والاقوام وجب
ان يكون هذا الزوج في تمام الخلقة وكمال النشو المكمل
للبنية واقصى مدارج التمام في المشاعر الحسية
الظاهرة والباطنة التي هي القوى العقلية وانما
يحصل ذلك بكمال البنية وتمام المادة

ومعلوم ان ذلك يستتبع كمال الانسان في
اتخاذ الآلات والصناعات التي يفتقر اليها في تحصيل
وجوه المعاش وتحرسه عن السباع الضاريات والافاعي
الناهشات وعلمه بالعقاقير والحشيشات
وما هي عليه من الخواص والتاثيرات دفعا لما
يصيبه ويصيب نسله من العلل والعاهات و
الاوصاب والآفات —

وهذا لا يعقل حصوله الا بالالهام من جانب
رب البريات او بالتجربة ولا سبيل الى الثاني فان التجربة
شيء انما يحصل حصوله في مرور الادهار الكثيرة وكرور

مگر یہ تو بغیر اسکے نہیں ہوسکتا کہ جانب ابتدا مین یہی عدد گھٹتا
ہوا چلا گیا ہوا ور یہ امر بخوبی معلوم ہی کہ انتہائی نقص کا عدد یعنی عدد اول
ہی مین ہوسکتا ہی اور وہ عدد دو کا ہی نہ کہ کوئی اور اور یہی بات قانون اقتصاد کی
کے اصول پر بھی ٹھیک معلوم ہوتی ہی جسکی حکومت تمام عالم طبعیات مین جاری و
نافذ ہی اور وہ طبیعت عالم ہمیشہ سے اپنی سلطنت مین فضول خرچی کا دشمن ہی۔

جب یہ معلوم و ثابت ہوگیا کہ زوج اول ہی سے کل بطون و قبائل اور
قومین اور نسلین پیدا ہوئی ہین اور بڑھی ہین پس لازم ہوا کہ یہ پہلا جوڑا یعنی
زوج اول نہایت تام الخلقت اور کامل الخلقت پیدا ہوا ہوا ور اسکے بدن کی
ساخت نہایت کامل اور اعلی درجہ کی ہو اور قوای ظاہری و باطنی یعنی
قوای عقلی اسکے نہایت اعلی درجہ کے کمال پر فائز ہون اور یہ بغیر اسکے
کہ اسکا جثہ اور مادہ تکمیل ہو کسی طرح متصور نہین ہوسکتا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ انسان اول اسدرجہ کمال پر تھا
کہ اسنے وہ آلات و صناعات بنا لیے جنکی ضرورت تحصیل
معاش اور اپنے تئین جانوران درندہ و مارہائے گزندہ
سے بچانے مین کام آتے ہون اور ان دواؤن اور نباتات
کا پورا علم رکھتا ہو اور انکے خواص و تاثیرات سے کما حقہ
آگاہی رکھتا ہو جنکے ذریعہ وہ ان بیماریون کو جو اُسے یا
اُسکی نسل مین کسی کو عارض ہونیوالی ہون۔

یہ بغیر اسکے کہ اسکو تو صاحب وحی و الہام مانین ناممکن
ہی یا یہ سمجھین کہ اسنے تجربہ سے اسکا علم حاصل کیا ہو دوسری
صورت نا درست ہی کیونکہ تجربہ ایک ایسی شئی ہی جسکا حصول مرور

الاعصار المتمادية فقبل حصول هذه التجارب في مادة
مخصوصة وعاهة خاصة كيف يكون السبيل الى بقاء
الجيل واستيطانه الارض وتكثره ونمائه في العدد
واذا خشي عليه التلف بحلول الاوصاب وعجزه عن
مدافعتها المتوقفة على حصول التجربة

ازمنۂ کثیرہ ہوتا ہے تو اب قبل اسکے کہ ان خاص ضرور تون میں یا مخصوص
بیماری اور تکلیفون مین کوئی خاص تجربہ حاصل ہوا اس نسل انسانی
کی بقا اور اسکے زمین پر نشو ونما کرنے کی کیا صورت ہوگی اور کیا
ان مختلف بیماریون کے اسپر وارد ہونے اور اسکے انکے دفع کرنے سے
عاجز ہونے کہ جو بغیر حصول تجربہ تمہارے نزدیک ناممکن ہے وہ نسل تباہ و برباد فنا نہ ہوگی

وقد علم المحصلون ان كل مرض ذا اشتد
استجلب الهلاك واستجر الى نفسه الموت وان كل
حشيشة ودواء اذا طعمها الانسان وساغه الرجل
غافلا عن مقداره الملائم لشربه جاهلا بكيته هذا
الدواء التي ينبغي ان يوخذ منها نظرا الى خصوصية
هوائه وعرض بلده اسرع اليه الفناء اسراع السيل
عند انحداره من قنة الجيل الشامخ

اسکو تمام صاحبان بصیرت سمجھتے ہین کہ ہر مرض جب شدید
ہوتا ہے وہ موت کو کھینچ بلاتا ہے کوئی جڑی یا بوٹی اگر کوئی
شخص بغیر اسکے کمیت و کیفیت سمجھی ہوئی استعمال
کرلے کہ جسکے ساتھ خواص اقلیم و کیفیت مزاج بلا لحاظ
اسکے عرض بلا کے رکھنا نہایت ضروری ہے تو موت
اسکی طرف اتنا جلد دوڑے گی کہ اتنا سیلاب بھی قلۂ
کوہ سے نیچے کو نہ آتا ہوگا۔

هذا وان كمال البنية وتمامها في المبتدء مقتض
لطول الاعمار ونماء الابدان ذاهبة في الهواء وذلك
لا لاباء البنية عن سرعة الانحلال والانكسار
القوام المستتبع لطريان الفناء

یہ امر نہایت جلی اور واضح ہے کہ ساخت جسمانی کا کمال اور اسکا ابتدائے زمانہ مین کامل
الخلقت ہونا اور اس امر کا مقتضی ہے کہ اگلے زمانہ مین عمرین طولانی ہون اور بدن
انسانی دراز و بلند ہوتے ہون کیونکہ بنیۂ انسانی بوجہ اپنے تمام و کمال طاقت کے جلد انحلال
و تحلیل قبول نہ کرتا ہوگا اور قوام بدن شکستگی منظور نہ کرتا ہوگا جسکا نتیجہ بالآخر موت ہے

وذلك ان البنية اذا تمت وكملت اقتضت
النشوء التام في الابدان وتمام النماء فيها وهذا
يوجب ان يكون هؤلاء القوم الاولون من
نسل الزوج الاول ذوي الاجسام العادية والابدان
العالية الذاهبة في الطول نظرا الى ما يشاهد من اثر ذلك

بنیہ جب تام و کامل ہوا اسکے اقتضا سے
نشو و نما کامل ہوگا اور اسکا یہ لازمی نتیجہ کہ نسلہای پیشین
جو زوج اول سے پیدا ہوئے ہین انکی اجسام بہت
دراز مثل قوم عاد کے ہون اور بدن انکے بیحد بڑھتے
چلے گئے ہون خصوصًا اس نظر سے کہ جو آجکل بھی مشاہدہ مین

في الازمان الحاضرة في بنيات الابناء اذا قيست الى
ابدان الاباء ولا يزال التفاوت يتبين متصاعدا
ومتعاظما جيلا اثر جيل ونسلا اثر نسل وشعبا
اثر شعب فيما بيناه في مقالنا المشبع الطويل الذي
نشر في مجلة البيان الغراء وعنوانه نواميس العمران
وقد اتينا بشواهد حسية على صحة ما قلناه من
الاكتشافات القديمة والحديثة لرمم عالية لاشخاص عادية
شاهقة الطول حتى اضطر الافرنج بذلك الى
الاعتراف بقرن العفاريت وقد اخطأوا فهم اولاد
آدم ولم يكن هناك مسكن للعفاريت قط وقد
اوردنا نصوص هؤلاء المؤرخين من الافرنج
والاسلاميين على وجود تلك الرمم البالية
العالية المدهشة للنواظر قد سقناها بطولها
في المقال المذكور فليراجع اليه تركنا ذكرها وايرادها
هنا شحا منا على الاختصار ولاجل ضيق سعة
المقال وايضا نظرا الى ملل الانظار

فاما اذا نمى الشعب وكثر العمران في الارض وقضت
الطبيعة وطرها من طول القامات وعظم الهامات في
ذهاب القد ودوام الانساء في الاعمار اخذت البنية تنشأ
في الانتقاص شيئا فشيئا من جهة الكم والكيف معا
اما كما فمن جهة تناقصها في مقدار ارتفاع القامة

آتا ہے کہ اولاد کے جسم جب انکے بزرگوں اور باپ دادوں کے
جسموں سے قیاس کئے جاتے ہیں تو ہمیں برابر فرق بڑھتا ہوا نظر
آتا ہے ہر ایک نسل کا ہر ایک نسل کے اور ہر ایک قوم میں نسبت
اس قوم کے جو قبل میں تھے جسکی توضیح ہم اپنے مضمون نوامیس
العمران میں جو پیشتر ازیں اسنے جریدہ غرا یعنی البیان میں
شائع ہوا تھا نہایت طوالت کے ساتھ کر چکے ہیں اور اسمیں ہمنے
حسی شواہد اپنے دعوی پر بیان کیے تھے جو ان لاشوں اور بوسیدہ
ہڈیوں سے ثابت کیے گئے تھے جو از منہ قدیمہ جدیدہ میں
دریافت ہوئی تھیں یہانتک کہ اہل یورپ کو اقرار کرنا پڑا کہ یہ
دیوزادوں کے زمانہ کی ہڈیاں اور لاشیں ہیں مگر یہ انکی
غلطی تھی یہ لوگ سب حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے تھے
اور یہاں کبھی دیوزاد نہیں رہتے تھے اور ان مورخین اسلام
وغیر اسلام کی اصل کتابوں کے حوالے جو ایسی ہولناک اجسام
کے وجود پر گواہی دیتے ہیں تفصیل ہمنے اسی مضمون مذکور
میں دیدی ہیں ناظرین اسمیں دیکھیں یہاں بنظر اختصار ہم انھیں حذف
کیے دیتے ہیں اور اس نظر سے بھی کہ ناظرین دیکھتے دیکھتے گھبرا نہ جائیں
لیکن لیکن جب نسلیں بڑھ گئیں اور آبادی میں پھیل گئی اور
طبیعت عالم کی جو کچھ عمریں اور قد وغیرہ بڑھانا تھے وہ بڑھا
چکی اور اسکا کل کام ہو گیا اسوقت جسم انسانی نے تدریجا گھٹنا
شروع کیا اور یہ حالت کمیت کیفیت دونوں اعتبار سے ہوئی
کمیت تو اس لحاظ سے کہ مقدار قد کی اور درازی قامت کی چھوٹی ہونا شروع ہوئی

واما كيفا فمن جهة التناقص في مدة الحيوة وكمية العمر
وزاد التعب بسلطان التجربة وقام عرش الطبيعة
على احوال الاقتصاد فافتقر الناس الى التعلم والتعليم
والتفهم والتفهيم

والذي يجب علينا التنبيه عليه ولا يسعنا الاغفال
عنه هو ان امر الانشاء في الاعمار ممكن حصوله في كل
الازمان والاجيال ليس في عالم الفطرة وناموس
الطبيعة قانون قاهر يدفعنا عن هذا الرأي
ويقطع لنا العذر في حصول امكانه وهو امر مشاهد
بالحس معلوم بالخبر الصحيح القاطع للعذر
ومعلوم انه لا يمكن دفع البيان والمحسوس
ولا مجال للارتياب في الامر المعلوم واني الى الآن
لم اعثر على مقالة رجل من الحكماء الاقدمين او
الفلاسفة الحاضرين من امم الهند والروم و
اليونان والصين وغيرهم من الفلاسفة
الاسلاميين ونظارهم المعروفين بالمتكلمين
تجاهر فيه بامتناع الانساء في العمر الى مائة سنين
اوصرح بانه يحيل ذلك على احوال الفلسفة وقواعد
الحكمة اولزمه بذلك القول حجة العقل غير رجل
من بعض المجاهيل ممن يدعي العلم والحكمة ويرقى
الاشلي من ادعياء الفلاسفة وكان معاصر لـ

اور کیفیت اس لحاظ سے کہ اسکے ساتھ ہی ساتھ عمر کے
مقدار بھی چھوٹی ہونے لگی اور اب ہنگام حکومت و بادشاہی
تجربہ کا ہوا اور تخت سلطنت طبیعت کا کفایت شعاری کے اصول
پر قائم کیا گیا اب لوگ پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے محتاج ہوئے۔

لیکن اسکے ساتھ جس پر ہمکو متنبہ کر دینا ضروری اور اس سے
غفلت میں ڈالنا ہمسے ممکن نہیں ہے وہ یہ ہے کہ درازی عمر انسانی
ایک ایسا امر ہے جو ہر زمانے میں اور ہر قوم میں ممکن ہے اور عالم
فطرت و قانون طبیعت میں کوئی ایک ایسا قاعدہ یا قانون نہیں
پایا جاتا جو ہمکو اس رای سے ہٹادے اور اسکے امکان کا اعتقاد ہمسے دور کر دے
اور یہ ایک امر ہے جو مشاہدے سے معلوم ہے اور خبر صحیح سے اسکا وقوع معلوم ہوچکا ہے
یہ خوب معلوم ہے کہ واقعات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا
اور قطعی امر میں شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔
اب تک میں نے حکمای متقدمین و متاخرین خواہ وہ اہل ہند
سے ہوں یا روم و یونان و چین کے ہوں یا فلاسفہ
اسلامیین سے ہوں جنھیں متکلمین کہتے ہیں ان کا کبھی
کوئی کلام ایسا نہیں پایا جسمیں اُنھوں نے صاف صاف
صدہا سال تک زندہ رہنے کو محال کہدیا ہو اس امر کی تصریح کر دی
ہو کہ ایسا ہونا اصول فلسفہ و قواعد حکمت کے برخلاف ہے
البتہ ایک شخص کوئی مجہول سا آدمی فیلسوف الاسلام
ابو الریحان بیرونی کے زمانہ میں تھا اور غالبا وہ جھوٹا
دعوے اپنے تئیں حکیم و فیلسوف بننے کا کرتا تھا

فیلسوف الاسلام ابا الریحان البیرونی قد رد علیہ
هذا الفیلسوف الجلیل رحمہ الله ردا شنیعا طویلا فی کتابه
الذی یدعی الآثار الباقیة عن القرون الخالیة
لا یسع المقام نظمها وایرادها هنا علی التمام وعلی الناظر
المتعمق ان یراجع الی هذا الکتاب فانہ سیقف فیہ
علی ما فیہ نفی لکل لجاج وغنی لکل معدم محتاج
ولقد اخبرنی غیر واحد من کملة المحصلین
الثقات الاثبات القاطنین فی کلیة علیکره الاسلامیة
وبفوقهم کلهم الشیخ محبوب الرحمن الکلیم الجیراجپوری
معلم الجغرافیا السیاسیة فی بعض فنون تلک الکلیة
وکذلک الشیخ عبد الصمد البلند شهری کلاهما
اخبرنی عن الرجل المعمر العجیب الذی کان ببلدة
کانپور قد انشاء الله فی اجله
وقد لقیه هذان الفاضلان وهما من
اصدقائه وصحباه وامتحناه بتحمل ما یمکن اختبار
الرجل به وامتحانه فی صدق مقالته
قالا کان مولد هذا الرجل فی عهد شاهجهان
ملک الهند وقد استصحبه الملک اورنگ زیب
ابنه حینما غزا الدکن وکان ممن لعب وتلاعب
اورنگ زیب فی زمن صباه وشهد الخطوب
العجائب التی اصابت دولة المغول بعینه انتباه۔

اسنے البتہ درازی عمر سے شاید انکار کیا ہوگا تو اسپر
ابو الریحان بیرونی نے اپنی کتاب الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ
مین ایک رد طولانی شدید اس شخص پر کی ہے کہ جسکی
نقل کا موقع یہان نہین ہے تحقیق پسند ناظرین کو
چاہیے کہ اصل کتاب ابو الریحان کی طرف رجوع فرماوین
کیونکہ اس مین سب کچھ دیا ہوا ہے۔
مجھسے اکثر باکمال اور صادق اللہجہ اہل علم نے علی گڈھ
کالج مین بیان کیا جن مین بہت زیادہ قابل وثوق
شیخ محبوب الرحمان کلیم بی اے پروفیسر جغرافیہ اور
مولوی عبد الصمد بلند شہری کا بیان ہے ان دونون نے
ایک عجیب وغریب انسان معمر کے حالات مجھسے
بیان کیے جو کانپور مین رہتا تھا اور خداوند کریم نے اسکی عمر کو دراز کیا تھا
ان دونون صاحبون سے اس شخص سے ملاقات بھی ہوئی تھی اور
وہ انکا دوست تھا اور انکی صحبت مین رہتے تھے اور چونکہ یہ حضرات عالم
اور نئی روشنی کے لوگ تھے اسلیے انھون نے جہانتک ہوسکا اس شخص کے
حال مین تفتیش اور اسکی راست گفتاری کی آزمایش کی۔
انکا بیان ہے کہ اس شخص کی ولادت شاہجہان بادشاہ کے زمانہ
ہوئی اور اورنگ زیب عالمگیر اسکو اپنے ساتھ جبکہ مہم دکن پر
اسنے چڑھائی کی تھی لیتا گیا تھا اور یہ شخص اورنگ زیب کے
ساتھ کھیلکر بڑا ہوا تھا اور دولت مغلیہ کو جو صدمات
وانقلابات وآفات پہنچے وہ سب اسنے بچشم عبرت مشاہدہ کیے تھے۔

واتفقت كلمة الشيوخ الفانين والطاعنين في السن من المعمرين
من قطان هاتيك الارضين انهم ما زالوا يتسامعون باخبار هذا المعمر
عن آبائهم وهم عن آبائهم الاولين وهو عندهم معروف بطول العمر مائة
سنين وكان هذا الرجل سحيق القامة عظيم الهامة رحيب الصدر
بعيد ما بين المنكبين لم يكن في راسه ولحيته شعرة بيضاء وكان الرجل
ينقلب حاله من صورة الى صورة جديدة وكانت عظامه تكتسي جلدا ولحما
جديدا مرة في كل عشر سنين فكان ينخلع من جلده الاول ولحمه
القديم ويلبس جلدا ولحما آخر وعند ذلك كانت تعرض عليه حالة
مخوفة باكل بعض العقاقير والحشيشات فيعرض له اسهال مفرط يذوب
به لحمه ذوبان الرصاص في البواتق لكثرة ما يخرج منه ثم ينبت اللحم ثانيا
في اليوم الثاني فلما كان اليوم الثالث نشأ الرجل يسترجع كلما قد فات
واستقرت البنية منه عن احسن ما كانت عليه نقاوة كلها فيحصل له
بذلك ضمان لطول العيش الى عشر سنين اخر وقد بلغني من القاضي
تلمذ حسين ان هذا الرجل مات في العام الفارط بعلة الطاعون
الجارف الذي دهى الناس فيما مضى فيتبين بذلك مصداق قوله تعالى
وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افان مت فهم الخالدون وان تحدث
ذو شيبي حرسنا الله واياكم عن ريب المنون وحوادث الدهر الخؤون
ولا يخلو هذا الخبر عن الصدق او الكذب على ان الموضوع نفسه مطرح انظار
الافرنج في هذا الزمان وهم على ثقة بامكان هذا الامر وحصوله وقد الف بعضهم
في ذلك رواية فلسفية في اللغة الانكليزية ونقلها الى الاوردية جمعية الاسفار
الدينية النصرانية بفنجاب ونشرتها مجلة الترقي الغراء في بعض مجلداتها

کانپور کے بڑے بڑے پرانے بڈھے پیران فرتوت کا بیان ہے کہ
ہم اس شخص کو یون ہی دیکھتے چلے آئے ہین اور ہمارے بزرگ و آبا و اجداد
بھی یہی کہتے تھے کہ اسی طرح عمر بھر اسکو دیکھا اور انہین وہ شخص اپنی
درازی عمر کے واسطے مشہور رہا ہے (یعنی یہ بیان ان بڈھے لوگون کے
بزرگون کا ہے) یہ شخص نہایت بالا بلند بزرگ سر عریض الصدر تھا اسکے
تمام سر و داڑھی مین ایک بال سفید نہ تھا اور اسکی حالت وقتاً فوقتاً
بدلتی رہتی تھی اور اسکی ہڈیان نیا پوست نیا گوشت پہنا کرتی تھین
اور پرانے کھال و گوشت ہر دس برس کے عرصہ مین گر جاتا تھا اسوقت
ایک اندیشناک حالت اسکی ہوجاتی تھی سبب یہ ہے کہ وہ کوئی گھانس
یا دوا وغیرہ کھا لیتا تھا جس سے اسکو اسہال مفرط عارض ہوتا تھا
کہ گوشت اسکا بہ جاتا تھا جیسے رانگا گھریا مین پگھل جاتا ہے اسکے بعد
نیا گوشت دوسرے دن چڑھنے لگتا جب تیسرا دن ہوتا تھا تو یہ شخص بدستور
سابق قوی و تندرست ہوجاتا تھا اور دس برس تک کی زندگی کی
جدید گارنٹی ہوجایا کرتی تھی۔ قاضی تلمذ حسین بی اے کا بیان ہے
کہ وہ سال گذشتہ طاعون مین مبتلا ہوکر مرگیا۔ اس سے ثابت
ہوگیا کہ بقا محض ذات الٰہی کے لیے ہے باقی سب کے فنا ہے
یہ خبر چاہے جھوٹ ہو یا سچ لیکن یہ مسالہ آجکل حکمای یورپ کے
زیر بحث ہے اور انھین اسکے امکان اور حصول کا پورا وثوق ہے
ایک فلاسفر نے انگریزی مین اسی مسالہ پر ایک حکیمانہ ناول لکھا ہے جسکا
ترجمہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے کیا ہے اور رسالہ ترقی لاہور کی کسی
جلد مین "بے نگ کشن و حمید" کے نام سے وہ ناول اردو مین شائع ہوا ہے

ومن هنا يعرف ضعف مقالة الذهبي فيما انكر على طول حياة
رتن الهندي احد من صحب رسول الله وبقي الى المائة الثامنة والمعمر
الى الدنيا الا الشيخ المغربي الذي انسأ في اجله فبقي الى المائة
الرابعة فانكر الذهبي من جهة ان الناس لم يشتهر عندهم
خبر هذين المعمرين باشد الاشتهار مثل وضوح اليوح في كبد
النهار فاعتبر بحال هذا المعمر الكانفوري لم يبلغني خبره على
طول مقامي ببلدة لكناؤ وبينها وبين كانفور مسافة اميال
قلائل حتى قدمت كلية على كده للاستاذ فحصل لي الخبر بهذا المعمر

رجعنا الى ما كنا فيه فنقول مما اسلفنا علم ايضاً وجوب
ان يكون الزوج الاول من اهل الوحي والالهام لا كاحد من
غوغاء الناس من الوحوش والعوام والا لادى ذلك الى
انقراض النسل واختطاف المنية لهن جديد الارض ومن ثم
تراهم ان بادوا وهلكوا وهتف بهم هاتف الفوت
وحلت بساحتهم رحال الموت فقد خلفوا وراءهم من
المباني العظيمة الشاهقة والمغاني العجيبة السامقة
والمرابع العالية والمقاطن المتعالية ما يبهر عند النظر اليها
لب كل انسان ويخطف سابرها وعجائبها ابصار اهل الزمان
انظر الى الاهرام العالية والبرابي الشامخة وغيران
ايلورا العميقة وآثار ايليفنتا المزعقة للانفس الزعيقة
وحائط الصين العتيقة وحديقة النمروذ المنكوسة
المعلقة وغير ذلك من عجائب الدنيا

اس مقام سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امام ذہبی نے جو حضرت ابو الرضا
رتن ہندی کے طویل عمر کا جو آنحضرت پر قبل ہجرت ایمان لائے اور آٹھوین
صدی تک زندہ رہے یا ان شیخ مغربی جو چوتھی صدی تک زندہ رہے
ذہبی نے جو انکے وجود سے انکار کر دیا ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کی
اعلے درجہ پر شہرت ہوتی اس رای کی غلطی واضح ہوگئی کہ مین عمر بھر
لکھنو مین رہا اور کسی نے اس معمر کا حال مجھ سے نہ بیان کیا حالانکہ
لکھنؤ سے کانپور چند میل کا فاصلہ ہے مگر جب مین علی گڑھ کالج آیا
تو وہان اسکا حال سنا۔

باز آمدم بر سر مطلب جو کچھ اوپر بیان ہوا اس سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ زوج اول کو اہل وحی و الہام سے ہونا چاہیے نہ مثل سائر عوام
یا سباع و ہوام و وحوش و انعام کے ورنہ اگر ایسا نہوتا تو نسل
انسانی کب کی منقرض ہو جاتی اور پنجۂ موت نے سب کو دبوچ
لیا ہوتا۔ اسی سے آپ دیکھتے ہین کہ یہ لوگ اگرچہ فنا و برباد
ہو گئے اور ہاتف موت انکو صدای رحیل دے چکا اور موت کی
دشواریان انکے ایمان پر پڑین تاہم یہ لوگ اپنے پیچھے ایسی ایسی
عظیم الشان و سربلند عمارتین اپنے آثار سے چھوڑ گئے کہ جنکو دیکھکر
ہر ایک انسان کی عقل چکا چوند مین آجاتی ہے اور اس زمانے کے حکما
و عقلا کی آنکھون کو اسکے عجائبات کی روشنیان خیرہ کیے دیتی ہین
دیکھو اہرام مصر کی عالیشان عمارت دیکھو برابی مصر کی
حیرت انگیز صنعت ایلورا کے غار قابل دید ہین اور بجز عرب ایلیفنٹا کے عمیق
نایاب و نگار دیوار چین و باغ منکوس نمرود و دیگر عجائبات کو بنظر غور دیکھو

انظر الی تلك البرابی المصریة العجیبة الفاخرة ومطالب مصر الغریبة الباهرة هل تخبرك بشیٔ من احوال من بناها او بما اصابها من الغیر وحدها ما کلا بل هی آثار قائمة علی الاصول الدائمة تخبرنا عن کمال صناعها وتناغیهم فی العلوم التی تقصر اذهان الحکماء عن الاحاطة بکمال اصطناعها وعجزت العقول عن الوصول الی تخوم تلك الاسرار التی اسّس علیها بناتها فحسرت الابصار من التکیف بنورها وبهائها وبهرت الاحلام عن التعوق فی العجائب المودعة فی میاهها وتربائها فضلا عن الاقتدار علی ان یاتوا بترمها علی ربّها وروائها او یعارضوا بمثلها فی بریقها وصفائها وکیف یاتون بمثلها وهم عجزوا عن الاستطلاع علی خبر بانیها او الاستشراف علی اخبار من تصدی لاجتناء الثمار من ید جانیها

فقد وقع الخلاف بین الفلاسفة والحکماء الاعلام واهل السیر والتواریخ فی کل الاجیال والاقوام فی ایّ الزمن وعلی ید ایّ الملوك بنیت تلك الاهرام وواحد منهم لم یات بشیٔ یقطع انعه للناقد المتبصر فی اخبار الایام وانی علی قلة بضاعتی فی السیر والاخبار وقصر باعی عن الاحاطة بشذر یسیر ما قد تضمنته الکتب والاسفار وقلة متاعی فی التناه نزر قلیل مما احتوت علیه قماطر السیر بین الکبار

ان برابی وعجائبات مصر کو دیکھو جو بیحد عجیب و غریب ہین اور وہ مقامات مصر جہان آثار قدیمہ و دولت پارینہ کی تلاش کیجاتی ہے آیا کچھ حال بتاتے ہین کہ کس کس شخص نے انھین تعمیر کیا ہے یا زمانہ کی کیا کیا گردشین انھین نصیب ہوئین ہرگز نہین بلکہ وہ آثار قدیمہ ہین جو دائمی اصول پر قائم ہین اپنے بنانیوالون کے کمال دکھا رہے ہین کہ ان علوم مین انکو مہارت تامہ حاصل تھی جنکے سمجھنے سے حکما و فلاسفہ کے ذہن آجتک قاصر ہین اور عقلین لوگون کی ان اسرار کے جڑ تک پہونچنے سے بالکل عاجز ہین کہ جن پرانی عمارتون کی بنیاد قائم ہی لہذا دیدہ بشر تو اسکے نور کے دیکھنے سے عاجز محض ہی اور جو جو عجائبات ان چیزون کے پانی اور مٹی مین سپرد کیے گئے تھے اسکے مثل بنانے کا کیا مذکور اتنا تو بتا نہین سکتے کہ کس شخص نے انھین تعمیر کیا اور یا کوئی سر اٹھا کر یہ نہین خبر لا سکتا کہ کن کن لوگون نے اسکے بنانے سے کیا کیا فوائد حاصل کیے

ایک زمانہ تک حکما و فلاسفہ و مؤرخین ہر قوم و ملت مین اختلاف رہا ہی کہ ان اہرام کو کس کس بادشاہ نے بنایا ہی اور کس زمانہ مین بنایا ہی ایک شخص نے بھی آجتک کوئی بات قطعی نہین کہی جس سے کچھ یقینی طور پر معلوم ہو سکے

مین باوصف اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کے علوم سیر و تاریخ و اخبار و حکایات کتب مختلفہ مین

لا عرف انه صار هذا البحث مطرحا للانظار وحلبة لكل فارس كرار في مضمار السبق في العلوم والاخبار منذ مدة تنيف على اربع مائة سنة قبيل ملك الاسكندر الرومي الى تلك الاعوام و الاعصار ولم يتأت لواحد منهم الى الان تعيين زمانها وتحيين عصرها وتوقيت ابانها؟

ولكن قد وصل الينا خبر مرسل منقطع الاسناد يعزى الى اول فلاسفة الاسلام وزعيم الحكمة ومؤسس اساسها على محمد خير الانام سيدنا علي بن ابي طالب امير المؤمنين عليه السلام انه سئل عن بناء الاهرام فقال بنى الهرمان والنسر في السرطان فهذا يدل على انها بنيت قبيل هذه الايام بمدة تنيف على عشرة الاف اعوام هذا واني لا احب التشاغل بصنعة الاهرام وكيفية بنائها فهي لشدة اشتهارها بين الخواص والعوام اغنتنا عن اضاعة الوقت في طي الكراريس وقط الاقلام

(لها بقية)

اس قدر ضرور واقف ہون کہ یہ بحث ایک عرصۂ دراز سے مطرح نظر اور گھوڑ دوڑ رہ چکی ہے ہر ایک شہسوار معرکۂ علوم وسیر و تواریخ کا چار سو برس قبل سکندر رومی سے لیکر آج تک اتنے بڑے زمانۂ دراز مین کسی شخص سے کوئی وقت محدود اسکی ابتداے عمارت کا معلوم نہین ہوا۔

البتہ ایک خبر مرسل منقطع الاسناد اول فلاسفۂ اسلام وسابق حکمای عرب مؤسس اساس فلسفہ وحکمت بزبان سید الانام یعنی حضرت مولانا امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی طرف منسوب کی جاتی ہو کہ لوگون نے حضرت سے سوال کیا تھا کہ اہرام مصر کب بنائے گئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ جب نسر طائر برج سرطان مین تھا اسوقت یہ ہرمین بنائے گئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ان اہرام کو بنے ہوے دس ہزار برس سے زائد کا عرصہ گزرتا ہی اور اہرام مصر کی کیفیت اور حالات اسقدر مشہور ومعروف ہین کہ یہان ان کے ذکر کی کچھ ضرورت نہین محض وقت ضائع کرنے سے کیا حاصل۔

(باقی دارد)

اصلاح التعليم الديني

بتركيا

الدستور ما قلب السياسة فقط بل كل شيء حتى التعليم الديني فلاحت علائم التقدم على طلبته باقتراحهم من الحكومة تغيير سير تعليمهم وهذا ملخص مطالب دار الفنون في الاستانة من نظارة المعارف

(١) تدريس التفسير الشريف بتقرير معاني القرآن الحكيم الظاهرة واسباب نزوله وبيان الناسخ والمنسوخ وتطبيق ذلك على القوانين الفلسفية؛

(٢) تدريس الحديث الشريف وان تكون مدة تدريس البخاري اربع سنين

(٣) تدريس اصول الحديث مع تراجم رواته وطرق اسانيده

(٤) تدريس اصول الفقه وبيان قواعده الكلية وتقرير تفريعاته وتفرعاته وتدريس الفروق في القواعد الاصولية بين المذاهب الاربعة

(٥) تدريس الفقه مع بيان القواعد الفقهية للفروع وما اخذ ذلك من الادلة الشرعية الاربعة مع ايضاح الحكمة الشرعية في ذلك وفلسفة الاحكام

(٦) تدريس التاريخ الاسلامي

(٧) تدريس تواريخ الاديان المشهورة

(٨) تدريس السيرة النبوية بالتفصيل

(٩) تدريس التوحيد وذلك بان تنبذ طرق تدريسه

مذہبی تعلیم کی اصلاح

ٹرکی میں

ٹرکی میں دستوری حکومت نے نہ صرف پولٹیکل انقلاب پیدا کیا بلکہ ہر چیز کی کایا پلٹ دی یہاں تک کہ اسکا اثر مذہبی تعلیم تک جا پہونچا ہے اور طلبہ میں بیش قدمی کی علامات نمایاں ہو چلی ہیں جیسا کہ انکی اس تجویز سے معلوم ہوتا ہے جو انھوں نے طرز تعلیم کی تبدیلی کی نسبت حکومت کے سامنے پیش کی ہے چنانچہ قسطنطنیہ میں دار الفنون کے طلبہ نے جو مطالبات سر رشتہ تعلیم کے پیش کیے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

(۱) تفسیر کا درس اس طرز سے ہو کہ قرآن شریف کے ظاہری معنی اور اسباب نزول سے بحث ہو ناسخ و منسوخ کی وضاحت کیجائے۔ اور قرآن کی قوانین فلسفہ سے تطبیق بھی دیجائے

(۲) حدیث کو درس میں داخل کیا جائے اور بخاری شریف کی تعلیم ۴ سال مقرر کیجائے

(۳) اصول حدیث اور راویوں کے حالات سلسلہ اسناد کے طریقے بیان کیے جائیں

(۴) اصول فقہ کا درس دیا جائے اور اسکے قواعد کلیہ و تفریعات بیان کیے جائیں اور مذاہب اربعہ میں جو اصولی اختلاف ہے وہ بتایا جائے۔

(۵) فقہ کی تعلیم دیجائے اور قواعد فقہیہ اور جزئیات احکام بیان کیے جائیں اور ان مسائل کا ماخذ دلائل اربعہ سے بیان کیا جائے اور ان احکام و مسائل کی شرعی حکمتیں اور فلاسفی بیان کی جائیں

(۶) اسلامی تاریخ داخل درس کیجائے

(۶) دنیا کے مشہور مذاہب کی تاریخ پڑھائی جاوے

(۸) بانی اسلام کے تاریخی حالات بالتفصیل پڑھائے جائیں۔

(۹) علم کلام کی تعلیم اس طرح دیجائے کہ علم کلام کا قدیم طرز

التوحيد القديمة ويلقي علم التوحيد القائم عمليا بوافق الزمان ويترك من علم الكلام الالوف من خرافات الفلسفة القديمة التي امتزجت به

(١٠) تدريس الدين الاسلامي وبقية الاديان وتدريس المقابلة بين اصول الدين الاسلامي وقواعده واصول باقي الاديان وقواعدها

(١١) تعليم طرق الدفاع عن الدين الاسلامي قولا وكتابة واصول المباحثة فيه

(١٢) تعليم اصول التدريس وعلم تربية الاطفال بطريقة نظرية وعملية

(١٣) تدريس الحكمة والفلسفة على الطريقة الجديدة

(١٤) تدريس علم الاخلاق نظريا وعمليا

(١٥) تدريس علم الروح

(١٦) تدريس التاريخ العام

(١٧) تدريس اصول الانشاء بالتركي والعربي

(١٨) ايضاح تشبث المسيحيين ولاسيما البروتستانت بنشر دينهم واساليبه

(١٩) تعليم القاء المواعظ والنصائح واصول الخطابة على الطرز الجديد

هذا ملخص مطالبهم وقد ذكرت الجرائد ان طلبهم قد اجيب، وان هذا هو الذي تقصده ندوة العلماء الهندية التي لم تفز الى الان باكثر مقاصدها فمن يقول بعد ذلك ان الامة اذا استعدت للنهضة فسواء عليها أن تكون ذات حكومة او لم تكن؟

بالکل چھوڑ دیا جائے اور عملی طور پر موجودہ زمانہ کے طرز کے مطابق بنایا جائے اور علم کلام میں فلسفۂ قدیمہ کے جو ہزاروں خرافات مسائل شامل ہو گئے ہیں۔ وہ ترک کر دیے جائیں۔

(١٠) مذہب اسلام اور دوسرے مذاہب کی تعلیم اس طرز پر دیجائے کہ اصول اسلام اور دوسرے مذاہب کے اصول کے مابین جو اختلافات ہیں پر محاکمہ کیا جائے

(١١) مخالفین اسلام کے حملوں کے جواب دینے کا تقریری و تحریری ڈھنگ سکھایا جائے اور اصول فن مناظرہ بتائے جائیں

(١٢) طلبہ کو مدرسی اور معلمی اور فن تربیت اطفال کا طریقہ علمی و عملی طرز پر سکھایا جائے

(١٣) حکمت و فلسفہ کی جدید طرز پر تعلیم دیجائے۔

(١٤) علم اخلاق کی علمی و عملی تعلیم دیجائے

(١٥) علم الروح کی تعلیم دیجائے

(١٦) دنیا کی عام تاریخ پڑھائی جاوے

(١٧) ترکی زبان کے اصول انشا پردازی سکھائے جائیں

(١٨) اس امر کی توضیح ہو کہ عیسائیوں اور خصوصا پروٹسٹنٹ مذہب والوں نے اپنے مذہب کو کیونکر شائع کیا اور اسکے لیے کیا طریقے اختیار کیے

(١٩) پند و نصیحت کرنے کا واعظانہ ڈھنگ اور جدید طرز پر لکچر دینے کے اصول اور طریقے بتائے جائیں۔

یہ ہے خلاصہ انکے مطالبات کا اور اخبارات کا بیان ہے کہ انکے مطالبات تسلیم کیے گئے اور یہ مطالبات بعینہ وہ ہیں جو ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض میں شامل ہیں اور جو اکثر ابھی تک پورے نہیں ہوے اب کون کہ سکتا ہے کہ جو قوم ترقی کرنا چاہے اس کے لیے صاحب حکومت ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔

الحکومة الاسلامیة الدستوریة

(البقیة)

قال ابن خلدون وسببه في الاكثر ولاية صبي صغير او مضعف من اهل المنبت يترشح للولاية بعهد ابيه او بترشيح ذويه وخوله ويونس منه العجز عن القيام بالملك فيقوم به كافله من وزراء ابيه وحاشيته ومواليه او قبيله ويوري بحفظ امره عليه حتى يونس منه الاستبداد ويجعل ذلك ذريعة للملك فيحجب الصبي عن الناس ويعوده اللذات التي يدعوه اليها ترف احواله ويسيمه في مراعيها متى امكنه وينسيه النظر في الامور السلطانية وهو بما عوده يعتقد ان حظ السلطان من الملك انما هو جلوس السرير واعطاء الصفقة وخطاب التهويل والقعود مع النساء خلف الحجاب وان الحل والربط والامر والنهي ومباشرة الاحوال الملوكية وتفقدها من النظر في الجيش والمال والثغور انما هو للوزير ويسلم له في ذلك الى ان تستحكم له صبغة الرياسة والاستبداد ويتحول الملك اليه ويؤثر به عشيرته وابناءه من بعده كما وقع لبني بويه والترك وكافور الاخشيدي وغيرهم بالمشرق وللمنصور بن ابي عامر بالاندلس (انتهى) الا ترى ان تلك المفاسد انما نشأت من تحت الاستبداد بالدولة فان المستبد يرى ان الدولة لا يستحقها الا هو وابناءه واحفاده ولذلك يجري الميراث فيها ويولي العهد للصغير وان كان عاجزا عن اقامة الامر والنظر في السياسة وكيف يتصور في المسلمين انه يطلب عظائم الامور من سد الخلل والتدبير لحاجات الناس التي هي من اعظم السلطنة صبي تربى في حجور الاظئار وتعود من بين النساء وعنفوان حلمه مناغاة الغيد

ٹرکی پارلیمنٹ

(البقیہ)

ابن خلدون کہتا ہے کہ "اسکا سبب اکثر یہ ہوتا ہے کہ شاہی خاندان سے کسی چھوٹے لڑکے یا ضعیف آدمی کو حاکم بنایا جائے جو اپنے باپ کا ولیعہد بنکر پرورش کیا جائے یا اسکے خدم و حشم اسکی پرورش کریں اور جب دیکھا جاتا ہے کہ ملک رانی کرنے سے عاجز ہے تو اسکے باپ کے وزرا اور نوکر چاکر غلام وغیرہ یا اسکے قبیلہ سے کوئی ایک شخص اسکا کفیل ہو کر نگرانی کرتا ہے اور یہ توریہ کیا جاتا ہے کہ بادشاہ کی زمانہ استبداد تک حفاظت کیجا رہی ہے اور وہ شخص اس امر کو ملک گیری کا ذریعہ بناتا ہے اسلیے لڑکے کو لوگوں سے پردہ میں رکھتا ہے اور ان لذات کا عادی بناتا ہے جو عیش پسندی کا طبعی مقتضا ہے اور جب تک ممکن ہو اُن چراگاہوں میں اسکو چراتا رہتا ہے اور سلطنت کی نگرانی اس سے بالکل بھلا دیتا ہے وہ لڑکا اسکا خوگر ہونے کے باعث یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ بادشاہ کا سلطنت میں صرف اتنا حصہ ہے کہ تخت پر بیٹھا رہے اور دست بیعت کر لیا کرے اور ڈرانے والے خطاب سنا دیا کرے اور اپنی عمر پردہ میں بیٹھکر عورتوں میں بسر کرے سلطنت کا بند و کشاد امر و نہی شاہی حالات کی مباشرت انکی تلاش یعنی لشکر اور خزانے اور سرحدوں کی نگرانی صرف وزیر کا کام ہے۔ یہ تمام انتظامات وزیر کے سپرد کر دیتا ہے یہاں تک کہ سلطنت اور استقلال میں وزیر کا رنگ جم جاتا ہے اور ملک کا رجوع اسکی طرف ہو جاتا ہے اور وہ ملک کو اپنے بعد اپنے قبیلہ اور بیٹوں کے لیے خاص کر لیتا ہے جیسا کہ بنی بویہ اور ترک اور کافور اخشیدی وغیرہ کا مشرق میں اور منصور بن عامر کا اندلس میں یہی حال ہوا۔"

ابن خلدون کا کلام ختم ہو گیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ خرابیاں صرف شخصی حکومت سے پیدا ہوئی ہیں کیونکہ مستقل بادشاہ یہ خیال کرتا ہے کہ سلطنت کا مستحق یا وہ خود ہے یا اسکے بیٹے اور پوتے اور اسیواسطے اسمیں میراث جاری ہوتی ہے اور بچے کو ولی عہد بنایا جاتا ہے اگرچہ وہ ملک رانی اور سیاسی امور کی نگرانی سے عاجز ہو اور وہ لڑکا جسنے دائیوں کی گودوں میں پرورش پائی ہو اور ابتداے پیدائش اور شروع جوانی سے نازک خیالوں عورتوں کے ناز و ادا اور گانے کی اچھی کڑیاں سننے کا عادی ہو کیونکر حقیقی کام کر سکتا ہے

Arabic	Urdu
الامالید ومغازلة القنیات الغانیات وبم	یا بڑے بڑے امور مثل درستی نقائص لوگونکی حاجات کی تدبیر سلطنت کے
یسوغ لنفسه استماع صلیل الصوارم۔	باریک پیچیدہ مسائل مین تدبّر کو کیونکر طلب کرسکتا ہے=
من قد نشأ وترعرع فی الاصغاء الی نغمات الاوتار	اور وہ شخص جسنے ستار وسارنگی کے نغمے گویون اور مطربون کی آوازون کے سننے
والمزامیر واصوات المغنّین المطربین ومتی یتمکن بالجالة	مین نشوونما پائی ہو کسطرح اپنے لیے تقاطع تلوارونکی کھٹاکھٹ سننے کو جائز رکھ سکتا ہے
المجرد السلاهب فی رهج الوغی من شاهد منذ زمن صغره	یا وہ شخص جسنے نرم ونازک بچھونون ورازفرش پر شوخ وبرکت تیلیون کا ناچ دیکھا ہو دراز قد
رقص الدمی علی البسط الناعمة والزرابی المبثوثة واین یتجلد	گھوڑونکو لڑائی کے غبار مین کیونکر دوڑا سکتا ہے وہ شخص کیا مصائب کے وقت
عند الآفات من غرق فی ابتسامات الکائنات	بہادری کرسکتا ہے جو جاڑے کے موسم مین کافات شتوہ کا خوگر رہا ہو خلاصہ یہ کہ
وبالجملة لما شاهد اعوان الاسلام وانصاره هذه	اسلام کے اعوان وانصار نے جب اون سلطنتون کا جو اوس زمانہ مین موجود تھین
الحال من الدول الحاضرة فی تلک الاجیال کدولة الفرس	یہ حال دیکھا جیسے کہ فارس وروم کی حکومت تو اونھون نے پارلیمنٹ کی بنیاد
والرومان اسّسوا الحکومة الجمهوریة حفظا لحقوق	ڈالی تاکہ مسلمانون اور اونکے سوا اون ذمیون کے حقوق کی جو اپنے خون وعزتون
المسلمین وغیرهم من الذمیین الذین دخلوا فی ذمّة	اور زمین اور مال واولاد کے بچانیکے لیے مسلمانون کے عہد مین داخل ہوگئے ہون
المسلمین لحقن دمائهم واعراضهم وضیعاتهم واموالهم	پوری حفاظت ہوسکے جیسا کہ دین اسلام کی فطرت مین یہ بات رکھدی گئی ہے
ذراریهم بناء علی ما جبل علیه دین الاسلام من الاخوة والمساواة	کہ مسلمان آپس مین بھائی چارہ اور برابری کے ساتھ رہین اور دوسری قومون سے
بین المسلمین وحسن الاخلاق والاصطناع بالمجاملة مع اقوام	جو مختلف دین رکھتے ہون حسن اخلاق اور خوش معاملگی سے پیش آئین اور
اخر من المتدینین بادیان شتّی وصار امر الخلافة الی رای اهل	خلافت کا دارومدار منتظمین کی رایون اور مشورہ پر رہا جیسے کہ خداوند تعالی نے
الحل والعقد والشوری بینهم کما امرهم الله تعالی بقوله وامرهم شوری	اونکو حکم کیا تھا (اونکا کام آپس کے مشورہ سے ہو) نیز دوسرا قول (ای محمد تم
بینهم وقوله تعالی وشاورهم فی الامر حتی اجترء الانصار علی تعدد	آپسنے (اپنے اصحاب سے) مشورہ کرو) یہان تک کہ انصار نے اس کی بھی جرأت کی
الخلفاء اذ قالوا للمهاجرین منا امیر ومنکم امیر ورده بشیر بن سعد	کہ خلیفہ کئی ہون جبکہ اونھون نے مہاجرین سے کہا تھا کہ ایک امیر ہم مین سے ہو ایک تم مین سے
فقال الا ان محمدا من قریش وقومه احق واولی لان معنی	ہو اور بشیر بن سعد نے اپنے اس قول سے اسکی تردید کی تھی کہ سنو محمد قریش مین سے
الخلافة هو النیابة عن صاحب الشرع فی اقامة المصالح	ہین اور اونکی قوم امامت کی زیادہ مستحق ہے۔ اسلیے کہ خلافت صاحب شرع کی نیابت
العامة الدینیة والدنیویة صیانة لحقوق الناس	اور اوس نیابت کا نام ہے جو عوام کی دینی اور دنیوی مصلحتون مین لوگون کے حقوق کو

عن جور الملك و اعتسافه لان الملك هو الاجتماع الضروري للبشر
لانجاح مطالب الحيوة تعاونا وتعاضدا فلا بد من فرد
يدبر امر العامة ويحفظ حقوقهم وياخذ حق المظلوم عن
الظالم لكن بما يعتريه الغضب ويتغلب عليه القهر ويوثر لنفسه مالا يوثر
لغيره فيتزلزل بنيان العدل ويفترق شمله فمست الحاجة الى
قوانين السياسة وضوابط المدنية يسلمها الكافة وينقادون
الى اجرائها وتنفيذها فاذا كانت هذه القوانين مفروضة من
العقلاء وسراة الدولة وبصرائها كانت سياسة عقلية واذا
كانت مفروضة من الله لشارع يشرعها ويقررها كانت
سياسة دينية نافعة في الحيوة الدنيا والآخرة -

ومادام صاحب الشرع حيا ينفذها ويجريها كما امره
الله تعالى وبعده يتولى امرها احد من اتباعه واعوانه باقامة
المصالح العامة والحاجات الكافة ولذلك حين توفي النبي صلى الله
عليه وسلم فزع اهل الحل والعقد الى نصب امير يقوم مقامه فجمعوا
في سقيفة بني ساعدة لئلا يفترق شمل الناس وينهدم عمران الاجتماع
الديني والدنيوي واستتب الامر على خلافة ابي بكر الصديق رضي الله عنه
وساق الناس وقادهم الى اتباع الضوابط والقوانين المفروضة
من الله تعالى وتولى امر الخلافة ماشاء الله ثم استخلف
بعده عمر بن الخطاب رضي الله عنه
وعهد اليه بامر الخلافة بعد ما شاور طلحة
وعثمان وعبد الرحمن بن عوف وغيرهم

ملک کے جور و ستم اور کج روی سے بچانیکے لیے قائم کیجائے اور ملک انسان کے اوس ضروری
اجتماع کا نام ہے جو ایک دوسرے کی مدد سے زندگی کے مقاصد پورے کرنیکے لیے حاصل ہو
اس لیے ضرور ہے کہ ایک شخص ایسا ہو جو عام لوگوں کی تدبیر اور اونکے حقوق کی نگرانی
کرے اور ظالم سے مظلوم کا حق لے لیکن اکثر اوقات اوسکو غضب کا سامنا ہو جاتا ہے
اور قہر اوسپر غالب آجاتا ہے اپنے لیے وہ بات اختیار کرتا ہے جو دوسرے کے لیے نہیں کرتا
عدل کی عمارت متزلزل ہو جاتی ہے اوسکا شیرازہ بکھر جاتا ہے اس سے سیاست و تمدن
کے ایسے قواعد و ضوابط کی حاجت پڑی جنکو سب لوگ مانتے ہون اور اونکے اجرا و
تنفیذ مین مطیع ہون اب اگر یہ قوانین عقلا اور تجربہ کار رؤسا دولت کی طرف سے
مقرر کیے گئے ہون تو اسکا نام سیاست عقلی ہوگا اور اگر خداوند تعالی کی جانب سے کسی
شارع کی معرفت جو اونکو مشروع اور مقرر کرے فرض کیے گئے ہون تو اس کا نام
سیاست دینیہ ہوگا جو دنیا و آخرت دونوں زندگیون مین نافع ہوگی -
اور جب تک صاحب شرع زندہ رہے خود اون قوانین کو خدا پاک کے امر کے مطابق نافذ
اور جاری کرتا ہے اور اوسکے بعد اوسکے متبعین اور اعوان مین سے کوئی ایک شخص عوام کے
مصالح اور حاجات قائم کرنیکے لیے اونکا کفیل کار رہتا ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات کے وقت منتظمین کسی ایسے امیر کے قائم کرنیکی طرف متوجہ ہوئے جو اونکا صحیح
جانشین بن سکے اور سقیفہ بنی ساعدہ مین اسی لیے جمع ہوئے تھے تاکہ لوگوں کا بندھا ہوا شیرازہ
بکھر نہ جائے اور دینی اور دنیوی اجتماع کی عمارت منہدم نہو جائے اور حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بات ختم ہوگئی اونھوں نے ایک مدت تک لوگوں پر حکومت کی اور
خدا پاک کے مقررہ ضوابط و قوانین کی پیروی کی طرف انکو کھینچا اور جب تک خدا نے
چاہا خلافت کے متولی رہے پھر طلحہ اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف وغیرہ رضی اللہ عنہم سے
مشورہ لیکر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خلیفہ بنایا اور خلافت کا تمام کام

واخبرهم بما يريد فيه فاثنوا على رأيه ثم لما حان يوم عمر رضي الله عنه دعا عليا وعثمان والزبير وسعدا وعبد الرحمن معهم وقال انتظروا طلحة ثلاثا فان جاء والا فاقضوا امركم فترك امر الخلافة شورى بين هذه الستة حتى افضى الامر الى عثمان رض ثم لما قتل اجتمع القوم الى علي منهم طلحة والزبير والمهاجرون والانصار يريدون البيعة على يده فابى وقال اكون وزيرا لكم خير من ان اكون اميرا ومن اخترتم رضيته فالحوا عليه وقالوا لا نعلم احق منك ولا نختار غيرك حتى غلبوه في ذلك فخرج الى المسجد وبايعوه واول من بايع طلحة ثم الزبير۔

فانظر هل ترى تلك الحكومة مستبدة ام جمهورية شورية وهيهات ان تكون مستبدة فانها ما خلت في زمن رشدها عن المحاسبة والمراقبة المنضبطة وكيف يخيل اليك استبدادها وقد كان لكل فرد من القوم مجال المحاسبة والسؤال وما كان احد يطوي كشحه دون الاقتحام في شدائد المراقبة والصيال على الخليفة في كل ما سولت النفس من حق او باطل اما ترى هذا عمر رضي الله عنه مع شدة بطشه وسرعة حنقه للناس ما كان مأمونا عن السؤال والمحاسبة فانه لما قسم اقبية جاءته من ناحية من نواحي مملكته بين الصحابة ثم قام يوما على المنبر ليخطب فوعظ الناس

اونکی سپرد کردیا۔ جو کچھ اس بارہ مین آپکا ارادہ تھا اوس سے اون لوگونکو آگاہ کردیا اونھون نے آپکی رائے کو پسند کیا۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا وقت وفات قریب آیا آپنے حضرت علی اور عثمان اور زبیر اور سعد کو مع عبد الرحمن کے بلایا اور فرمایا کہ طلحہ کا تین دن انتظار کرو اگر وہ آجائین فبہا ورنہ اپنا کام کرلینا اور خلافت کا کام ان چھ افراد کے مشورہ پر چھوڑ دیا یہان تک کہ یہ کام عثمان رضی اللہ عنہ تک پہونچا پھر جب حضرت عثمان قتل کیے گئے تو لوگ حضرت علیؓ کے پاس جمع ہوئے جنمین طلحہ اور زبیر اور بہت سے مہاجرین انصار تھے جو آپکے ہاتھ پر بیعت کا ارادہ رکھتے تھے آپنے انکار کیا اور فرمایا کہ مجھے تمہارا وزیر ہونا امیر ہونے سے زیادہ پسند ہے اور جسکو تم اختیار کروگے اوسکو مین بھی پسند کرونگا لوگون نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ آپ سے زیادہ مستحق ہم کسیکو نہین جانتے اور نہ آپکے سوا دوسرے کو اختیار کرسکتے ہین یہان تک کہ اس معاملہ مین اونپر غالب ہوگئے آپ مسجد کو تشریف لائے اور لوگون نے بیعت کی سب سے پہلے طلحہ نے پھر زبیر نے بیعت کی۔

اب دیکھو اور سوچو کیا یہ حکومت شخصی ہے یا جمہوری اور کیسے شخصی ہوسکتی ہے جبکہ وہ اپنے زمن رشد مین کبھی محاسبہ اور باقاعدہ نگرانی سے خالی نہین رہی تھی اوسکے شخصی ہونے کا کیونکر خیال پیدا ہوسکتا ہے حالانکہ قوم کے ایک ایک فرد کو حساب فہمی اور دریافت حال کی مجال تھی اور کوئی شخص نگرانی کے شدائد مین داخل ہونے اور اپنے ہر ایک خیال مین خواہ وہ حق ہو یا باطل خلیفہ پر حملہ کرنے سے پہلو تہی نکرتا تھا۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ یہی عمر رضی اللہ عنہ باوجود سختی گرفت اور لوگون سے تیزی کے ساتھ مواخذہ کرنیکے دریافت حال و حساب فہمی سے مامون نہ تھے جب اونھون نے صحابہ مین کچھ قبائین تقسیم کین جو ملک کی کسی جانب سے آئی تھین پھر ایک دن خطبہ پڑھنے کی لیے منبر پر کھڑے ہوئے لوگونکو کچھ وعظ سنایا

وحضهم على الجهاد فقال رجل لا سمعا ولا طاعة فقال
عمر رضي الله عنه لم - قال لانك اثرت نفسك علينا
فان الاقبية التي وزعت بين الناس اعطيت كلا منهم
واحدة واحدة واخذت قبائين فقال عمر رضي الله عنه
من اين عرفت ذلك فقال الان كلا منا قد اجاب قميصه من
تلك الاقبية فما كان لرجل في قباء الا قميص وانت مع طول
قامتك قد اجتبيت لك قميصا وذلك لا يمكن الا في
قبائين فقال صدقت ولكن اخذت قبائي وقباء ابني عبد الله
وما استاثرت لنفسي قبائين فقال الان سمعا وطاعة
وغير ذلك من الوقائع والحوادث - وان وقعة
عثمان رضي الله عنه وطلب ثاره اكبر شاهد عليه
وبالجملة الحكومة المستبدة لها اطوار وشئون شتى
منها الحكومة الفردية المطلقة التي نيلت بالغلبة او الوراثة
ومنها الحكومة الدستورية المامونة عن المسألة والحساب
ومن لوازمها وآثارها اجراء التوريث والامن عن المراقبة
وما كان في ذلك في زمن الخلافة الراشدة وقد نشأ الاستبداد
في الحكومة الاسلامية منذ نشأ التوريث والملكية كما اخبر
النبي ص الخلافة ثلثون سنة ثم يكون ملكا -

السيد علي الزينبي
مدرس الادب بدار العلوم
لندوة العلماء

اور جہاد پر آمادہ کیا ایک شخص نے کہا کہ ہم اطاعت نہیں کرتے عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کیوں کہا اس لیے کہ آپ نے اپنے نفس کو ہم پر ترجیح دی ہے اس لیے کہ وہ
قبائیں جو آپ نے لوگوں پر تقسیم کی ہیں ہر ایک کو ایک ایک دی ہے اور آپ نے دو لی ہیں
عمر رضی نے فرمایا تو نے کہاں سے یہ بات معلوم کی اوس نے کہا اس لیے کہ ہم سب نے ان
قباؤں کے کرتے بنائے ہیں ایک شخص کے لیے ایک قبا میں ایک کرتہ سے زیادہ نہیں
بنا اور آپ نے باوجود اس درازی قد کے اپنے لیے ایک کرتہ بنا لیا اور یہ دو قباؤں سے
کم میں نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا لیکن میں نے ایک قبا اپنی لی ہے اور
ایک اپنے بیٹے عبد اللہ کی اور اپنے لیے دو قبائیں نہیں لیں اوس نے کہا اب اطاعت کرونگا
اسکے علاوہ اور بہت سے واقعے اور حادثے ہیں اور خود حضرت عثمان رضی اللہ
کا واقعہ اور اونکے خون کی طلب اسپر ایک بہت بڑا شاہد ہے خلاصہ یہ کہ
شخصی حکومت کے مختلف حالات اور متعدد شانیں ہیں ایک تو حکومت
شخصیہ مطلقہ جو غلبہ یا میراث کے ذریعہ سے حاصل ہو دوسری وہ حکومت
آئینی جو دریافت حال اور حساب فہمی سے مامون ہو اور اُسکے لوازم
و علامات سے ہے کہ اس میں میراث جاری ہو اور نگرانی سے بے خوف
ہو - اور یہ باتیں خلافت راشدہ کے زمانہ میں نہ تھیں حکومت اسلامیہ
میں اختیار اوسوقت سے پیدا ہوا جب سے میراث اور ملکیت پیدا ہوئی جیسا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ خلافت (یعنی خلافت راشدہ)
تیس برس رہیگی پھر ملک ہو جائیگا -

سید علی زینبی
ادیب دار العلوم
ندوۃ العلماء

القلم والسيف

لحضرة المولى عبد الباسط افندى

اليوم صار زمام الامر للقلم … والحكم ليس الى الاسياف فى الامم

كانت عرى القوم بالاسياف محكمة … الان ابرمها الاقلام بالحكم

كم بين ما سكبت من حكمة وهدى … وبين ما سفكت من دمعة ودم

لا تصلتوا وذروا الاسياف نائمة … فليس هذا زمان الحرب والقتم

خذوا اليراع وهبوا للقراع به … فاليوم يوم قراع الناس بالقلم

فبادروا بضياء العلم يهدينا … فنحن من فقده فى حندس الظُلَم

وسابقوا ايها الاخوان فى طلب العلوم منها دواء الداء والسّقم

فما لنا لا نراهم غير فارغة … لباذخ الشرف العلياء والشمم

ونحن صرنا وضيع القدر بينهمُ … نقر بالخسف ما فينا من السّدم

سيروا مع الدهر واستنوا بسنّته … فمن يعاند يصرعه على الرغم

فليس يغنيك شئ انت ناسبه … الى الاوائل من مجد ومن كرم

نوازل الدهر نابتنا بكلكلها … وهاضنا الدهر بالتصريف والهضم

يا رب حتى متى هذا الهوان بنا … والدهر غادرنا لحماً على وضم

له البيان :

العلم اول محتاج الى العلم … وشفرة السيف تستغنى عن القلم

مقتطفات الجرائد

فرنسا ومراکش

قابل الوفد الفرنساوي مولاي عبد الحفيظ وكلهم بالبسهم الرسمية تتقدمهم كوكبة من فرسان المخزن على خيولهم المطهمة، ولما وصلوا الى القصر ترجل الجميع وغرفت الموسيقى، وكانت الجنود مصفوفة صفا صفا تحت امرة القومندان القائد ولما مثل المسيو رينو مندوب فرنسا السامي امام مولاي الحفيظ تلا على مسامعه الخطاب الآتي

يا صاحب الجلالة! انشرف بان اقدم لجلالتكم الاوراق المؤذنة بتعييني مندوبا من قبل الجمهورية الفرنساوية لدى حكومتكم، وقد ارادت الحكومة الفرنساوية ان تهنئكم بجلوسكم على عرش المغرب فكلفتني بان انقل اليكم عبارات صداقتها وهي ترغب ان تحفظ مع جلالتكم العلائق الودية التي كانت لها دائما مع اسلافكم وخصوصا مع والدكم المجيد مولاي الحسن، وانا واثق بانني ساجد في حكمتكم مساعدا لي في تتميم مهمتي حتى يكون لها احسن تاثير على علاقات الحكومتين

ايران

الحرب متشبة بين الثائرين وجنود الشاه وحكومتا انكلترا وروسيا تطمعان فيها والاخبار الاخيرة تدل على ان جنود الشاه خانتهم قواها في مواقف كثيرة ايضا وحزب الدستور كاد ان يفشل لقلة ذخائره ولكن الغيرة الوطنية والحرية الصادقة فيه لا تحمل

اخبارون کے انتخابات

فرانس اور مراکش

فرانسیسی ڈیپوٹیشن مولای عبد الحفیظ سے ملا سب سرکاری لباس مین تھے انکے آگے مراکش کے سوارونکی ایک جماعت اپنے لمبے گھوڑون پر سوار تھی جب لوگ محل مین پہونچے تو پیادہ ہوگئے، اس وقت باجا بجنے لگا فوج صف بستہ زیر کمان سپہ سالار اور کمانڈر گذر رہی تھی جب مسیو رینو فرانس کے ڈیلیگیٹ مولای عبد الحفیظ کے سامنے آئے تو مندرجہ ذیل پیغام پڑھا۔

جلالتمآب! مین آپکے حضور مین ان کاغذات کے پیش کرنیکی باریابی حاصل کرتا ہون جو فرانس کی طرف سے میرے ڈیلیگیٹ ہونے کی خبر دیتے ہین فرانسیسی گورنمنٹ آپکو مغربی تخت پر بیٹھنے کی مبارکباد دیتی ہے اور مجھے تکلیف دی ہے کہ اُسکی دوستی کی عبارتین آپ سے عرض کرون اور یہ کہ وہ چاہتی ہے کہ وہ دوستانہ تعلقات آپکے ساتھ قائم رکھے جو آپکے اسلاف خصوصاً آپکے والد ماجد مولای حسن کے ساتھ تھے اور مجھے یقین ہے کہ آپکی گورنمنٹ مہمات انجام دینے مین میری مدد کریگی جسکا نہایت اچھا اثر دونون گورنمنٹون کے تعلقات پر پڑیگا،

ایران

شاہی فوج اور باغیون مین لڑائی جاری ہے گورنمنٹ انگلستان اور روس تاک مین ہین، اخیر خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہی فوج کو کئی جگہ شکست ہوئی، مگر آئینی پارٹی بھی بوجہ اپنے قلت ذخیرہ کے قریب ہے کہ ہلاک ہوجاے، لیکن وطن کا جوش اور سچی آزادی کی آگ کبھی

نارها ولا يتوارى اوارها، وعند الله علم العاقبة

السكة الحديدية بين جدة ومكة

تبشر الاخبار بوصول خمسة طوابير عثمانية من طوابير السكة الحديدية الحجازية الى ثغر جدة للبداءة في عمل السكة بينها وبين مكة وان سمو امير مكة ودولة الوالى بيذلان الجهد في تمهيد السبيل لاتمام هذا المشروع الجليل في عهد قريب -

نشر المعارف في العرب

يسرنا ان سمو الامير ودولة الوالى يهتمان اهتماما كبيرا بتدبير ما يلزم لنشر المعارف والعلوم في مكة بعد ما عرفا ان الداء العضال الذي تنشأ عنه الثورات والفتن هو الجهل وقد تبرع كثير من المحسنين باموال كثيرة لانشاء عدة مكاتب ابتدائية بعد ما تالفت جمعية لهذا الغرض الشريف

بين اليمن والاستانة

وصل الى الاستانة العلية خمسة من السادات العلماء اليمنيين الآتين من قبل الامام يحيى مع من تعين لمرافقتهم من الضباط والعساكر وقد استقبلهم على الباخرة الخديوية التي اقلتهم مندوب من قبل الصدارة العظمى وآخر من قبل الحربية وانزلوا في محل مخصوص مع الاكرام

توسط روسيا

ان سفير روسيا بلغ رسميا الصدر الاعظم امر توسط

سلگنے والی نہین ، انجام کار خدا جانتا ہی ،

ریلوے لائن جدہ و مکہ مین

حجازیہ ریلوے کی بٹلنون مین سے پانچ بٹلنون کی جدہ کی سرحد پر اس غرض سے پہونچنے کی خوشخبری سنائی جاتی ہی کہ جدہ اور مکہ لائن کا کام شروع کر دیا جائے ! امیر مکہ اور والی مکہ لائن بچھانیکی کوشش کر رہے ہین تاکہ یہ گران قدر تجویز تھوڑے زمانہ مین پوری ہو جائے ،

عرب مین علوم کی اشاعت

ہمین نہایت خوشی ہی کہ امیر مکہ اور والی مکہ ایسی تدبیرون کے اہتمام مین ہین جو مکہ مین علوم کی اشاعت کے لیے ضروری ہین کیونکہ اُنھون نے جان لیا ہی کہ وہ سخت بیماری جس سے بغاوت اور فتنے پیدا ہوتے ہین جہل ہی اور بہت سے محسنون نے ایک رقم کثیر ابتدائی مدارس کھولنے کیلیے دی ہی اور ایک انجمن اس مبارک غرض کیلیے قائم ہوئی ہی

یمن اور آستانہ

آستانہ علیہ مین پانچ یمنی سردار اور علما مع چند اُن افسران فوج کے جو اُنکے ساتھ ہین امام یحیٰی کی طرف سے آئے ہین ان کا استقبال اُس اسٹیمر سے ہوا جس مین وزیر اعظم کے ڈیلیگیٹ اور اُنکے علاوہ محکمۂ جنگ کے ڈیلیگیٹ بھی موجود تھے اور بہت عزت کے ساتھ ایک خاص محل مین اتارے گئے ،

روس کی ثالثی

روس کے سفیر نے وزیر اعظم کو سرکاری طور سے اپنے گورنمنٹ کے

دولة بين الدولة العلية وبلغاريا وعرض عليه
المشروع الذي سوف يحسم المنازعة بان شاء الله

دولت علیہ اور بلگیریا کے درمیان ثالثی ہونیکا اعلان کیا اور وہ
تجویز پیش کی جس سے عنقریب مابہ النزاع اگر خدا نے چاہا تو فیصل ہو جائیگا

استقالة سفير العجم

قد كان تعين حضرة مصطفى خان الذي كان مستشارا
لسفارة ايران في الاستانة سفيرا لهذه الدولة في فينا ولكن
قبل سفره لمحل ماموريته زاره وفد من قبل جمعية الاحرار
الايرانيين وطلبوا منه ان يمتنع عن قبول منصبه لانه
معين من قبل الشاه الذي لا تعترف الامة الايرانية
بسلطنته ولان حكومة اذربيجان التي تحارب الشاه
لم تصدق على تعيينه فراى مصطفى خان ان يستعفي من
وظيفته دفعا للاشكال وبلغ استعفاءه بالامر
تلغرافيا لحكومة الشاه واعاد اليها مع البوسطة
اوراق الاعتماد،

ایک ایرانی سفیر کا استعفا

مصطفی خان جو پہلے ایرانی سفارت قسطنطنیہ مین مستشار تھے وہ
ایران کی طرف سے وائنا مین سفیر مقرر ہوے تھے لیکن قبل اسکے وہ
اپنے مقام تقرر پر جائین آزادگان ایران کی انجمن کیطرف سے ایک وفد
اُنکے پاس آیا اور اُنسے درخواست کی کہ وہ اپنے منصب کے قبول کرنے
سے انکار کردین اسلیے اُنکو اُس شاہ نے سفیر مقرر کیا ہے جسکی
بادشاہت کو ایرانی تسلیم نہین کرتے اور نیز اسلیے کہ حکومت آذربیجان
جو شاہ سے برسر مقابلہ ہی اُس نے اس تقرری کی تصدیق نہین کی ہی
اسلیے مصطفی خان نے مناسب سمجھا کہ اس مشکل کے دفع کرنے کیلیے وہ
اپنی خدمت سے استعفا دیدین یہ استعفا ٹیلیگرام کے ذریعہ شاہ کی گورمنٹ تک
پہونچا دیا اور سند سفارت بھی ڈاک کے ذریعہ سے واپس کردی

المكاتب في مقدونيه

من المدن التي تكفر الاحسان وتجزي الحسنة
بالسيئة مقدونية التي كلما تنتهز فرصة تثور في وجه
الدولة العلية والحال ان الدولة لها منن متوالية
على مقدونية اخرها المكاتب التي انشأتها الدولة
في مقدونية بلغ عددها الى ٣٠٠ مكتب،

مقدونیہ مین پرائمری اسکول

اُن شہرون سے جو کفران نعمت کرتے ہین اور نیکی عوض برائی
سے دیتے ہین مقدونیہ ہی جو جب موقع پاتا ہی دولت علیہ کے خلاف
بغاوت کرتا ہے حالانکہ دولت علیہ کے مقدونیہ پر متواتر احسانات
ہین جن میں سے ادنی وہ پرائمری اسکول ہین جنکو دولت علیہ نے
مقدونیہ مین قائم کیا ہی اور جنکی تعداد ۳۰۰ ہی،

الهجوم على مولاي عبد الحفيظ

بينما كان مولاي عبد الحفيظ سلطان مراكش سائرا

مولای عبد الحفیظ پر حملہ

مولای عبدالحفیظ سلطان مراکش اپنے صحن محل مین اعیان

فی فناء قصره محاطا برجال دولته اذ هجم علیه احد المراکشیین واراد الفتك به فاعترضه احد الحجاب قبل ان یصل الی مولاه وجرده من سلاحه الذی کان یخفیه تحت ردائه وقد اظهر مولای عبد الحفیظ رباطة جاش وثباتا عظیما، ولما سئل المعتدی عن الاسباب التی حملته علی ارتکاب هذا الجرم الفظیع قال ان الذی حمله علی ذلك ما راٰه من علاقة السلطان بالاجانب وقد امر مولای الحفیظ بجلد الرجل فی محل الحادثة۔

دولت کے جلوس مین جا رہے تھے کہ ایک مراکشی نے یہ چاہا کہ سلطان پر حملہ کرے لیکن ایک دربان نے قبل اسکے وہ سلطان تک پہونچے اُسکو روک لیا اور اُسکا ہتھیار چھین لیا جسکو وہ اپنے کپڑون کے نیچے چھپائے تھا اس موقع پر سلطان نے نہایت بہادری اور استقلال سے کام لیا جب اُس سے پوچھا گیا کہ اس جرم کے ارتکاب کا سبب کیا ہے تو اُس نے کہا کہ چونکہ سلطان غیر ملک والون سے نہایت میل جول پیدا کر رہے ہین اس لیے مین نے اُنکی جرأت کی مولائے عبد الحفیظ نے اُسی جگہ پر اُسکو سزا دی

اعتصاب الازهریین

اعتصب الازهریون ضد اولیاء الامور وترکوا حضور الدرس فخرجوا فی السوق ثائرین طالبین للحقوق واولیاء الازهر یعدونهم بتشکیل جمعیة تفتش الامر ویدعونهم الی الاطمینان والسکینة

طلبۂ جامع ازہر کا ایکا

طلباے ازہر نے مہتممین ازہر کے خلاف ایکا کر لیا ہے مدرسہ مین آنا چھوڑ دیا ہے اور بازار مین نہایت جوش کے ساتھ نکلے منتظمین و مہتممین وعدہ کر گئے ہین کہ کمیٹی بنا کر معاملہ کی تحقیق کیجائیگی طلبہ کو شورش نہ کرنی چاہیے

دولة العمالقة بمصر

العمالقة امة عربیة خرجت من دیارها (العرب) وانشأت دولا شتی بالشام والعراق ومصر والسند فی زمن لم تحدد الی الآن مدته ۔ والفرع الذی تولت منهم الدیار المصریة یسمیهم المصریون الهیکسوس او ملوك الرعاة وقد ضاعت اخبار هذه الدول جملة ولکن النقابین فی الآثار المصریة وقعوا بالامس علی آثار تدل علی سعة مملکة هؤلاء العرب فقد کانت تمتد من الفرات (فی العراق) الی النیل (بمصر)۔

مصر مین عمالقہ کی سلطنت

عمالقہ عرب کی ایک پرانی قوم تھی جس نے اپنے وطن سے نکلکر شام و عراق و مصر و سندھ مین مختلف سلطنتین قائم کی تھین مگر ابتک ٹھیک طرح سے یہ نہ معلوم ہوا تھا کہ یہ سلطنتین کس زمانہ مین قائم ہوئی تھین عمالقہ کی جو شاخ مصر مین حکمران تھی اہل مصر اسکو ہکسوس یا ملوک الرعاۃ کہتے ہین۔ ان سب کے حالات تاریکی مین ہین، مگر حال مین علمای آرکیولوجیا کو اس قسم کے آثار ملے ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ عربی سلطنت دریاے فرات (واقع عراق) سے لیکر دریاے نیل (واقع مصر) تک وسیع تھی

مراسلات

ندوۃ العلما کا عربی اڈریس

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث نے عربی ایڈرس ندوہ پر چند نحوی اعتراضات کیے ہین اور ندوہ کی تعلیم عربیت کو ناقص بتایا ہی۔ لہذا مین جناب ممدوح کا نامی موصوف کے اعتراضات اور اسکے جوابات کو شائع کرتا ہون اہل علم اس سے خود سمجھ لینگے کہ اعتراض کس درجے کے ہین اور پھر جواب کس پایہ کا ہی

مولانا ابوالوفا صاحب فرماتے ہین کہ پُرانے فصیح عربی مین قاعدہ ہی کہ مخاطب چاہے کیسا ہی معزز و ذی وجاہت ہو مفرد کے صیغہ ہی سے خطاب کرتے ہین اور وجہ اسکی یون فرماتے ہین کہ عربی زبان مین سب کے لیے صیغے علٰحدہ علٰحدہ ہین اور متنبّی موئنجر زور شاعر سے آپ اپنے مدعا پر سند بھی لاتے ہین۔

مین عرض کرتا ہون کہ پُرانی فصیح عربی مین بھی مخاطب کے عظمت و جلال کی وجہ سے مفرد کی جا جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہی اور متاخرین فصحای عرب نے تو اسکا التزام کرلیا ہی اور یہی اب آداب مین داخل ہی حدیقۃ الافراح شروانی و عجب العجاب و انشای حسن عطار وغیرہ مین اسکی تصریح موجود ہی اور متنبی جسکو آپ عرب کا موئنجر زور شاعر کہتے ہین وہ بھی اپنے معزز ممدوح کو جمع سے مخاطب کرتا ہی اور بیسیون جگہ اسکے اشعار مین یہ محاورہ بھی مستعمل ہی جیسا کہ وہ کافور کی مدح مین کہتا ہی؎

اقل سلامی حب ما خف عنکم | واسکت کیما لا یکون جواب

متنبی کے ایک انداز کو حجت مین پیش کرنا اور دوسرے طرز کو نظر انداز کرنا انصاف کے خلاف یا قلت نظر کی دلیل ہی اب مجھے یہ دیکھنا ہی کہ ہمارے مولانا اہل حدیث قرآن و حدیث کو فصاحت کی حد سے خارج کرتے ہین یا کیا کرتے ہین اسلیے کہ آپ کے قاعدہ کے بموجب ضمائر مفرد و تثنیہ و جمع سب علٰحدہ علٰحدہ ہین اور ایک کا استعمال دوسرے کی جگہہ ناجائز و عجمیت ہے اور قرآن مین سیکڑون جا اللہ تعالی نے اپنے آپ کو بصیغہ جمع فرمایا ہی مثلاً نحن خلقناکم۔ ءانتم تزرعونہ ام نحن الزارعون وغیرہ وغیرہ کیا یہ سب غیر فصیح اور عجمی محاورہ مین ہی معاذ اللہ من ذالک۔ اور خاص مخاطب کی تعظیم کی غرض سے جمع کا استعمال وہ بھی قرآن مین موجود ہی سورۂ مومنون مین ہی قال رب ارجعون۔ ارجعنی کی جگہہ بوجہ تعظیم

صیغۂ جمع یعنی ارجعونِ استعمال کیا گیا آپکے قاعدہ سے تو بالکل عربی غیر فصیح ہو مگر بیضاوی زمخشری نیشاپوری خفاجی
عامۂ مفسرین و علمای عربیت اس جمع کو تعظیم کے لیے کہتے ہین اور عرباء عرب کے اشعار سے اسکی سند بھی پیش کرتے ہین
کشاف مین ہو خطاب باللہ بلفظ الجمع کقولہ ع فان شئت حرمت النساء سواکم و قولہ ع الا فارحمونی یا الٰہ محمد
کیا آپکے نزدیک یہ عرب عرباء کا کلام بھی غیر فصیح ہی - اب حدیث کا حال سنیئے صدہا حدیثین آپکے قاعدہ سے غیر فصیح قرار
پائینگی - سلام و تحیت مین واحد و جمع سب کے لیے ارشاد ہوا السلام علیکم اور وعلیکم السلام واذا سلم الی احد
فلیقل السلام علیکم خ م س شارح حدیث فرماتے ہین بصیغۃ الجمع ولو کان واحداً القصد التعظیم اور السلام علیکم
کی بھی روایت آئی ہو د ت س می شارح حدیث لکھتے ہین بصیغۃ الواحد اشعارا بانہ جائز وان الاول (الجمع) اولی
علیٰ ہذا القیاس جواب ارشاد ہوتا ہی کہ یون کہو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم خ د س ت م س اور یغفر اللہ لی ولکم
د س ت حب لنا ولکم س ق م س و یرحمنا اللہ وایاکم و یغفر لنا ولکم یہان بھی شارح حدیث نے تصریح کردی ہی الجمع
للتعظیم والاحترام ویجوز الاکتفاء باحدہما وافراد الخطاب لکن التعظیم اکمل والجمع افضل - اور مولای مین افراد ضمیر
کی وجہ یہ ہی کہ جو شخص ایڈریس پڑھتا ہو اور پیش کرتا ہی پہلے اپنے آپ سے بالتخصیص شروع کرتا ہی پھر تمام ٹرسٹیونکی عرضداشت
بصیغۂ جمع انکی طرف سے پڑھتا ہی فکیف الاعتراض -

۲ پھر فاضل اہل حدیث فرماتے ہین ان المسلمین منذ وجد والی یومنا ہذا اس مین تاکید بے ضرورت اور بیجا
غلط اسلیے کہ اسمین جستجو و تلاش کا مفہوم ہو جو یہان مقصود نہین - مین عرض کرتا ہون کہ غیر قوم سے اپنی گذشتہ داستان
عرض کرنا بیشک اسمین تاکید کی ضرورت ہی بالخصوص جب اسکے بعض افراد میرے سخن کے غیر مصدق ہون اور ہمین جاہل
و وحشی سمجھتے ہون - علاوہ ازین اِنّ کو ہمیشہ تاکید ہی کے لیے سمجھنا قصر نظر کا کافی ثبوت ہی اتقان وغیرہ مین مصرح
موجود ہی کہ اِنّ کبھی بمعنی نعم بھی ہوتا ہی الثالث معنی نعم اثبتہ الاکثرون وخرج علیہ قوم منہم المبرد انّ ہذان
لساحران - اور وُجِدُوا کے معنی فہمی مین آپکو سخت غلطی ہوئی مولانا اسکا مصدر وجود ہی نہ وجدان - اور وجود کے معنی
ہستی و یافتن مطلوب دونون ہی ہین اول مین کسی طور کی جستجو نہین معنی ثانی مین البتہ اسکا احتمال ہی - صراح
و تاج العروس وغیرہا کتب لغات ملاحظہ فرمائیے ایک معنی کو یاد رکھنا اور دوسرے کو بھول جانا یا قصداً پہلو تہی کرنا
قلت نظر و بیجا تعصب کی دلیل ہی فتفکر -

نمبر ۳ - ایڈریس کا جملہ مایئس باالدین ولو فی امور الدنیا اسمین فاضل اہل حدیث کو مایئس اور پھر اسکے ساتھ لو بہت بُرا لگا اور اسے بے ربط فرماتے ہین - مین عرض کرتا ہون کہ بے ربطی کے وجوہ آپنے ارشاد نہین فرمائے پھر اس کا جواب ہی کیا دیا جائے

اور صلاح کا فقرہ فی کل امر لھم دینیا کان او دنیاویا - سبحان اللہ ایسا بلیغ و فصیح ہی کہ حریری اور آپکے مونھ زور شاعر متنبی کو بھی نہ سوجھی تھی - دنیاوی کی نسبت اگرچہ لغۃً صحیح ہی مگر نہ قرآن مین کہین یہ لفظ آیا اور نہ احادیث مشہورہ مین نہ متنبی نے استعمال کیا نہ حریری نے پھر اہل حدیث ہوکر یہ بدعت ہزار بوالعجبی ست

نمبر ۴ - آپ فرماتے ہین استوجب کی جگہ اوجب ہونا اچھا تھا مگر وجہ نہین ارشاد فرمائی بے دلیل صلاح کیونکر کوئی قبول کر سکتا ہی اور صاحب ایڈریس کا مقصود طلب وجوب ہی اسلیے استوجب کہا آپ اس سے قطع نظر فرماتے ہین

نمبر ۵ - تتابع اضافات پر آپ اعتراض فرماتے ہین کہ اعتدال سے زیادہ ہین مگر یہ اعتراض بھی بلا دلیل ہی آپکو لازم تھا کہ کتب بلاغت سے اسکی تحدید فرماتے پھر متجاوز عن الحد سے فرماتے دونہ خرط القتاد مولانا کو یہ خیال نہ رہا کہ اکثر مرکب الفاظ مجموعی معنی کی حیثیت سے مفرد اور واحد ہی قرار دیے جاتے ہین جیسے جامع دیار بکر و مدرسہ بعلبک اسیطرح یہان بھی دارعلوم ندوۃ العلماء کو ایک ہی شی سمجھیے اور اب اضافات کو شمار کیجیے تین سے زیادہ نہین اور یہ حسن کلام مین داخل ہی جو قرآن پاک مین بھی دائر و سائر ہی ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا - اور الف لیلہ وغیرہ کتب محاضرات مین ایسے تتابع اضافات کی بیسیون نظیرین موجود ہین

نمبر ۶ - فی بدء الامر ظھر الترحیب بالندوۃ - مولانا ہی معترض فرماتے ہین - معانی کے قاعدۂ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر - کے مطابق یہ ظرف بے محل ہی کلام یون چاہیے تھا ظھر الترحیب بالندوۃ فی اول الامر - مین عرض کرتا ہون یہان تخصیص کی ضرورت تھی اسلیے کہ قوم کی طرف سے ظہور ترحیب ندوہ کے ابتدا ہی زمانہ مین ہوا تھا اور ترحیب بھی ترحیب کامل جیسے الف لام بتا رہا ہی اسلیے متعلق مقدم کیا گیا - اور سنیے یہ قاعدہ جو آپنے پیش کیا ہی یہ تغلیبا ہی نہ کہ کلیۃ محققہ دیکھیے نوحًا ھدینا مین حصر کہان اور ایسی مثال بھی ہی کہ ایک ہی آیت مین تقدیم متعلق نے ایک ایک جگہ حصر و تخصیص کا فائدہ بخشا اور دوسری جگہ نہ دیا جیسے اغیر اللہ تدعون ان کنتم صادقین بل ایاہ تدعون - دیکھیے پہلی جگہ (اغیر اللہ) حصر ناممکن اور دوسری جگہ (بل ایاہ) مین ضروری ہی - مولانا صاحب کتب مختصر کے مسائل پر بھروسا کر کے اعتراض کرنا اور فتاوے و مطولات فن کے مسائل سے غفلت انصاف کے خلاف اور قصر نظر کی دلیل ہی - اب پھر مین آپکو آگاہ کرتا ہون کہ علامہ ابن حاجب نے شرح مفصل مین اس قاعدہ کی

مخالفت کی ہے آپ اسے بغور پڑھین اور اگر دستیاب نہو تو اتقان مین اسکے مبسوط مباحث مطالعہ فرمائین

نمبر ۷ - دفع الخصام الحادث فی احزاب کی جگہ جناب مولانای معترض فرماتے ہین کہ یون چاہیے تھا دفع المخاصمۃ بین احزاب الامۃ - مین عرض کرتا ہون کہ تبدیل کی وجہ کیا ہے وہان بالکل سکوت پھر بلا دلیل اعتراض یعنی خصام کی جگہ مخاصمۃ کا لفظ شاید اس غرض سے ہے کہ مشارکت کا اس سے ظہور ہو - مین کہتا ہون خصام مین بھی وہی مقصد حاصل ہے کتب لغت مین دونون کے معنی ایک ہی بتلائے گئے ہین صراح مین ہے مخاصمہ خصام بیگار کردن باہم اب انصاف شرط ہے کہ چار حرفی لفظ کی جگہ چھ حرفی لفظ لانا کون سی فصاحت ہے اور فی احزاب الامہ کی جگہ بین احزاب الامہ نہین معلوم کس فائدہ کی غرض سے ہے اگر یہ خیال ہے کہ فی احزاب کا تعلق الحادث سے ٹھیک نہین تو یہ ایک اعلی درجہ کی خوش فہمی ہے اور حدیث فہم حدیث کے محاورہ سے ناواقفی -

نمبر ۸ - تخفیض نفقات عوائد الفرح والالم - مولانای اہل حدیث فرماتے ہین تخفیض کے معنی پست کرنا یعنی وہ پستی جو بلندی کے مقابل ہے حالانکہ وہ یہان پر نہین - مین عرض کرتا ہون کیون مراد نہین - بیشک ندوہ نے شادی وغمی کے بلند نفقات کو پست کرنا چاہا اور کوشش اسمین کی - پھر مولانای معترض فرماتے ہین پس کلام یون چاہیے سعیہا فی سد باب الاسرافات فی الفرح والبلیات - مین عرض کرتا ہون الاسرافات وہ لفظ ہے کہ قرآن مین کہین نہین اور نہ حدیث مین متداول نہ جریر و فرزدق و ابو العتاہیہ و بحتری و ابو تمام و متنبی نے استعمال کیا مگر مولانای معترض اہلحدیث ہوکر یہ بدعت روا رکھتے ہین ذلک شیء عجاب

نمبر ۹ - محلۃ الایتام - مولانای معترض فرماتے ہین اس سے مطلب کا اظہار نہین ہوتا بلکہ یون چاہیے دار الیتامی للتربیۃ مین عرض کرتا ہون - اگر در خانہ کس ست یکحرف بس ست وخیر الکلام ما قل ودل عرف وعام قرینہ بہترین دلالت ہے کوئی احمق سے احمق ہوگا کبھی ندوہ کی طرف سے جو محلۃ الایتام ہوا سے یتیمون کے لیے کرایہ کا مکان یا کانپور کے لاٹھی محال کی سرای نہ سمجھیگا - اور آپ جو اصلاح مین توضیح فرماتے ہین للتربیۃ مبہم بیان پھر بھی زیادہ وضاحت درکار ہے کہ تربیت دینی یا دنیوی اور وہ بھی بطرز جدید یا قدیم اور مکان معمولی ہو یا عظیم الشان کوٹھی و بنگلا اور وہ بھی فرنیچر سے آراستہ یا محض سادہ وغیرہ وغیرہ اب آپ ہی فرمائین ایڈریس کاہے کو ہوا انجنیرنگ بک یا انسائکلوپیڈیا پیش کرنا ہوا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

نمبر ۱۰ - فاحتلے مافسد منہ - مولانای معترض فرماتے ہین کہ اصلح کی ضمیر کی وجہ سے انتشار ضمائر ہے جو ناجائز ہے

مین عرض کرتا ہون کہ اڈیٹر الندوہ نے بے شک یہ غلطی کی کہ ہر لفظ پر اعراب نہ دیدیا اور اپنے سا قابل ہر ناظر اخبار کو سمجھ لیا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب اقدس نے صیغۂ مجہول کو معروف پڑھ لیا اور ضمیر کا مرجع ڈھونڈھنے مین وادی قفچاق تک کی خاک چھان ڈالی حالانکہ مفعول مالم یسم فاعلہ آپکے پاس ہی موجود فالعجب من الفحول حیث لا یمیز الفاعل عن المفعول۔

نمبر ۱۱۔ لوجود شرذمۃ تھدی الناس مولانای معترض فرماتے ہین کہ شرذمہ کا لفظ بالعموم جماعت محقرہ مین مستعمل ہے جیسا کہ قرآن مین ہے شرذمۃ قلیلون۔ مین عرض کرتا ہون شرذمہ کا عام استعمال جماعت محقرہ مین غیرمسلم ہے کتب لغت واقوال علمای عربیت مین کہین اسکی تصریح نہین اور قرآن پاک کی آیت شرذمۃ قلیلون مین لفظ شرذمۃ کی تنوین تحقیر پر دال ہے نہ اصل لفظ۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ تنوین ہمیشہ تحقیر ہی کے لیے ہے نہین نہین بلکہ کبھی اس سے تعظیم وشان ووقعت بھی سمجھی جاتی ہے اور کبھی اسکا عظیم الشان ہونا بھی معلوم ہوتا ہے جیسے عذاب الیم وغیرہ مین اور تعظیم بمعنی تفخیم جیسے وسلام علی نوح فی العالمین اور سلام علیہ یوم ولد وغیرہ مین علامہ جلال الدین سیوطی نے اتقان مین تصریح کر دی ہے

نمبر ۱۲۔ کانھا اساس لجامعۃ دینیۃ۔ مولانای معترض فرماتے ہین نکرہ فائدہ عموم کا دیتا ہے اسلیے للجامعۃ الدینیۃ چاہیے تھا۔ مین عرض کرتا ہون تنکیر سے کبھی غرض افرادو وحدت بھی ہوتی ہے یعنی ایک جامع دینی کے اساس کا یہان بیان مقصود ہے اسلیے تنکیر نہایت زیادہ مناسب ہے اور صفت دینیہ سے فی الجملہ اس عموم کی تخصیص ہو گئی پھر الف لام لانا اور حروف زیادہ کرنا کیا ضرور تھا اور پھر بتاکید عرض کرتا ہون کہ اتقان وغیرہ مین یا کتب اصول فقہ مین تنکیر کے مباحث واقسام ملاحظہ فرمائیے۔

نمبر ۱۳۔ دار اقامہ۔ مولانای معترض فرماتے ہین الف لام زیادہ کرو مین پہلے بھی عرض کر چکا ہون اور پھر کہونگا کہ فضول لفظون کے بڑھانے کی ضرورت نہین اور ایجاز کے خلاف ہے

نمبر ۱۴۔ بنا ناصرنا۔ صحیح بنصرنا ہے مولانای معترض نے غلط پڑھا غلط اعتراض کیا پھر جواب کیا دیا جائیگا۔ اور چونکہ ندوہ کی ٹرسٹیون کی طرف سے یہ اڈریس تھا جسمین وہ اپنے کارنامون کا ذکر کر رہے ہین اسلیے بنصرنا ہی کہنا مناسب تھا کیونکہ اسکی نصرت سے ندوہ کی نصرت تھی

نمبر ۱۵۔ وہی تقدیم ظرف کا جھگڑا جسکا جواب دیا گیا اور پھر بھی کہتا ہون کہ ہان ہان قصر وتخصیص ہی مقصود ہے اور اسمین کوئی قباحت نہین اگر ہو تو بدلائل پیش کیجیے۔

نمبر ۱۶۔ ارتجال الخطب۔ مولانای معترض فرماتے ہین عام خطبہ اردو وغیرہ نہ شامل ہو اسلیے العربیۃ کی قید ضروری ہے
مین عرض کرتا ہون الخطب کا الف لام اپنے معہودہ خطبۂ عربیہ کو بتا رہا ہے پھر بے ضرورت کیون کوئی لفظ بڑھایا جائے۔

نمبر ۱۷ - وہی تقدیم ظرف جسکا جواب مکرر گذارش ہوا -

نمبر ۱۸ - قد اضفنا فی نصاب التعلیم مولانا ای معترض فرماتے ہین اضافہ کا صلہ الی آتا ہو نہ فی - مین عرض کرتا ہون کہ اضفنا خود آپ لکھتے ہین اور اعتراض کے لیے پھر اسکو اَضفنا پڑھتے ہین یہ عجیب منطق ہی - ایڈریس پر اعتراض نہین اپنی زبان ہی پر اعتراض ہی اور ہونا بھی چاہیے صغیر چڑھا و کبیر چڑھا پھر مین عرض کرونگا کہ غریب زبان کا بھی قصور نہین کمبخت عینک کا قصور ہی کہین اسوقت غائب تھے جس سے آگے پیچھے کا دھوکہ ہوا اور فا کو ضاد پر مقدم کر دیا ولیس العجیب فان لکل سالک زلۃ ولکل جواد کبوۃ ع مین الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا +

نمبر ۱۹ - ان یعض منہم استرجع مولانا ای معترض فرماتے ہین المساعدات مؤنث ہی پھر ضمیر مذکر غلط - مین عرض کرتا ہون کہ یہان مخالفین ندوہ و تعلیم جدید کا ذکر ہی ضمیر بقرینہ عبارت ادھر ہی راجع ہی مساعدات کی طرف پھیرنا کس عقل و دانش سے ہو سکتا ہی

نمبر ۲۰ - مدرسہ ظرف کا صیغہ تھا اسلیے بے تا کے استعمال ہونا چاہیے تھا صاحب ایڈریس ہر جگہ تا کے ساتھ استعمال کرتا ہی مین عرض کرتا ہون کہ مولانا ای معترض نے یہ ایڈریس ہی پر نہین حقیقت مین تمام عربی زبان ہی پر حملہ کیا ای ماشاءاللہ مرحبا شیخ پنجاب عامہ کتب لغت منتہی الارب و صراح وغیرہ مین ہی مدرسہ جای درس اور پھر اسی کی جمع مدارس ہی جسکو عرب کا قدیم شاعر دعبل خزاعی کہتا ہی

مدارس آیات خلت من تلاوۃ   ومنزل وحی مقفر العرصات

اور تاج العروس و نہایہ و صحاح جوہری مین اہل لغت اس لفظ کی صحت پر متفق ہین - اور معرکہ و مقبرہ وغیرہ وغیرہ بیسیون الفاظ اسکے انداز پر ہین میرے مولانا نے سبکو دم بریدہ کر دیا بھلا صاحب - اب مدرس مین پڑھیے اور آریون کے معرک مین جائیے - اور مقبر مین دفن ہو جیے - عامہ مورخین نے جو کتب سیر و تاریخ مین مدرسون کا ذکر کیا ہی کہ المدرسۃ الصلاحیۃ المدرسۃ النظامیۃ المدرسۃ الازبکیۃ سبکی تا جدا کر کے خدمت عالی مین پارسل کر دیجائیگی - اب حضرت کو اصلی لفظ کی طرف متوجہ کرتا ہون سنیے اصل مین یہ بقعۃ مدرسۃ تھا چونکہ بقعہ مؤنث ہی اسلیے مدرس مین صفت ہونے کی وجہ سے تاء تانیث کا اضافہ کیا گیا اور کثرت استعمال سے موصوف محذوف مگر قرینہ دال موجود اور نیز یہ تا مبالغہ و شان کے لیے بھی ہو سکتی ہی - علامہ جاربردی شرح شافیہ مین لکھتے ہین والتانیث فی ہذہ الاسماء لارادۃ البقعۃ او للمبالغۃ ولیدل علی ان لہا شانا اور علامہ زمخشری مفصل مین اوزان ظرفیہ لکھکر فرماتے ہین وقد یدخل علی بعضہا تاء التانیث - اب فرمائیے تشفی ہوئی یا نہین خدانخواستہ اگر اب بھی خلش باقی ہو

توپھر مکرر عرض کرتا ہون ارجع الی المقبرة فانّ فیھا عبر لمن عبر و ذکری لمن تذکر۔

نمبر ۲۱ ۔ یقفون جو تھے علی الفحص عن المسائل مولانا ی معترض فرماتے ہین یقفون کا لفظ باعتبار معنی مشترک ہے قیام و وقف مین اسلیے اس سے پرہیز چاہیے اور سکے عوض یصبرون حیا تھم فی الفحص چاہیے ۔ مین عرض کرتا ہون کہ وقف کو دو ہی معنی مین حصر کرنا قلت نظر کی دلیل ہے ۔ اور لفظ مشترک مین قرینۂ دالہ یا موقع استعمال اسی ایک معنی معین سے اُسکو مخصوص کردے تو اس سے احتیاط کرنا بے احتیاطی ہے یہان جو تھے قیام کے معنی لینے سے مانع ہے اور علی الفحص کا صلہ صاف معنی وقفی کی تخصیص کررہا ہے قیام کے معنی مین علی کا صلہ یقفون سے کوئی بیوقوف بھی سمجھ نہین سکتا پھر کیون اس سے احتیاط کیجائے اور آپنے یصبرون جو اسکے عوض مین کہا ہے اسکا صلہ علی یہ خبر نہین کہ یہ صرف بھی مشترک المعنی ہے وقف کے اگر دو چار معنی ہین تو صرف کے بیس سے زیادہ لسان العرب وغیرہ ملاحظہ فرمائیے ہان صلات سے اسکے معانی ایک دوسرے سے متغایر ہین فلم تقولون ما لا تفعلون

نمبر ۲۲ ۔ بقوا علی الحیادہ ۔ مولانا ی معترض فرماتے ہین یہ بے محل ہے کانوا یا صاروا چاہیے تھا ۔ مین عرض کرتا ہون کہ دلیل بیان فرمائیے ورنہ ایسے کانوا کو ڈھونڈھنے کے سوا کون مانیگا افعال صحیحہ سے گریز اور افعال ناقصہ پر اصرار جیسے چاہنا انما ھو دید نتہ مکی بصیۃ لہ

نمبر ۲۳ ۔ اضافت دار علوم پر اعتراض اسکا جواب یہی ہے کہ ہان ہان بیشک تخصیص کے لیے یہ اضافت ہے کوئی قباحت ہو تو بیان فرمائیے ورنہ اعتراض بے دلیل بیرنگ واپس و داخل دفتر اہل حدیث ۔

نمبر ۲۴ ۔ فلم یعتن طلبتنا و لا اساتذتھم بالمشاجرات ۔ مولانا ی معترض فرماتے ہین اعتنا کے معنی ہین کامل توجہ کرنا اور یہان مقصود نہین بلکہ مقصود یہ ہے کہ بالکل جنگ ہی نہین کی پس اصل مقصود کے لحاظ سے عبارت یون چاہیے واعرض طلابنا و اساتذھم عن المشاجرات ۔ مین عرض کرتا ہون کہ اعتنا مین کامل توجہ نہین بلکہ اہتمام ہوتا ہے جسکو شرح قاموس و لسان العرب مین لکھا ہے ۔ مگر اب عرف عام زبان عرب مین مجرد توجہ مین بھی مستعمل ہے اللوا ر و المؤید و غیرہما مصری کاغذات پڑھجائیے اور یہ ایڈریس بھی اس روش پر ہے اسلیے اسمین کوئی قباحت نہین اور نہ کوئی غلطی ۔

نمبر ۲۵ ۔ اضافۃ اساتذتھم کی جگہ اساتذتنا ہونا چاہیے تھا ۔ مین عرض کرتا ہون کہ ایڈریس تو ندوہ کی ٹرسٹیون کی طرف سے ہے پس وہ ان طلبہ کے استاذون کو کیونکر اپنا استاذ کہتے ان لوگون کے یہ اساتذہ نہین سو اللہ یہ عجیب منطق ہے کہ کسی مدرسہ کے طلبہ کے استاذ بانیان مدرسہ کے استاذ بھی ہوجائین یا بیٹون کے استاذ باپ کے بھی استاذ ہوجائین ۔ اور آپ فرماتے ہین کہ طلبہ پر اساتذہ کو لفظی تقدیم کیون نہوئی جناب عالی وجہ اسکی یہ ہے کہ نوجوان کم سن طلبہ کے خون مین حدت زیادہ ہوتی ہے اور جوش قومی انپر غالب ہوتا ہے اسلیے مذہبی و قومی جھگڑون مین انکی کنارہ کشی ایک عجیب و غریب مہتم بالشان امر ہے اور اساتذہ تو سن رسیدہ تجربہ کار ہوتے ہین انھین تو

اپنا فرض منصبی قانون سیاست برتنا ضروری تھا اسلیے زیادہ قابل تعریف یہی نوجوان و نوخیز ہین اسلیے انکی تقدیم روا رکھی گئی اور اساتذہ تو بہرصورت قابل تعریف و تقدیم ہین - اور خدا کے فضل سے یہان کے اساتذہ ان استاذون مین نہین جنکو تلامذہ کی تقدیم پر رشک ہو بلکہ متنبی کا شعر ہر دم انکے پیش نظر ہے ؎

امساور ام قرن شمس هذا ام لیث غاب یقدم الاستاذا

نمبر ۲۶ - فنرجو من ادعلومنا والمدارس التی تتبع سبیلها انها تخرج طلبة الخ مولانا ای معترض فرماتے ہین کہ اس عبارت مین نرجو کا صلہ من آیا ہے وہ غلط ہے وہ تو متعدی بنفسہ ہے **مین کہتا ہون** ع ای مسلمانان فغان زان غمزۂ جادو فریب ہر جار مجرور کو صلہ سمجھنا اور بیرحمی سے صلہ کی جانب سے قطع نظر کرنا یہ کونسا انصاف ہے - مولانا صاحب بیشک نرجو متعدی بنفسہ ہے انها تخرج کا جملہ ملاحظہ فرمائیے رہی اسکا مفعول ہے انشای حسن عطار و عجب العجاب پڑھنے والے لڑکے بھی اس ترکیب سے آگاہ ہین یہ تو روزانہ مکاتبات کا محاورہ ہے فاد جو من جنابکم کذا و کذا احسن التوسل جو فن انشا مین بہت قدیم کتاب ہے اسمین ابن الرومی کا یہ شعر منقول ہے ؎ وقد کنت ارجو منکم خیر ناصر + علی حین خذلان الیمین شماله

اور علم الادب مین امیر معاویہ کا ایک نامہ ہے جسمین فانک لا ترجو من البقاء الا ما ارجو کا جملہ ہے اور امام شافعی فرماتے ہین

الی النبی ذریعتی وهم الیه وسیلتی ارجو بهم اعطی غدا بید الیمین صحیفتی

تو کیا بہم صلہ ہے ہرگز نہین بلکہ اعطی صلہ ہے - اور امام جزری محدث حصن حصین کے خطبہ مین فرماتے ہین نرجو من الله ان یجعل فی اخرہ فصلا - تو کیا من الله صلہ ہے ہرگز نہین بلکہ صلہ ان یجعل ہے جیسے کہ عبارت ایڈرس مین ہے انها تخرج تھی - کاش آپ الف لیلہ وغیرہ کتب محاضرات مطالعہ فرمائین تو صدہا نظیرین اسکی پائینگے - اور محدثین عرفاکا دستور قدیم ہے کہ جب احادیث و اوراد کی سند و اجازت دیتے ہین تو اسکے آخر مین فالمرجو منه ان لا ینسانی من الدعاء فی خلواته و جلواته لکھتے ہین - کتب اثبات محدثین حصر الشارد و ثبت امیر کبیر وغیرہ ملاحظہ فرمائیے

نمبر ۲۷ و ۲۸ - قرآن پاک مین واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت وارد ہوا ہے اور آپ اس رفع قواعد پر اعتراض کرتے ہین اور یرفع کی جگہ یبنی بتاتے ہین حالانکہ رفعا سا سی مرتفع قواعد بنا ہی مقصود ہے شہرت مسند زمخشری نے اسکی تصحیح کردی ہے اور آپکا شبہہ یون دفع کیا ہے رفع الاساس البناء علیها لانها اذا بنی علیها نقلت عن هیئة الانخفاض الی هیئة الارتفاع بیضاوی اور اسکے حواشی مین بھی آپکے شبہات کا دفعیہ ہے -

الخیل واللیل والبیداء تعرفنی والضرب والطعن والقرطاس والقلم

(براع محمد موسی الفریدی القادری الفلواری نزیل دار العلوم والتعلیم بها)

وقال متغزلا

نارُ الزِّناد مذيبةٌ فولاذا ... نار الوداد مذيبة افلاذا

يتالّم الا انسان من حر اللظی ... اما الجوی فوجدت فيه لذاذا

سه قاتلةٌ رايت فوادها ... حجر الصارم لحظها شحاذا

تتعلم الغزلان سحر دلالها ... وعلمنها علامة استاذا

اصمی الخلائق لحظها فی مرة ... الله اكبر ما اشد نفاذا

اخذت اقاليم القلوب فريدةً ... وسريرها المحروسُ فی بغداذا

مالی حَسِبتُ العامرية مليحاءً ... اتكون جائرة الزمان ملاذا

انی علی شرط الوفاء الثابت ... وتريد ايثاق المحب لماذا

عرفان قدر العاشقين كرامة ... يُلفون فی زمن السحير شذاذا

قطعت سعاد وغصن وُدّی ناضرٌ ... لايقبل الاصل الاصيل جذاذا

قال الاناس واين سمعٌ مائل ... خَلعَ الغنیّ علی الفقير بذاذا

هام الضيا عنمٌ فی مهامه ذی طوی ... فيها ظباءٌ ذانت الا لواذا

ياليتنی الفی جاذر حومل ... واذوق من يا قوتهن لذاذا

وعد الرقيب بوصلهن خديعةٌ ... خَذَلَ الاله مطرِمذا ملّاذا

شام المتيمُ بالغوير سحابةً ... والبرق طرز ضوءه المشحاذا

كم هائمٍ قطع الوميضُ وتينه ... ماسُلّ سيف مثله وقّاذا

يامن يروم الفيض من سوح الهوی ... كالاشعب الطّمّاع كن اخّاذا

اوماتری غوص لفراشة فی اللظی ... لاتطّلِبْ من ناره انقاذا

عمر الاله معْرفا متقدسا ... وسقی منازله الكرام رذاذا

يرجو أوامی شربةً من نهره ... حاشاه ينهرسائلا شحّاذا

له الشذاذ بالفتح القناذ

بالكسر

مشاشه

الجذاذ

القطع

بالفتح سوء الحال

الا لواذ جمع لوذ

بالفتح

العادی

المطرمذ

الملاذ المتصنع

لا تصح موددته

المشحاذ

راس الجبل

الوقاذ

الضراب

العروق كعظم

عرفات

الرذاذ كسحاب

المطر

الشحاذ الملح

فی السوال

أزاد من بحر النبوة كارع	ويراعه نهر المدينة هذا

وقال متغزلا

قل للعذول الجاهل الغماز	ان المحب لواجب الاعزاز
يزرى بمن عشق الحسان فماله	ويل لكل منافق همّاز
اذى بأشواك النصائح مهجتى	والغصن حق النار بالاعزاز
صاد الهوى العذرى قلب متيم	ما يفعل العصفور عند البازى
عش يا اخانا بالحقيقة شاغلا	ان لم يكن فاشغل بحسن مجاز
لا تنتهى الاطريق صبابة	ان كنت تطلب اقوم المجاز
فن الصبابة ما ادق بيانه	متحير فيه الامام الرازى
طوبى لمن بارى وقاتل نفسه	فأبادها وهو الشجاع الغازى
يا جند ارشأ الحجاز كأنه	نور بدا من جبهة الانشاز
لله قامته رمح عاسل	وعليل ناظره سليل جراز
احيى قتيل الحب ماء عقيقه	وارى لعمرى باهر الاعجاز
شوق الى لقيان اسمر فاتن	وعن الجاذر يا للمها ممتاز
الله يعلم ما اكابد فى النوى	لا تحصر الاشواق بالهنداز
طال المطال الام يخلف وعده	وفقه اللهم بالانجاز
يا بارق الزوراء تعلم حالتى	فجز اللوى كرما وزر جوازى
يرجو المومل من نوالك رشحة	لا مائع الاقداح والاكواز
لا شك انك رحمة صمدية	للخلق فاغسل بالندى عوازى
ان شئت فاسر الى خمائل حاجر	وامرر بنهر للرياض طراز
قل يا حمام الابرقين عناية	ماذا ترى فتنوح بالالغاز

١ الكارع من يشرب الماء من محله بالفم ٢ الهماز من يعيبك فى الغيب ٣ الاعزاز بالغين المعجمة مصدر اعززت الشجرة كثرت شوكها ٤ المجاز الطريق ٥ الانشاز جمع نشز وهو المكان المرتفع ٦ الجراز كغراب السيف القاطع ٧ الهنداز المقدار ٨ الجواز بالجيم العجمية العطش ٩ الاعواز بالعين المهملة الافتقار

ان لم تطق اطناب ما اضمرته — فاقنع قليلا ما على الايجاز

انا فيننا في الصبابة رغبة — رزق الاله الخير في الاعجاز

آزاد قاطن واسط و يراعه — وهما فاذا سكرة الاهواز

و قال متغزلا

ارايت قد نفر الغزال الخاشي — من لي من الاحباب بالاحواش

وعهدت نفسي ان اقيم ببابه — حتى يلوح من النقاب الغاشي

غرض المشوق من المجاز حقيقة — النقش يهدينا الى النقاش

انا قانص العنقاء في احبولتي — صيد الذبابة همة العكاش

شغل الصبابة للرجال غنيمة — خذها ولو كحبيبة الخشخاش

ياصاح جز نار الصبابة باسما — اوما ترى في النار ذوق فراش

الحب يفعل بالمحب عناية — ما يفعل السكين بالاكباش

اصبحت في العشق المقدس فانيا — وله البقاء و غيره متلاشي

لا يعرف السالي جلالة قدره — والشمس خافية عن الخفاش

شوك الهوى متمكن من مهجتي — لا يخرجن بقوة المنقاش

ختما السكوت على لساني ثابت — وعلى الدموع وبال سر فاش

يا حبذا برق تلألأ موهنا — وسرى الى اضم خفوق الجاش

تبني طلاقته و نور جبينه — ان يطفئن حرارة المعطاش

لا اشتفي الا بفيض جنابه — ومن الكرامة ان يزيل عطاش

ياساجر الوعساء هب من الكرى — والصبح منفلق عن الاغباش

حلي الغواني بالحمى مستيقظ — واها عليك تنام في الاعشاش

انت الذي يدعى محبا والها — لله امهل سيرة العياش

شان المتيم ان يذوب صبابةً	وتدوم دمعة طرفه الجياش
جئني باخبار الغوير تفضلاً	واحفظ حديثك من سماع الواش
ان كان منكسرا جناحك فاستعر	من طاير شيئا من الارياش
اسن او ناض يراعه بخصاصة	تشفى وان جفت غليل عطاش

وقال متغزلا

عطفا على اطيار ذى الحصحاص	جاء الربيع وهن فى الاقفاص
من ذا الذى يسعى لوجه الله فى	تخليصها عن محبس القناص
عاشت على ماء ومرعى مدة	واليوم ظامئة الى البصباص
ما بال ذى شجن احاط به الردى	يرجوا المناص ولات حين مناص
ما اسعف الزمن النجيم مرامه	حتف المومل سيرة المعياص
ويود ان ترد المنية فجاءة	من يبتلى بعد الغنى بخصاص
امطوق الوعساء سحرك ظاهر	لازلت منتعشا على الاعياص
ما كفك التطويق عن سبل الحمى	لله علم رقية لخلاص
ثمرا لمعيشة ان اقيم بضارج	اجنى كما ثم غصنها الرقاص
وحلاوة الحيى لمن ذاق الهوى	تقبيل مبسم ظبية محماص
ان الحجاز لروضة قدسية	وبها غزال صارع الاحفاص
سرحت لحظى فى رياض جمالها	وفقدت قلبى فى خلال عقاص
جرءت على قتل المحب وكيف لا	حكم الهوى ان لا يجوز قصاص
حفظ الاله عن النوائب ذى طوى	وسقى صبيب العارض العراص
اعرابها اهل المروة كلهم	فمتى تفضلهم يزيل قماص
انسيم رامة انت روح جسومنا	ومن البرية الطف الاشخاص

سقطت السحاب الى حدائق ارضها	وخدمت نورا لورد والقرّاص
احصصت من ارجاء البشام جماعة	هذا المشوق احق بالاحصاص
انى لرامة مخلص ولاهلها	حاتم رعاية راسخ الاخلاص
آزاد غاص وما تاوّه فى الهوى	ضبطُ التنفس عدة الغواص

وقال متغزلا

باع الاناس قلوبهم بعكاظ	وشرت سعاد بقيمة الالحاظ
ضحكت وقالت قد شريت قلوبكم	بكنايا العذو بالالفاظ
ما كان يمنعهم فتور عطاءها	رجعت ستجارتهم بسقم لحاظ
كادت غصون البان تلثم تربها	اذ اقبلت بقوامها الجيّاظ
اومت الىّ بطرفها وبنانها	ان لا لقاء مخافة الحفاظ
فهنا دموع المستهام ترقرقت	وذكا شواظ تلهفى بجواظ
لاشئ يأتى بالملالة فى الهوى	الا سفاهته عاذل وعاظ
يا من يسائل عن حقيقة ماجرى	لا كان ذو شجن اسير غلاظ
يجد العذول من الجراحة لذة	ان ذاق اسهم طرفها اللحاظ
نامت عن الكلف المشوق عيونها	الله يجعلها من الايقاظ
ورايتها لا تستفيق من الكرى	انا قد صرفت العمر فى الايقاظ
يا ليت زينب تقتنى من حليها	شيئا قليلا شيمة استيقاظ
خجلت كريمة عسقلان بنظرة	ايليق نهر اسائل الملظاظ
استكبرت واستحسنت خيلاءها	لم ادر اى الخير فى الاحظاظ
بى ساعة فيها ابراح	طال التلبث فى مقام غظاظ
ليس الوصول الى الحمى متعذرا	لولا المخافة طبعها الغياظ

عه احصصت اعطيته نصيبه ... عكاظ كغراب سوق بصحراء نخلة والطائف كانت تقوم هلال ذى القعدة وتستمر عشرين يوما تجتمع قبائل العرب فيتفاخرون ويتناشدون ... الجياظ المختال ... شواظ كغراب لهب لادخان فيه ... الجواظ كشداد قليل الصبر ... الغلاظ كغراب الغليظ ... الملظاظ الملحاح ... الاحظاظ ... المشقة

عزم النموم على الاذى متحيلا | وهو الشبيه بثعلب رواغ
الحمد لله العظيم سماعها | متنفر عن زخرف النزاغ
الحق يعلو وهو لا يعلى ولا | يخفى فيا لفضيحة التغتاغ
انا قد ارقت دمى بمرهف جهها | من رامها فلينصبغ بصباغ
ذقت الغرام وفى يدى قدح الهوى | وجد الهنا من ذاق ما بصواغ
ازاد حظ العيش سا توحالتى | لا تحسبن من الغرام فراغ

وقال متغزلا

هى سلمى جمالها يكفيك | فى العيون المراض ما يشفيك
شكر الله سعى فتانة | هى عن سهم لحظها تحميك
صاح حتام تشتكى عطشا | شجر من النجد بارقا يرديك
صانك الله رح الى اضم | ثم ترعى غزالة تسبيك
ان ضللت العقيق مضطربا | فسنا من عقيقها يهديك
صدحت فى الغوير ساجعة | وهى فى ما اظنه تغنيك
وارى انت لا ترق لها | لم هذا الانين ما يبكيك
لا تخافن لا نعما سيجتا | حب سلمى مهند يحميك
ارأيت الفراش فى قلق | كيف يصبوا الى النطى ناهيك
مت غراما ولا تكن وجلا | ارج من نسيمها يحييك
يا نديمى اقص واقعة | عرضت لى لعلها تسليك
اقبلت اعجمية سحرا | قلت بالفارسى انزديك
فاشارت الى مقلتها | فى حضور الرجال لا اتيك
قلت مهلا سلمت راضية | حاش ان يذهبوا بلا تحريك

الرواغ الميال عن شئ الى شئ ١٢ النزاغ من ينزغ الناس اى يطعن ويغتاب ١٢ التغتاغ عن الاثر الذى المتلجلج المتشتت من الخلط فى الكلام ١٢ الصباغ ككتاب ما يصبغ به ١٢ الصواغ عن القين الجبة كغراب ما يتغير ١٢ الصواع ١٢ المهملة قلت بالفارسى انزديك الهند يقال انزديك فقط بمعنى قريب فى الفارسية الفقال اصبحت نزديك ونزديك بسكون النون وسكون الراى بمعنى القريب اى القال قريبا ولا انزل العشق من جواهلنا نعيم بلباسنا نعماً

مفید المفتی

سے ملک کو ضرورت تھی کہ فقہای حنفیہ کے تاریخی حالات اور فقہ حنفی کی تالیفات سے قوم کو اطلاع دیجائے اسلیے کہ کسی مذہب کے لئے اسمین حد تک بحث کیجا سکتی ہی جبکہ بزرگان قوم کی تحقیقات علمیہ سے پوری واقفیت ہو اور مذہبی کتابون پر کافی عبور ہو۔ حضرت مولانا عبد الاول صاحب جونپوری نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کتاب مفید المفتی جدید طرز مین تالیف فرمائی جو فتوی نویسون کے لیے دستور العمل اور اہل نظر کے واسطے سرمایہ تاریخ ہے، مولانا نے اس کتاب مین نہایت جانفشانی سے تمام لوازم افتا و تاریخ و تالیف احناف کا استقصا کیا ہی اور نیز اُن کتابون کا ذکر کیا ہی جو غیر معتبر ہین اور جن سے فتوی درست نہین ہی۔ پھر حروف تہجی کی ترتیب سے فقہ حنفی کی تمام مستند کتابون کے حالات درج کیے ہین۔ اس کتاب کو مولانا نے عام فائدہ کے لیے صاف اور شستہ اُردو زبان مین تحریر فرمایا ہی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہی کہ اس کتاب کا مقدمہ ۱۴۸ صفحہ مین ہی جسطرح یہ کتاب اپنے موضوع مین اعلے ہی اسی طرح کمال حسن و خوبی کے ساتھ ولایتی چکنے خشک کاغذ پر چھاپی گئی ہی جو اسکی اہمیت پر دال ہی اور کاغذ کی صفائی کے لحاظ سے دو روپیہ قیمت کچھ زیادہ نہین ہی یہ کتاب

دفتر البیان محمود نگر لکھنو سے [illegible] قیمت پر مل سکتی ہے۔ پہلے ۲ قیمت تھی اب [illegible] کر دیگئی۔

جلستان مع سنبلستان

حضرت علامہ خواجہ جبرائیل بن یوسف آفندی مخلع ناظم دیوان خدیوی نے مصر۔ اسکندریہ مین بڑے بڑے علمای ادب اور فضلای مصر و عرب کی فرمایش سے ۱۲۵۸ھ ہجری مین گلستان فارسی کا فصیح عربی مین ترجمہ کر کے جلستان نام رکھا فاضل مترجم نے ترجمے مین یہ کمال کیا ہی کہ اصل کتاب فارسی کے نظم و نثر کی عبارت کا پورا پورا موازنہ اور مقابلہ کر کے نظم کو نظم مین اور نثر کو نثر مین لکھا ہی اور حیرت یہ ہی کہ ساری کتاب مین رنگین استعارات۔ دل نشین تشبیہات اور لطیف کنایات کی رعایت کی ہو اور اول سے آخر تک مسجع عبارت لکھی ہی۔ اسکو تمام عرب کے اہل زبان نے بالاتفاق پسند کر کے عربی فارسی۔ اور ترکی مین اس پر تقریظین لکھی ہین اس کتاب جلستان کا اُردو لفظی ترجمہ بنام سنبلستان کئی برس تک رسالہ **الریاض** اور البیان کے ساتھ بطریق ضمیمہ اس ترتیب سے شائع ہوتا رہا کہ ایک کالم مین اصل کتاب کی عربی عبارت ہوتی تھی اور اسکے مقابل دوسرے کالم مین اردو ترجمہ الحمد للہ کہ اب وہ ترجمہ کتاب کی صورت مین مکمل ہو کر طیار ہوا ہی۔ اس ترجمہ مین نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہی اور لفظی رعایت کے ساتھ طالب علم کے سمجھنے کا زیادہ خیال کیا گیا ہی۔ نہ بالکل حاصل مطلب اور محاورہ ہے کہ صرف مطلب سمجھ مین آجائے اور لفظون سے مضمون کا تعلق نہ ہے یعنی ترجمہ لفظ بلفظ سمجھ مین نہ آئے اور نہ اگلے زمانہ کے ترجمے کی طرح رکیک ترکیبین اور خلاف محاورہ اضافتین آنے پائی ہین بلکہ ان دونون سے علحدہ ایسا مفید اور جدید ترجمہ کیا گیا ہی کہ روز مرہ اور قاعدہ کے بھی موافق ہی اور تعلق لفظی کے ساتھ مطلب خیز اور محاورہ کے بھی مطابق ہی۔ اسمین شک نہین کہ عربی زباندانی اور مختلف نظم و نثر کے ملکی اور اخلاقی معاملات لکھنے پڑھنے مین یہ کتاب جسقدر مدد دیگی غالبا اسقدر کسی دوسری کتاب سے نہ مل سکیگی کیونکہ اسمین ہر قسم کے معاملات اور ہر طرح کے حالات مرقوم ہین۔ جو لوگ عربی علم ادب مین ترقی کرنا چاہتے ہین اور عربی زباندانی کا شوق رکھتے ہین اُنکو اس نایاب کتاب سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے یہ کتاب ایک روپیہ بارہ آنہ قیمت مین

اصح المطابع اسی لکھنو محمود نگر سے مل سکتی ہی۔ پہلے ۲ روپیہ قیمت تھی اب [illegible] کم کر دیے گئے۔